itsurdu.blogspot.com

www.paksociety.com

شبانہ شوکت

امید صبح بہار رکھنا

میں اپنی فرینڈز کے ساتھ گیٹ کے پاس کھڑی تھی جب میرے نام کی پکار سنائی دی تھی "اوکے فرینڈز" وہ بھی میرے ساتھ ہی باہر تک آئی تھیں۔

"واٹ آ ہینڈ سم مین یار' رئیل لپالو" امبر کی آواز نے ہمیں متوجہ کیا تھا۔

"یا اللہ مرد بھی اتنے خوب صورت ہوتے ہیں۔" یہ علیزہ تھی۔

"کہاں' کون' ہے کہاں آخر۔" میں اور صومعہ یہاں وہاں دیکھنے لگیں۔

"وہ بلیک کرولا کے ساتھ ٹیک لگائے' سینے پر ہاتھ باندھے سامنے ہی تو کھڑا ہے۔"

امبر کی نشاندہی پر میں نے دیکھا تو اچھل ہی پڑی۔

"یہ تو میرے پاپا ہیں۔"

"نہیں۔" ان تینوں نے اتنی زوردار نہیں کی کہ اردگرد سب متوجہ ہوگئے تھے پاپا نے بھی مجھے دیکھ لیا تھا اور اب آرہے تھے۔

"اسٹوپڈ گرلز' یہ واقعی میرے پاپا ہیں۔" ان کے قریب آنے پر میں ان سے لپٹ گئی تھی۔

"آپ کب آئے پاپا' بتایا کیوں نہیں ہمیں۔"

"بس سرپرائز دینا چاہتا تھا۔" انہوں نے میرا ماتھا چوما۔ میں نے اپنی فرینڈز کا تعارف پاپا سے کروایا' پاپا نے مسکرا کر انہیں وش کیا اور میری طرف مڑے۔

"چلیں" میں نے اپنے فرینڈز کے ہاتھ زبردستی پکڑ پکڑ کر شیک ہینڈ کیا تھا کیونکہ وہ ابھی تک سکتے میں تھیں' گھر آکر میں مما سے لپٹ گئی۔

"اللہ مما آپ بتادیتیں تو میں کالج بالکل نہیں جاتی۔"

"اسی لیے تو نہیں بتایا تھا۔" وہ ہنس پڑیں۔ اتنے میں ہنی نے چیخ ماری' وہ موی کے ہاتھ میں موجود نگٹس کو لینا چاہ رہا تھا۔

"یہ شاید بھوکا ہو رہا ہے۔"

"یہ موٹا ہر وقت بھوکا رہتا ہے۔" موی کو ہنی سے خدا واسطے کا بیر تھا' ہنی کو پیچھے کھینچا۔

"آپ کو تو بھوک نہیں لگتی نا؟"

"یہ بار بار کھاتا ہے' بار بار سوتا ہے' نہ چلتا ہے' نہ اسکول جاتا ہے' کچھ بھی نہیں کرتا لیزی بوائے۔" اس نے ناک چڑھائی۔

"یہ تو واقعی زیادتی ہے۔ اسے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی چاہیے' آفٹر آل یہ دس مہینوں کا ہوچکا ہے۔" یہ پاپا تھے۔

"یس ہی از" موی کو اطمینان ہوا۔ پاپا کا فون آرہا تھا وہ ادھر متوجہ ہوگئے۔

"ولید تھا' آرہا ہے ابھی تھوڑی دیر میں۔" انہوں نے مما کو بتایا اور کچھ ہی دیر میں ولید انکل اور جویریہ آنٹی آچکے تھے۔ ولید انکل۔۔۔ پاپا کو دیکھتے لپٹ گئے تھے۔ مما اور آنٹی بھی ایک دوسرے سے گلے ملنے لگیں۔

"تم بہت کمزور دکھائی دے رہی ہو ایلیا' میں تو سوچ رہی تھی کہ بہت فریش ہو کر واپس آؤ گی۔" وہ پاپا کی سمت مڑیں۔ "زارون بھائی' یہ ایلیا کو کیا بھوکا پیاسا رکھتے رہے ہیں آپ۔ جو یہ اتنی ویک لگ رہی ہے۔"

"ہوٹل میں بھوکی' پیاسی؟ یار جویریہ کہیں سے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com
www.paksociety.com

ناولٹ

تھوڑی سی مقدار میں عقل مستعار لے لو' اگر اپنے اندر نہیں ہے تو۔ زارون نے ایلیا کو بھوکا' پیاسا چھوڑا بھی تو وہ خود روم سروس سے کھانا نہیں منگوا سکتی تھی۔ آج کے ایڈوانس دور میں تم پتھروں اور غاروں کے زمانے کی باتیں کرتی کتنی پیاری لگتی ہو میں بیان نہیں کر سکتا۔" ولید انکل کی جھاڑ پونچھ سے جویریہ آنٹی کا چہرہ تمتما اٹھا اور سب ہنس پڑے تھے۔

"آئی تھنک اس گگلو کو سنبھالنے سے فرق پڑا ہو' یہاں تو نیتو اور شمعون ہی اسے سنبھالے رکھتے ہیں اور زینو چاچی ہر وقت لیے پھرتی ہیں۔"

"خیر وجہ تو یہ بھی ہو سکتی ہے کہ موصوف میٹنگز کے بہانے وہاں کی حسینوں کے جھرمٹ میں گھرے رہتے ہوں اور ایلیا کا خون خشک ہو تا رہا ہو۔"

"تمہاری یہ بکواس کسی دن کوئی بگاڑ پیدا کر کے چھوڑے گی۔" پاپا تپ گئے تھے' انکل نے بڑی لاپروائی سے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائی اور سگریٹ سلگا لیا۔

Downloaded From Paksociety.com
itsurdu.blogspot.com
WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

"بکواس کی تو کوئی بات ہی نہیں' مکھڑا ایسا ہے کہ دس بیس تو یونہی گھائل ہو گئی ہوں گی اور باقی دس بیس سے تم' حساب برابر۔"

"ایسا کرنا ہوتا تو ایلیا کو ساتھ لے جانے کی ضرورت ہی کیا تھا۔"

"رعب ڈالنے کے لیے' اسے بھی تو پتا چلے کہ جو اسے چاہتا ہے اس کی چاہنے والیاں کتنی تعداد میں اس کے آگے پیچھے پھرتی ہیں۔" ان کا اطمینان برقرار تھا۔

"تم کسی دن میری ہاتھوں ضائع ہو جاؤ گے۔"

"اور میں نے وہیں' فرانس میں سنا تھا کہ جناب نے بڑا لمبا ہاتھ مارا ہے' شہزاد انکل اپنے اثر و رسوخ سے کام نہ لیتے تو آپ جناب تو سسپنڈ (معطل) ہو چکے ہوتے۔"

"جھوٹ' بکواس سب کی سب ایک تو پاپا کی سیٹ کا مجھے بہت نقصان ہے' اچھا کام کروں تو کہا جاتا ہے باپ نے مدد کی ہو گی اور اگر کوئی غلط کام میرے سر پر تھوپ دیا جائے تو اس کے متعلق بغیر تحقیق کے اخبارات میں بڑی بڑی نیوز لگا دی جاتی ہیں کہ ولید شہزاد نے تو اپنے آپ کو دلدل میں پھنسا لیا تھا' لیکن ان کے والد چیف سیکریٹری صاحب نے اپنے ذرائع استعمال کر کے انہیں بچا لیا۔ جانے کیسے کیسے اسکینڈلز میرے متھے لگا دیے جاتے ہیں جن کے سر پیر کا بھی مجھے علم نہیں ہوتا۔" ولید انکل تو بھڑک اٹھے تھے۔

"خیر بغیر سر پیر کے اتنی بڑی اسٹوری نہیں گھڑی جا سکتی۔" پاپا نے انہیں مزید سلگایا۔

"تم تم تو آستین کا سانپ ہو' تم سے یہی امید کر سکتا تھا میں' ایلیا پلیز میرے لیے کچھ ٹھنڈا منگواؤ' میرا خون بوائلنگ پوائنٹ پر ہے۔"

"ایک جگ ٹھنڈے پانی کا اس کے سر پر بھی الٹ دو' خاصا افاقہ رہے گا۔" پاپا کے ہونٹوں پر شریر مسکراہٹ تھی۔

"تم تو چپ ہی رہو۔ میں تمہارے منہ نہیں لگنا چاہتا۔"

"حالانکہ یہی منہ تمہیں بہت پسند تھا۔" پاپا نے اپنی طرف سے بڑا طنز کیا تھا۔ ولید انکل نے فوراً" پینترا بدلا تھا۔

"وہ تو اب بھی لگتا ہے۔ بلیو می (یقین کرو میرا) کاش تم لڑکی ہوتے' میں تو کسی اور سے شادی کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا' بس تم ہوتے اور....." وہ ایک دم نیچے ہوئے' پاپا کا پھینکا ہوا گلدان ٹھیک اسی جگہ پر لگا تھا جہاں ولید انکل کا سر تھا۔

"اسٹوپڈ' جو منہ میں آتا ہے بکتے جاتے ہو۔" پاپا کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔ ولید انکل کھلکھلا کر ہنس پڑے تھے۔

"تم تو بڑا بدلہ لے رہے تھے مجھ سے' اب کیا ہوا؟"

"میں تمہاری کمینگی کا مقابلہ کر بھی کیسے سکتا ہوں۔"

"کرنا بھی مت' یہ تمہارے بس کی بات نہیں ہے ویسے میں سچ مچ تمہارا بہت بڑا عاشق ہوں' یہ ایک مہینہ تمہارے بغیر کیسے گزرا' مت پوچھو' کروٹیں بدل بدل کر رات سے صبح کر دیتا تھا۔" پاپا نے مسکراہٹ چھپانے کے لیے ہونٹ بھینچ لیے تھے۔ مما پائن ایپل جوس سرو کر رہی تھیں' ساتھ ہی ہنس بھی رہی تھیں۔ پاپا اور ولید انکل کی نوک جھونک سب بہت انجوائے کرتے تھے۔

"زینو چاچی بہت اچھی سی کافی پلوائیں۔"

"یاد کر لو کچھ رہ نہ گیا ہو۔"

"تو ابھی تو میں یہیں ہوں ڈنر تک' جو یاد آتا جائے گا بتاتا جاؤں گا' تم بالکل ٹینشن نہ لو۔" انہوں نے اطمینان سے پاپا کے طنز کا جواب دیا اور گھونٹ گھونٹ جوس سپ کرنے لگے۔ پاپا نے بے بسی سے مما اور جویریہ آنٹی کی طرف دیکھا اور سب ہی ہنس پڑے تھے۔

☼ ☼ ☼

"یار' وہ سچ مچ تمہارے پاپا تھے؟" امبر کا دکھ کم نہیں ہو رہا تھا۔

"تو کیا جھوٹ موٹ کے بھی پاپا ہوتے ہیں۔" مجھے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

غصہ آگیا۔

"نہیں یار' مگر دیکھو نا' اتنا خوب صورت نوجوان اور اتنی بڑی بیٹی کا باپ ان بلیوایبل (ناقابل یقین) ہے۔"

"تو اس سے ان کے حسن میں کون سی کمی آتی ہے؟" میں نے جل کر کہا۔

"کمی تو خیر نہیں آتی' مگر میں ان کے عشق میں مبتلا ہوتے ہوتے رہ گئی تو کیوں' صرف اسی لیے۔"

"تمہاری مام بھی اتنی چھوٹی اور اتنی ہی خوب صورت ہیں؟"

"بالکل مما تو اور بہت چھوٹی لگتی ہیں۔"

"یہ کس عمر میں آخر ان کی شادی ہوئی تھی؟"

"مما کی ایج چودہ سال کی تھی اور پاپا کی سولہ سال کی۔"

"تم تو اکلوتی ہونا' بھائی کتنے بڑے ہیں تمہارے؟"

"شمعون بارہ سال کا ہے' دو تو چھوٹے ہیں' ایک چار سال کا ہے اور ایک دس مہینے کا۔"

"اتنے چھوٹے؟" صومعہ نے آنکھیں پھاڑیں۔

"رئیلی لگتے بھی وہی ہیں' مما پاپا کے بچے' میں اور شمعون تو ان کے لیے ہر جگہ اتنی امبرسمنٹ کا باعث بنتے ہیں جب لوگ آنکھیں پھیلا پھیلا کر ان سے پوچھتے ہیں کہ ہیں' یہ واقعی آپ کے بچے ہیں مما پاپا کی تو سمجھ میں نہیں آتا کہ اپنی اتنی کم عمری کی شادی کی کیا وضاحت کریں۔" سب کھلکھلا کر ہنس پڑیں تھیں۔

☆ ☆ ☆

مما جم گئی ہوئی تھیں' سونی' موی کو ٹیبلٹ پر گیم کھلا رہا تھا' میں ہنی کو اسٹرالر میں ڈال کر قریبی پارک میں چلی آئی۔ پارک میں ٹھیک ٹھاک چہل پہل تھی۔ میں نے ہنی کو اسٹرالر سے نکال کر گھاس پر چھوڑا اور اس کی بڑی سی رنگین بال نکال کر اس کے سامنے رکھ دی۔ وہ بال سے کھیلنے لگا۔ معاً مجھے کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی' میں نے ارد گرد نظر دوڑائی تو دائیں طرف بنچ پر بیٹھے ایک ادھیڑ عمر شخص کی نظریں مجھ پر جمی ہوئی تھیں۔

"یہ کون ہیں اور ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں؟" میں نے الجھ کر دوبارہ انہیں دیکھا' بلیک سوٹ میں لمبے چوڑے سرخ و سفید رنگت' بڑی بڑی سیاہ آنکھوں میں اتنی نرمی و ملامت تھی بلکہ ان کی ساری شخصیت میں ہی ایک کشش' ایک گریس تھا' ایک پل کے لیے تو ایسا لگا جیسے میں نے انہیں پہلے بھی کہیں دیکھا ہو۔ کیا پتا انہیں بھی ایسا ہی کوئی دھوکا ہو رہا ہو' اسی لیے تو وہ یوں دیکھ رہے ہیں۔ ہنی کے شور پر میں چونکی۔ اس کی بال دور چلی گئی تھی' میں نے بال کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھا تو وہ انکل' بال ہنی کی طرف بڑھا رہے تھے۔ اس نے کھلکھلا کر بال پکڑلی۔

"آپ کا بھائی ہے؟" انہوں نے لب کشائی کی' بھاری آواز' خوب صورت لہجہ۔

"جی۔" میں نے اثبات میں سرہلایا۔

"بہت خوب صورت بچہ ہے۔" انہوں نے انگلی سے اس کا رخسار چھوا۔ وہ جواباً مسکرایا۔ وہ ایک ٹک اسے دیکھ رہے تھے۔

"اس کا نام کیا ہے؟" کچھ دیر بعد انہوں نے پوچھا۔

"زرعون' مگر سب اسے ہنی کہتے ہیں۔"

"میں اسے اٹھا سکتا ہوں؟" انہوں نے اجازت طلب نگاہوں سے مجھے دیکھا۔

"جی ضرور۔" میں اندر سے گھبرائی' مگر اوپر سے جھٹ ہامی بھرلی' وہ یوں مسکرائے جیسے سمجھ گئے ہوں۔ انہوں نے ہنی کو اٹھا کر اپنے سامنے کیا اور نرمی سے اس کے دونوں گال باری باری چوم لیے۔ میں قدرے حیرت سے انہیں دیکھ رہی تھی کہ کوئی اجنبی بچے کو بھی یوں پیار کرتا ہے۔ انہوں نے ہنی کو میری طرف بڑھایا۔ میں نے جلدی سے اسے لے لیا۔ "شکر ہے۔" میں نے دل میں اللہ کا شکر ادا کیا۔ وہ پھر سے اسی انداز میں مسکرائے' میری کیفیت جان لینے کے انداز میں۔

"او کے' میں چلتا ہوں' گڈ بائے۔" وہ پروقار چال کے ساتھ باہر چلے گئے' میں ہنی کو اسٹرالر میں بٹھا کر

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

پارک سے باہر آگئی۔ گیٹ سے باہر آتے ہی جانے کیا چیز آکر ٹکرائی کہ میں دور جاگری' کچھ دیر کے لیے تو حواس ہی گم ہو گئے۔

"اٹھیے محترمہ پلیز اٹھیے تاکہ پتا چلے کوئی ہڈی وڈی تو نہیں ٹوٹ گئی۔ ایسے لیٹے رہنے سے تو کچھ پتا نہیں چلے گا' اب صرف میرا قصور نہیں ہے۔ آپ بھی تو بالکل درمیان میں چل رہی تھیں تو بس بائیک ٹکرا گئی۔ اب پلیز اٹھیں اور اپنے بچے کو دیکھیں۔ بہت رو رہا ہے بے چارہ۔" وہ جو کوئی بھی تھا مشین کی طرح بول رہا تھا' بولتے بولتے اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور جھٹکے سے کھڑا کر دیا۔

"اوہ۔ آپ تو بالکل ٹھیک ہیں میں آپ کے بیٹے کو دیکھ لوں۔" مجھے چکراتے سر کے ساتھ اس کی باتوں کی ٹھیک سے سمجھ بھی نہیں آرہی تھی' مگر آخری بات پر تو میرا دماغ گھوم گیا' "اسٹوپڈ" وہ اب بری طرح روتے ہوئے ہنی کو اٹھا کر لارہا تھا میں نے اسے کھینچ کر کندھے سے لگا کر تھپکنا شروع کیا' بتدریج وہ چپ ہو گیا۔

"یہ بھی ٹھیک ہے اور آپ کو بھی کوئی چوٹ نہیں آئی۔" اس نے بہت خوشی سے اعلان کیا۔

"کیوں نہیں آئی' اتنا درد ہو رہا ہے میرے شولڈرز میں اور کمر میں بھی۔" میں چیخی تو وہ گھبرا گیا۔

"اوہ آئی ایم سوری۔ آئیں میں آپ کو ڈاکٹر کے پاس لے چلتا ہوں۔ آپ کے بچے کو......"

"ڈاکٹر کے پاس جانے کی تو آپ کو ضرورت ہے' جو منہ میں آرہا ہے بکتے چلے جا رہے ہیں' بھائی ہے یہ میرا۔" میں دھاڑی تھی۔

"آپ کا بھائی' یہ..... یہ اتنا سا بھائی' مم میرا مطلب ہے' یہ اتنا......"

"میرا اِتنا سا بھائی ہو یا اُتنا سا' آپ کو کیا اعتراض ہے؟"

"میری کیا مجال کہ اعتراض کروں' مگر دیکھیں' یہ حضرت کچھ لیٹ نہیں ہو گئے' کہاں آپ بیس' بائیس کی لڑکی اور یہ بے چارہ منا سا......"

"ارے یہ تو ہنی ہے' زارون بھائی کا بیٹا۔" وہ چلایا اور ساتھ ہی ہنی کو مجھ سے جھپٹ لیا تھا۔ چٹاخ پٹاخ اس کے بھیگے رخسار چومے اور اس کے آنسو اپنے رومال سے صاف کیے تھے۔

"آپ کیسے جانتے ہیں پاپا کو۔" میں نے کڑے تیوروں سے پوچھا۔

"اوہ تو آپ بھی زارون بھائی کی بیٹی ہیں۔ یااللہ جتنے وہ خود نہیں لگتے' اتنے بڑے بچے لگتے ہیں۔" اس نے ایک بار پھر مجھے غور سے دیکھا اور تاسف سے شانے اچکائے۔

"ایلی بھابھی نے بتایا تو تھا کہ ان کی بیٹی کالج گوئنگ ہے' مجھے حیرت بھی ہوئی تھی' مگر سننے اور دیکھنے میں بہت فرق ہوتا ہے۔"

"آپ ہیں کون اور مما' پاپا کو کیسے جانتے ہیں؟"

"میں رومیل ہوں' زارون بھائی میرے پاپا کے جینئس اسٹوڈنٹ رہے ہیں' آج کل مجھے انہوں نے اپنے فرم میں پاپا کے کہنے پر ایز آ ڈیزائنر رکھا ہوا ہے' ایلی بھابھی سے جم میں بھی ملاقات ہوئی ہے' ویسے بھی وہ ہمارے ہاں آتے رہتے ہیں۔" وہ اپنے بارے میں تفصیل سے بتا رہا تھا۔

"میرے بڑے بھائی کمیل حیدر انگلینڈ میں ہوتے ہیں۔ بہن شادی ہو کر دبئی چلی گئی اب گھر پر ممی' پاپا اور میں ہوتے ہیں۔ آئیں' میں آپ کو ڈراپ کر دوں۔" اس نے اپنی ہیوی بائیک گھسیٹی۔

"نہیں یہ چند قدم کے فاصلے پر تو ہمارا گھر ہے۔" اس نے بھی اصرار نہیں کیا۔ اپنی بائیک دھکیلتا میرے ساتھ چلتا ہوا گھر تک آیا۔ خان انکل سے رسمی کلمات کا تبادلہ کیا وہ تو اسے اچھی طرح پہچانتے تھے۔ سو خوشدلی سے ملے۔

"او کے گڈ بائے مس......"

"ثنالیہ زارون۔"

"گڈ بائے۔ ثنالیہ۔" وہ بائیک پر سوار ہوا اور یہ جا' وہ جا۔

✻ ✻ ✻

"نیتو' آپ کی کل رومیل سے ملاقات ہوئی

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

تھی؟" "رات کو ڈنر پر مما نے پوچھا تھا۔

"ہاں ہوئی تھی۔" میں نے منہ بنایا۔

"بہت شریر ہے' مجھے کہہ رہا تھا سچ بتائیں آپ بڑی ہیں یا نتالیہ۔"

"اسٹوپڈ۔" مجھے غصہ آگیا۔ یہ سچ تھا کہ مما بہت نازک سی تھیں اور میں کچھ صحت مند' میرا قد بھی مما سے لمبا تھا۔ ویسے بھی مما صرف پندرہ سال ہی تو مجھ سے بڑی تھیں۔ اس لیے وہ میری بہن ہی لگتی تھیں' مگر اب ایسا بھی نہیں تھا کہ وہ مجھ سے چھوٹی لگیں۔

"اتنے بدتمیز تھے' ایک تو اتنی ہیوی بائیک کی ٹکر ماردی' اوپر سے باتیں کرکر کے میرا سر کھاگئے' توبہ ہے۔" پاپا ہنس پڑے تھے۔

"ایسا ہی ہے۔ ایکچوئلی چھوٹا ہے گھر میں تو لاڈو پیار سے ایسا ہوگیا ہے ورنہ اس کی ذہانت تو سپر نیچرل سی کوئی چیز لگتی ہے۔ ایسے ایسے ڈیزائن بناتا ہے کہ یقین نہیں آتا کہ اس کم عمر اور لاابالی لڑکے نے بنائے ہیں' ابھی تو اور بھی بہت سے شوق پالے ہوئے ہیں جس دن سیریس ہوگیا بہت آگے جائے گا۔"

"وہ آپ کی تعریف کررہے تھے اور آپ ان کی۔" میں نے سر جھٹکا۔

"مجھ سے تو کچھ دبتا ہے ورنہ تو بہت تیز چیز ہے۔"

"ہونہہ۔" میں نے منہ بنایا۔

"ایکچوئلی نیتو پر امپریشن ہی غلط پڑ گیا ہے پرومیل کا۔" مما نے مسکراتے ہوئے بات سمیٹ دی تھی۔

☼ ☼ ☼

اس دن میں پارک آئی تو ہنی کے ساتھ موی بھی تھا۔ اندر آکر میں ٹھٹک گئی' وہی انکل سامنے اسی بنچ پر بیٹھے تھے۔ آج سرمئی سفاری سوٹ پہن رکھا تھا۔ اس دن سے بھی زیادہ شاندار دکھائی دے رہے تھے۔ مجھے دیکھ کر مسکرائے تو میں بھی مسکرادی۔

"ہیلو انکل۔"

"ہیلو بیٹا' کیسی ہیں آپ؟"

"فائن اور آپ کیسے ہیں؟"

"الحمدللہ' اسے مجھے دے دیں۔" انہوں نے ہاتھ آگے بڑھائے' میں نے ہنی کو ان کے حوالے کردیا۔ انہوں نے اسے چوم کر کندھے سے لگالیا۔

"آپ یہاں روز نہیں آتیں؟"

"جب نوٹس بنانے ہوں' تب نہیں آتی ورنہ تو تقریباً" روزانہ ہی آتی ہوں۔"

"یہ بھی آپ کا بھائی ہے؟" انہوں نے پاس کھڑے موی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے نزدیک کیا۔ پتا نہیں کیا بات تھی کہ میں ان کے سوالوں کے جواب دیتی چلی جاتی تھی ورنہ میں کبھی کسی اجنبی سے فری نہیں ہوتی تھی' مگر یہی تو بات تھی کہ وہ اجنبی نہیں لگتے تھے' ایک اپنائیت کا احساس ہوتا تھا ان سے مل کر' انہیں دیکھ کر۔

"آئیں نا بیٹا بیٹھ جائیں۔" انہوں نے اپنے برابر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ میں تھوڑے فاصلے سے بیٹھ گئی' انہوں نے جھک کر موی کو بھی اٹھالیا۔ وہ حیران سا انہیں دیکھ رہا تھا جبکہ ہنی تو خوب فری ہوکر ان کے بٹنوں اور جیبوں سے چھیڑ چھاڑ کررہا تھا۔

"یہی دو بھائی ہیں؟"

"نہیں تین ہیں۔ مجھ سے چھوٹا ہے شمعون' اس کے ٹیوٹر آئے ہوئے ہیں تو وہ پڑھ رہا تھا اس لیے نہیں آیا۔"

"آپ اسکول جاتے ہیں؟" انہوں نے موی سے پوچھا' انہوں نے دونوں کو اپنے زانوؤں پر بٹھا رکھا تھا۔ موی نے اثبات میں سر ہلایا۔

"گریٹ یار' اسکول جانے والے بچے تو بہت نائس ہوتے ہیں نا؟"

"جو بچے اسکول نہیں جاتے۔ وہ تو گندے ہوتے ہیں نا؟"

"بالکل۔"

"تو یہ ہنی سب سے گندا بچہ ہے۔ یہ اسکول بھی نہیں جاتا۔ ہوم ورک بھی نہیں کرتا۔ کھانا بھی مما کھلاتی ہیں۔ واش روم بھی مما لے کرجاتی ہیں اور

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

نیپی نہ باندھیں تو سب کے اوپر "چھی" کردیتا ہے۔ گندا۔" موی صاحب اپنے رو میں آچکے تھے۔ ہنی کے خلاف شکایتوں کا پنڈورا باکس کھل چکا تھا' انکل کے ہونٹوں پر محظوظ مسکراہٹ تھی۔

"بائی داوے' آپ تو یہ سارے کام خود کرلیتے ہیں نا؟"

"یس آف کورس' اسی لیے پاپا کہتے ہیں ہنی مما کا بیٹا ہے اور موی میرا بیٹا ہے۔"

"آپ کو کون اچھا لگتا ہے مما یا پاپا۔"

"پاپا۔" اس نے فوراً" جواب دیا تھا۔ انکل نے مسکراتے ہوئے اس کی پیشانی چومی۔

"آئس کریم کھائیں گے آپ لوگ؟" میں گڑبڑا گئی' موی نے البتہ جھٹ انکار کیا تھا۔

"نہیں پاپا ناراض ہوجائیں گے۔ پاپا کہتے ہیں کسی سے کوئی چیز نہیں لینا' کبھی بھی۔"

"مگر میں تو کسی نہیں ہوں نا۔ اب تو ہم دوست بن گئے ہیں نا؟ ویسے بھی دوستی ہمارے درمیان ہے تو یہ بات بھی ہمارے درمیان ہی رہنی چاہیے' ٹھیک ہے نا۔" انہوں نے آئس کریم منگوالی۔

اندھیرا پھیلنے لگا تو مجھے خیال آیا کہ آج تو بہت دیر ہوگئی ہے۔

"اچھا انکل اب ہم چلیں۔"

"اوکے بیٹا' آج اتنا مزا آیا کہ ٹائم کا پتا ہی نہیں چلا۔" انہوں نے ہنی اور موی کو پیار کیا "ثنالیہ بیٹا شمعون کو بھی لانا۔ تم لوگوں کی پیاری پیاری باتوں سے تو ہر غم دور ہوجاتا ہے۔" وہ آپ سے تم پر آئے تو مجھے بہت اچھا لگا' انہیں اللہ حافظ کہہ کر ہم گھر آگئے۔

گھر آکر مجھے خیال آیا کہ میں نے تو انہیں اپنا نام بتایا ہی نہیں پھر انہوں نے کیسے مجھے میرے نام سے پکارا ہوسکتا ہے میں نے ہی بتایا ہو۔ میں خود سے الجھ رہی تھی۔

☼ ☼ ☼

انہی دنوں میں ولید انکل اور جویریہ آنٹی کی ساتویں ویڈنگ اینورسری قریب آگئی تھی۔ پاپا اس دن قدرے فرصت سے تھے' اس لیے ہم سب کو ساتھ لے کر بازار آگئے۔ شاپنگ کے بعد پاپا نے گاڑی کا رخ انڈسٹریل ایریا کی طرف موڑلیا۔

"مجھے کچھ کام ہے۔ صرف دس منٹس میں آتا ہوں۔" وہ گاڑی سے اتر کر ایک عمارت کے اندر چلے گئے۔

"انکل۔۔۔ انکل۔۔۔ آپی' وہ رہے پارک والے انکل۔" موی زور سے چیخا' اس سے پہلے کہ اسے کوئی روکتا' وہ دروازہ کھول کر دوڑتا ہوا ایک طرف چلا گیا' میں تیزی سے اس کے پیچھے لپکی اور ٹھٹک گئی۔ سامنے روڈ کے دوسری سائڈ وہی انکل تھے جن کی ٹانگوں سے موی لپیٹ گیا تھا۔ انکل نے موی کو اوپر اٹھا کر پیار کیا اور اپنے ساتھ لپٹا لیا۔

"یہ تم لوگ کہاں گھوم رہے ہو؟" وہ مجھے دیکھ کر مسکرائے۔

"مما' پاپا کے ساتھ آئے تھے' موی آپ کو دیکھ کر گاڑی سے نکل آیا۔ مما پریشان ہورہی تھیں' آؤ موی' پاپا نہ آگئے ہوں۔"

"ہاں بیٹا جاؤ۔ شام کو پارک میں ملیں گے۔" انہوں نے اسے نیچے اتارا' میں اس کی انگلی پکڑ کر جلدی سے گاڑی کی طرف بڑھی' موی نے پیچھے مڑ کر انہیں ہاتھ ہلایا۔ وہ گاڑی میں بیٹھ رہے تھے' اسے جواباً" ہاتھ ہلا کر گاڑی میں بیٹھ گئے۔ معاً" میری نظر سامنے اٹھی' وہاں پاپا کھڑے تھے' ساکت' منجمد کسی مجسمے کی طرح۔

"پاپا۔" موی میرا ہاتھ چھڑا کر ان کے پاس بھاگ گیا۔ میں بھی تیزی سے ان کے قریب پہنچی۔

"پاپا۔" میں نے انہیں پکارا۔ انہوں نے میری طرف دیکھا تو میں ان کا چہرہ دیکھ کر ڈر گئی۔ "کیا ہوا پاپا؟"

"ثنالیہ۔" میں نے حیران ہوکر انہیں دیکھا' انہوں نے کبھی میرا پورا نام نہیں لیا تھا' ان کی تو آواز بھی چیخ لگ رہی تھی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com
www.paksociety.com

"تم لوگ انہیں کیسے جانتے ہو؟"

"کن کو پاپا؟" ان کا پل پل رنگ بدلتا چہرہ مجھے خوف زدہ کر رہا تھا۔

"جن کی گود میں مومی سوار تھا۔"

"وہ انکل۔۔۔ وہ انکل تو پاپا ہمیں پارک میں ملتے ہیں۔۔۔"

"پاپا' وہ انکل تو بہت اچھے ہیں ہم سے بہت پیار کرتے ہیں' اس دن ہمیں اتنی ساری چیزیں کھلائی تھیں۔" مومی میری بات کاٹ کر شروع ہو گیا۔ پاپا کا چہرہ اتنا سرخ ہو گیا جیسے ابھی خون ٹپکنے لگے گا۔

"میری بات غور سے سن لو' آج کے بعد پارک میں جانے یا ان سے کہیں بھی ملنے کی ضرورت نہیں' سن لیا نا۔ آئندہ مجھے اپنی بات دہرانی نہ پڑے۔"

"جی پاپا۔ میں تو۔۔۔ میں۔۔۔" مومی بھی سہم گیا تھا۔ وہ گاڑی کی طرف آئے جہاں مما اور مومی گاڑی سے باہر کھڑے تھے' مما نے حیرت سے پاپا کو دیکھا۔

"کیا ہوا؟"

"کچھ نہیں۔" پاپا نے سرد لہجے میں بات ختم کر دی تھی۔

☆ ☆ ☆

پھر مما نے بہت سختی سے ہمیں ان انکل سے ملنے اور پارک جانے سے منع کر دیا' کچھ دنوں میں ہم بھی بھول بھال گئے اس دن انکل اور آنٹی کی ویڈنگ اینور سری تھی' ہم صبح سے ہی ان کے گھر پہنچ گئے تھے۔ شام کو آنٹی نے میرا ہلکا سا میک اپ بھی کر دیا تھا' مما کے منع کرنے کے باوجود' میں تیار ہو کر باہر آئی تو کسی سے ٹکراتے ٹکراتے بچی۔

"اف۔"

"کیا ہم ہمیشہ اسی طرح ملا کریں گے؟" مانوس آواز پر میں نے سر اٹھایا تو وہ رومیل تھا جو' اب بت بنا کھڑا تھا۔

"آپ یہاں بھی پہنچ گئے۔" جواباً "اتنی لمبی آہ بھری گئی کہ اردگرد کی تو شاید ساری آکسیجن ہی کھینچ لی تھی۔

اک حقیقت سہی فردوس میں حوروں کا وجود
حسن انسان سے نمٹوں تو وہاں تک دیکھوں

میں نے اسے گھور کر دیکھا' یہ شعر سنانے کا کون سا موقع تھا آخر ویسے بھی یہ شعرو شاعری میرے بس سے باہر کی چیز تھی۔

"آپ تو بغیر اسلحے کے انسان کا کام تمام کر سکتی ہیں۔ پھر اتنے ہتھیاروں سے لیس ہونے کا کیا مطلب؟"

"اف۔" میں نے آنکھیں بند کر کے ایک لمبا سانس لیا۔ میری سمجھ سے بالاتر گفتگو ہوتی تھی اس کی ہمیشہ۔

"یہ بال آپ کے اپنے ہیں؟" اب سرچ لائٹیں میرے لمبے بالوں پر مرکوز تھیں۔ میں جل گئی۔

"نہیں لگوائے ہیں۔"

"اچھا واقعی۔" کمال معصومیت سے کہتے ہوئے اس نے میرے بالوں کی ایک لٹ پکڑ کر کھینچ لی' میری چیخ بے ساختہ تھی۔

"ارے کیا ہوا' ابھی آپ نے خود کہا کہ لگوائے ہیں ہمیں تو ان کی کوالٹی چیک کرنے لگا تھا۔"

"آپ واقعی بہت بدتمیز ہیں۔"

"تسلیم" وہ کورنش بجا لایا۔ "میرے پاپا بھی اکثر یہی کہتے ہیں' وہ میں آپ کو بتانا بھول گیا کہ میرے ممی' پاپا بھی آئے ہوئے ہیں۔ آئیں آپ کو ان سے ملوا لاؤں۔" اس سے پہلے کہ میں انکار یا اقرار میں کچھ کہتی' وہ میرا ہاتھ پکڑ کر مہمانوں کی طرف لے آیا' میں نے ہاتھ چھڑانے کی بہت کوشش کی' مگر اس کی گرفت بہت مضبوط تھی' تیز تیز قدم اٹھاتا وہ ایک سوبر کپل کے سامنے جا ٹھہرا۔

"ان سے ملیے یہ ہیں مس نتالیہ زارون اور نتالیہ یہ ہیں میرے پیرنٹس۔" وہ دونوں چونک کر متوجہ ہوئے تھے۔

"زارون کی بیٹی؟ کتنی کیوٹ' بالکل زارون جیسی ہے۔" اس کی ممی نے مجھے ساتھ لگا کر پیار کیا تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

"ہیلو انکل' ہیلو آنٹی۔" مما اور پاپا اسی پل وہاں آئے تھے۔

"زارون بیٹا' تم نے کبھی ذکر تو نہیں کیا کہ ماشاء اللہ اتنی بڑی بیٹی ہے تمہاری۔"

"یہ کیسے ہو سکتا ہے انکل کہ میں نے اپنی بیٹی کا ذکر ہی نہ کیا ہو۔" پاپا نے پیار سے میرا سر اپنے کندھے سے لگایا۔

"یہ صرف سکستھین ایرز کی ہے' ڈریس اپ ایسے ہوئی ہے کہ بڑی بڑی لگ رہی ہے۔" مما نے وضاحت دی۔

"ماشاء اللہ سے بہت پیاری بیٹی ہے زارون تمہاری۔"

"مجھ پر جو گئی ہے۔" ماما کے شرارت سے کہنے پر آنٹی نے انہیں چپت لگائی تھی۔

☆ ☆ ☆

"کل دو دن کے لیے اسلام آباد جانا ہے' پیکنگ کر لینا۔" پاپا نے آتے ہی مما سے کہا تھا۔

"کل مومی کے اسکول میں پیرنٹس ڈے ہے' ہم دونوں کو ہی بلایا ہے۔"

"اب میں تو نہیں جا سکتا' تم ہو آنا۔ نتالیہ اور شمعون میرے ساتھ جائیں گے۔"

اسلام آباد آتے ہی پاپا بہت مصروف ہو گئے تھے۔ ہم دونوں تو کمرے میں بند رہ کر شدید بور ہو گئے تھے' سو دوسرے دن پاپا نے ہمیں ہال میں جانے کی اجازت اس شرط پر دی کہ ہم بلاوجہ کسی اجنبی سے ہرگز مخاطب نہیں ہوں گے۔ لنچ ٹائم پر روم سروس سے کھانا منگوانے کے بجائے ہم نے نیچے جانے کا فیصلہ کیا۔ میں اور مونی نیچے آ کر ایک خالی ٹیبل پر بیٹھ گئے۔ ویٹر فوراً ہی مینیو کارڈ لیے حاضر ہوا تھا۔ اپنی اپنی پسند بتا کر ہم فارغ ہوئے تو میری نظر سامنے سے ہال میں داخل ہوتے پارک والے انکل پر پڑی۔ انہوں نے بھی ہمیں دیکھ لیا تھا اور سیدھے ہمارے پاس آ گئے تھے۔

"ہیلو نتالیہ! کیسی ہو بیٹا اور یہ......؟"

"یہ شمعون ہے۔ میرا بھائی۔" میں کانپتی ٹانگوں کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔ ان کے ساتھ ایک بہت خوب صورت اور ماڈرن لڑکی بھی تھی۔

"یہ میری بیٹی ہے نویتا اور نومایہ ہیں نتالیہ اور شمعون۔" ان کی بیٹی نے مجھے اپنے ساتھ لگا کر میرے گال چومے اور مونی کو ساتھ لگا کر یہی عمل دہرایا تو بارہ سالہ مونی کا چہرہ خفت سے سرخ ہو گیا۔

"پاپا' یہ شمعون آپ سے کتنا مل رہا ہے نا؟"

"ہاں آخر......" وہ بہت محبت سے مسکرائے اور شمعون کے کندھوں پر بازو پھیلا کر اسے ساتھ لگا لیا۔ میرا تو مارے گھبراہٹ کے برا حال تھا۔ پاپا نے کتنی سختی سے ان انکل سے ملنے سے منع کیا تھا اور اب اگر وہ اوپر سے آ گئے یا مونی نے بتا دیا......

"آپ دونوں غالباً" لنچ کرنے لگے ہیں۔ اوکے۔ بیٹا آپ لنچ کریں ہم چلتے ہیں گڈ بائے۔" وہ واپسی کے لیے مڑ گئے۔ میں شکر کا سانس لیتی دوبارہ بیٹھ گئی تھی۔

"یہ لوگ نہ بیٹھے' نہ کھایا نہ پیا تو پھر آئے کیوں تھے؟" میں نے حیرت سے سوچا۔

"یہ کون تھے آپی؟" مونی ابھی تک حیران تھا۔ میں نے اسے مختصراً" ان کے بارے میں بتا کر اسے پاپا کو بتانے سے منع کیا۔ شام کو پاپا ہمیں گھمانے لے گئے' خوب گھما پھرا کر وہ ہمیں شاپنگ کے لیے لے آئے۔ اس وقت ہم ایک بوتیک میں کھڑے تھے' جب کوئی میرے برابر آ کر کھڑا ہوا' میں نے گردن موڑ کر دیکھا تو سانس لینا ہی بھول گئی' وہی نویتا' انکل کی بیٹی۔

"ہیلو نتالیہ اینڈ شمعون' ہیلو زارون بھائی کیسے ہیں آپ؟" پاپا چونک کر مڑے اور ان پر نظر پڑتے ہی ان کے تاثرات خطرناک حد تک تبدیل ہوئے تھے۔

"کون ہیں آپ؟"

"آپ اچھی طرح جانتے ہیں زارون بھائی کہ میں کون ہوں۔"

"نہیں' نہ تو میں جانتا ہوں اور نہ جاننے کی خواہش ہے اور میں خواہ مخواہ اجنبی لوگوں کی فرینک نیس پسند

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

بھی نہیں کرتا۔" پاپا کا لہجہ بہت سخت تھا' ان کے چہرے پر تاثرات بھی سنگین تھے' نوینتا کا مسکراتا ہوا چہرہ سکڑ گیا تھا۔ وہ دو قدم آگے بڑھ کر پاپا کے بالکل سامنے کھڑی ہو گئیں۔

"میں اجنبی نہیں ہوں زارون بھائی' آپ اس حقیقت سے کیوں۔۔۔" پاپا نے ان کی بات کاٹ دی تھی۔

"میں حقیقت کو ہی فیس کر رہا ہوں اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ میں آپ سے کسی قسم کا کوئی واسطہ نہیں رکھنا چاہتا' آئندہ میرے یا میرے بچوں کے راستے میں آنے کی ضرورت نہیں۔" انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مونی کو پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے تیزی سے باہر آ گئے تھے۔

پلین میں بیٹھ جانے تک پاپا کا موڈ آف ہی رہا تھا پھر رفتہ رفتہ بہتر ہونے لگا۔ میں نے اور مونی نے ڈر کے مارے یہ بھی نہیں پوچھا کہ وہ لوگ تھے کون؟ پاپا کو کیسے جانتے تھے؟

✲ ✲ ✲

اس دن سنڈے تھا تو ہم سب آرام سے اٹھتے تھے اور لیٹ مگر ناشتا ساتھ کیا کرتے تھے ورنہ تو کسی کی ٹائمنگز ہی کسی کے ساتھ سیٹ نہیں ہوتی تھیں۔ میں نے حیرت سے ڈائننگ ٹیبل کو دیکھا جہاں ناشتے کے لوازمات موجود تھے' دیگر افراد بھی اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے ہوئے تھے سوائے ماما کے۔

"پاپا' مما کیوں نہیں آئیں ناشتے کے لیے؟"

"اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ ناشتا کر کے ہنی کو لے آنا۔ اسے تنگ کرے گا۔" پاپا نے بہت تھوڑا سا ناشتا کیا اور اٹھ گئے۔ "مجھے بہت ضروری کام سے جانا ہے' ابھی تھوڑی دیر تک آتا ہوں۔" میں ناشتا کر کے اٹھی تو فون کی بیل نے متوجہ کر لیا جویریہ آنٹی تھیں۔

"ایلیا نے فون کیوں بند کیا ہوا ہے۔"

"مما کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے آنٹی۔"

"او وہ کیا ہوا؟ اچھا میں خود آ رہی ہوں۔"

میں مما کے پاس آ گئی' وہ ابھی تک سو رہی تھیں' کمفرٹ اوڑھے' میں نے ان کی پیشانی پر ہاتھ رکھا تو وہ بہت تیز گرم ہو رہی تھی۔ انہوں نے آنکھیں کھولیں تو وہ سرخ اور متورم تھیں۔

"مما آپ کو تو بہت تیز بخار ہو رہا ہے۔"

"ہوں تمہارے پاپا نے ٹیبلٹس دی ہیں' کم ہو جائے گا۔"

"جویریہ آنٹی کا فون آیا تھا' آپ کے سیل پر ٹرائی کرتی رہیں' وہ بند تھا تو گھر کے نمبر پر کیا' میں نے بتایا آپ کی طبیعت خراب ہے' تو انہوں نے کہا' وہ آ رہی ہیں۔"

"اوکے۔" مما نے آہستگی سے کہہ کر آنکھیں موند لیں۔

"ہنی کہاں ہے مما' پاپا نے کہا تھا میں اسے لے لوں۔"

"نینو چاچی لے گئی تھیں' دیکھ لینا۔" اسی پل دروازہ ناک کر کے جویریہ آنٹی آ گئی تھیں۔

"ہیلو اینڈ گڈ مارننگ' یہ بخار کیسے ہو گیا بھئی۔" انہوں نے آگے بڑھ کر مما کے گال چومے۔ "او گاڈ تمہیں تو ہائی ٹمپریچر ہے۔"

"آنٹی آپ کے لیے چائے بنواؤں؟"

"نہیں کافی' فل کپ اور ایلیا کے لیے بھی۔" میں کچن میں جا کر سلیمہ سے دو فل کپ کافی کے بنوا کر کمرے تک آئی کہ جویریہ آنٹی کی تیز آواز نے وہیں رک جانے پر مجبور کر دیا۔

"میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اتنے خوب صورت وجود کے اندر ایسا درندہ چھپا ہوا ہے' اگر کوئی ڈپریشن ہے تو باکسنگ ٹائپ کھیل' کھیل لیں' اس میں ساری ڈپریشن نکال لیں۔ تمہیں کیوں تختہ مشق بنایا ہوا ہے' یہ یقیناً' پہلی بار تو نہیں ہوا ہوگا مگر تم نے مجھے کبھی نہیں بتایا۔"

"بتانے سے کیا ہوتا ہے؟"

"گریٹ' یعنی تم سمجھتی ہو' میں یہ سب دیکھ کر

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

چپ رہیں، تم مجھے صحیح سے جانتی ہی نہیں ہو، میں تو اس غلط فہمی میں تھی کہ زارون بھائی تم سے بہت محبت کرتے ہیں، آج تو میری آنکھیں کھل گئی ہیں، محبت میں تو محبوب کو تکلیف میں دیکھنے سے بھی خوف آتا ہے نہ کہ خود اسے اتنی اذیت دینا۔"

"کچھ عرصے سے بہت ڈیپریس رہنے لگے ہیں تو۔"

"تو اس کا مطلب ہے سارا ڈپریشن تم پر نکال دیں۔" میں حیران پریشان کھڑی تھی کہ مومی دوڑتا ہوا آیا۔

"آپی، آپ یہاں کیوں کھڑی ہیں؟" میں ہڑبڑا گئی، دروازہ ناک کیا اور اندر داخل ہوئی۔

"رہنے دو یہ کافی، فریش ایپل جوس بنوالاؤ، یہ میڈیسن میں لکھ کر دے رہی ہوں، سلیم سے کہو ابھی لادے۔" انہوں نے پرچہ میری طرف بڑھایا۔ میں نے سلیم کو پرچہ اور پیسے دے کر بھیجا، زینو چاچی سے ہنی کو لے کر انہیں جوس بنا کر مما کے لیے دے آنے کا کہا۔

"چاچی، سلیم دوائیں لے آئے تو مما کو دے آیئے گا۔" میں ہنی کو اپنے کمرے میں لے آئی۔ دودھ پی کر وہ سو گیا تو میں باہر آگئی، سامنے سے آنٹی آتی دکھائی دیں۔

"میں یہیں ہوں ایلیا کے پاس، تم اپنے روٹین کے کام نمٹالو۔" میں واپس اپنے کمرے میں آگئی تھی۔ آنٹی شام تک چلی گئی تھیں۔ مما کی طبیعت بھی اب بہتر تھی، پاپا جانے کہاں رہ گئے تھے۔ ہم نے انتظار کر کر کھانا بھی کھالیا۔ مما نے منع کر دیا۔

"زارون آجائیں پھر۔" رات بارہ بجے پاپا آئے تھے۔

"پاپا اتنی دیر؟"

"کچھ کام تھا مجھے، تم کیوں جاگ رہی تھیں، سو جاتیں۔"

"آپ کی لیے جاگ رہی ہوں، کھانا دینا ہے آپ کو۔"

"مجھے بھوک نہیں ہے۔"

"مگر مما نے بھی نہیں کھایا، آپ کا انتظار کر رہی ہیں۔" انہوں نے چونک کر مجھے دیکھا۔

"زینو چاچی تو نہیں ہوں گی؟"

"وہ تو اپنے کوارٹر میں چلی گئیں، میں خود لاؤں گی۔"

"چلو آؤ، ہم دونوں مل کر کھانا گرم کرتے ہیں۔" پاپا میری ساتھ کچن میں آگئے اور میری ہیلپ کرتے رہے۔ کھانا ٹرے میں لگا کر میں اٹھانے ہی لگی تھی کہ پاپا نے مجھ سے پہلے اٹھالی۔" بس انف (کافی ہے) بہت کام کرلیا میری گڑیا ہے، چلو اب جا کر سو جاؤ۔" میرے کمرے تک وہ ساتھ آئے تھے۔

"گڈ نائٹ ڈارلنگ۔"

"گڈ نائٹ پاپا۔" میں انہیں پیار کر کے اپنے کمرے میں آگئی۔

☆ ☆ ☆

میں اور مما بہت دنوں کے بعد اپنی شاپنگ کے لیے آئی تھیں، واپسی پر ایک ریسٹورنٹ کے سامنے مما نے گاڑی روکی۔

"آؤ ایک کپ کافی پیتے ہیں۔" جب ہم ریسٹورنٹ سے باہر آئیں تو سامنے سے وہی انکل جن کا نام تک مجھے معلوم نہ تھا، گاڑی سے نکلتے دکھائی دیے، انہوں نے بھی ہمیں دیکھ لیا تھا، مسکراتے ہوئے قریب آئے۔

"ہیلو، کیسی ہو بیٹا؟" میں نے اور مما نے گھبرا کر ایک دوسرے کو دیکھا۔

"جی ٹھیک۔" مما نے زبان ہونٹوں پر پھیری تھی۔

"بہت عرصے کے بعد تمہیں دیکھا ہے ایلی بیٹا، کیسی ہو۔ خوش تو ہو نا زارون کے ساتھ۔؟" انہوں نے مما کو ساتھ لگا کر ان کا ماتھا چوما، میں حیرت سے دیکھتی رہ گئی، یہ انکل تو مما اور پاپا کو بھی جانتے ہیں، یہ ہیں کون آخر؟

"جی، جی بہت خوش ہوں۔" مما جیسے جلدی سے بولی تھیں، انہوں نے مما کی گھبراہٹ بھانپ لی تھی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

مسکرا کر پیچھے ہٹے تھے۔

"تم جا رہی تھیں' جاؤ' گڈ بائے۔" ہم دونوں تیزی سے سیڑھیاں اتر کر گاڑی تک پہنچیں تو جیسے زمین پیروں تلے سرک گئی سامنے پاپا' ولید انکل کے ساتھ کھڑے تھے' چہرے کے انتہائی پتھریلے تاثرات اور آنکھوں سے جیسے شعلے نکل رہے تھے۔ مما کا رنگ تو بالکل سفید ہو گیا تھا۔ ولید انکل مسکرائے۔

"یہ تو ہارون ہاشمی صاحب تھے نا' بہت بڑے انڈسٹریلسٹ' ایک بزنس ٹائیکون' جن سے ملاقات کے لیے باضابطہ وقت لینا پڑتا ہے اور آپ سے یوں مل رہے تھے جیسے کب کی شناسائی ہو۔" وہ پاپا کی طرف مڑے۔

"تم کیوں بت بنے ہوئے ہو' کیسے جانتے ہو تم لوگ انہیں؟"

"تم گھر چلو' میں آرہا ہوں۔" پاپا نے انہیں جواب دینے کے بجائے ہمیں مخاطب کیا تھا' مما نے جھٹ اندر بیٹھ کر اگنیشن میں چابی گھمائی تھی اور گاڑی ہوا سے باتیں کرنے لگی۔ گھر آکر میں نے دیکھا مما ابھی بھی گھبرائی ہوئی تھیں' ہر چند کہ وہ خود پر قابو پانے کی بہت کوشش کر رہی تھیں' پتا نہیں یہ صاحب کون ہیں' ہر بار راستہ روک لیتے ہیں اور پاپا کے غصے کا سامنا ہمیں کرنا پڑتا ہے' یہی سوچتے سوچتے میں سو گئی کہ میری آنکھ زور زور سے بولنے کی آوازوں پر کھلی تھی' میں گھبرا کر کمرے سے باہر آئی تھی۔

"بچوں کو بھی تم ان سے ملواتی رہی ہو' جس طرح آج تم خود ان سے مل رہی تھیں' اس سے ظاہر نہیں ہوتا کہ یہ سب تمہاری پلاننگ تھی۔"

"مجھے کسی پلاننگ کی کیا ضرورت ہے؟"

"یہ تو تمہیں ہی پتا ہو گا کہ تمہیں کیا "ضرورت" ہے میں تو سوچ سوچ کر تھک گیا تھا کہ وہ ہر جگہ کیوں ٹکرانے لگے ہیں' مجھے کیا معلوم تھا کہ سانپ تو آستین میں چھپا ہوا ہے۔"

"پلیز زارون پلیز' اسٹاپ اٹ' آپ کا جو دل چاہ رہا ہے آپ مجھے کہتے جا رہے ہیں۔ میں نے تو خود انہیں آج اتنے عرصے بعد۔۔۔"

"تم پھر جھوٹ بول رہی ہو اور مسلسل بول رہی ہو' تم ان سے رابطے میں ہو' مجھے پورا یقین ہے۔"

"اگر میں ان سے رابطے میں ہوتی تو سب سے پہلے اپنے ماں باپ سے ملتی' آپ نے اپنے رشتے چھوڑے تو میرے بھی چھڑوا دیے۔ آپ کی خاطر میں نے کوئی احتجاج نہیں کیا تو یہ صلہ دے رہے ہیں مجھے آپ؟ بچوں کو بھی جب سے منع کیا ہے وہ پارک بھی نہیں جاتے اور کتنی روک ٹوک کروں' اس طرح تو آپ انہیں بھی اپنی طرح سائیکی کیس بنا دیں گے۔"

"اوہ تو اب میں سائیکی کیس بھی ہو گیا' مزید کیا خرابیاں ہیں مجھ میں' وہ بھی بتا دو؟"

"آپ کو خود بھی اچھی طرح معلوم ہیں' میرے بتانے کی ضرورت نہیں ہے' آپ نے مجھے کبھی نہیں بتایا کہ آپ نے گھر کیوں چھوڑا' آپ کے ساتھ کیا ہوا لیکن مجھے آپ پر اعتماد تھا کہ آپ حق بجانب ہی ہوں گے اور خود آپ کو میری کسی بات کا یقین نہیں ہے۔"

"ہاں نہیں ہے کیونکہ تم غلط بیانی کر رہی ہو تم جس طرح ان سے مخاطب تھیں' وہ ثابت کرنے کے لیے کافی تھا کہ تم ان سے ملتی رہتی ہو' مجھے اس بات کی پروا نہیں ہے کہ تم مجھے کیا سمجھتی ہو کیا نہیں' تمہارا کیریکٹر سرٹیفکیٹ مجھے چاہیے بھی نہیں۔ میں اسی غلط فہمی میں رہا کہ میری محبت میں اتنی طاقت ہے کہ تمہیں پچھلی محبتیں اور آسائشیں سب بھلا دے گی مگر تم صرف محبت سے بہلنے والی نہیں تھیں' اسی لیے تم نے یہ چور راستے نکالے۔"

"پلیز زارون' میں یہ سب برداشت نہیں کر سکتی۔"

"مت کرو برداشت اور چلی جاؤ یہاں سے' وہاں جہاں تمہارے اپنے بستے ہیں' تمہیں اور بچوں کو چھپ چھپ کر ہارون صاحب سے ملنے کی بھی ضرورت نہیں رہے گی' ہر وقت موصوف سامنے ہوں گے۔ میرے گھر میں اب لوٹ کر بھی نہ آنا۔"

"زارون۔" مما کی آنکھوں میں حیرت' بے یقینی

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

اور خوف تھا۔ پاپا نے ان کے قریب ہو کر ایک ہاتھ ان کے جبڑوں پر رکھ کر زور سے انہیں بھینچا تھا۔

"میں نے تمہیں کہا تھا کہ میرے ساتھ رہنا ہے تو میری لمٹس کے اندر رہنا، تم میرے ساتھ رہ کر میری ہی جڑیں نہیں کاٹ سکتیں، تمہارے لیے یہی بہتر ہے کہ تم یہاں سے چلی جاؤ، میں اب تمہیں برداشت نہیں کر سکتا۔" انہوں نے اسی طرح ان کے بھینچے ہوئے جبڑوں پر رکھے ہاتھ سے انہیں پیچھے کی طرف دھکا دیا، وہ دیوار سے جا ٹکرائیں، اور خود پلٹ کر باہر چلے گئے، مجھے اور شمعون دونوں کو نظرانداز کر کے۔

ہم دونوں بھاگ کر مما کے پاس پہنچے، وہ پوری کی پوری کانپ رہی تھیں، آنسو بارش کی طرح ان کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے، ہم دونوں ان سے لپٹ گئے، تھوڑی دیر بعد وہ ہمیں ہٹا کر الماری کی طرف گئیں اور ایک بیگ میں اپنا اور ہنی کا سامان رکھنے لگیں، میں نے خوف زدہ ہو کر انہیں دیکھا "مما یہ کیا کر رہی ہیں؟"

"جا رہی ہوں یہاں سے، تمہارے پاپا کا یہی حکم ہے۔"

"نہیں مما پلیز، ہم کیسے رہیں گے آپ کے بغیر؟" میں تو رونے لگ گئی تھی، انہوں نے مجھے اپنے ساتھ لگا لیا "تم نے سنا تو ہے، وہ کہہ رہے تھے کہ وہ مجھے برداشت نہیں کر سکتے۔ نوبت برداشت تک آجائے تو ساتھ رہنے کا جواز بھی نہیں رہتا۔"

"آپ کہاں جائیں گی مما، ہمارے تو کوئی ریلیٹوز (رشتہ دار) بھی نہیں ہیں؟"

"سب ہیں، سب ریلیٹوز موجود ہیں، تمہارے پاپا نے سب سے ناتا توڑ رکھا ہے، نہ خود ملتے ہیں نہ ہمیں ملنے دیتے ہیں۔"

"میں آپ کے ساتھ جاؤں گا مما۔" مومی ایک دم بولا تھا۔

"ہم سب جائیں گے، انہوں نے سب کو ہی جانے کو کہا ہے۔" مما دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر بری طرح رونے لگیں۔ میرے بھی آنسو بہنے لگے۔ کتنی دیر بعد سنبھلیں تو ولید انکل کو فون کر کے اسلام آباد فلائٹ کے ٹکٹس کے لیے کہا تھا، وہ حیرانی سے پوچھتے رہے لیکن مما نے کچھ نہیں بتایا۔ انکل کے لیے یہ کیا مشکل کام تھا تو بجے کی فلائٹ کے لیے ٹکٹس بھی مل گئے۔ جب تک مما نے ہمارا سامان بھی پیک کر لیا تھا۔ انکل خود آئے تھے، مما نے مختصراً انہیں بتایا، وہ اس وقت بھی رو رہی تھیں، جب ہم پلین کی طرف جانے لگے تو انکل نے آہستگی سے کہا۔

"پلیز ایلیا رومت، وہ تو پاگل ہے، غصے میں اسے کچھ پتا نہیں چلتا کہ کیا کہہ رہا ہے، غصہ اترے گا تو خود ہی ٹھیک بھی ہو جائے گا، تم اگر گھر پر ہی رک جاتیں تو وہ صبح تک ٹھیک ہو جاتا۔"

"نہیں، انہوں نے بہت سختی سے مجھے جانے کے لیے کہا ہے۔"

"اس کا تو واقعی دماغ خراب ہو گیا ہے۔" وہ بڑبڑائے۔ "اچھا یوں خود کو ہلکان مت کرو، بچے بہت پریشان ہو رہے ہیں۔"

مما نے اثبات میں سر ہلایا اور آنسو پونچھ کر مسکرانے کی کوشش کی۔

"اب ایسے تو نہ مسکراؤ کہ میرا اسے قتل ہی کر دینے کو دل چاہنے لگے۔" بہت افسردگی سے کہتے ہوئے انکل واپس چلے گئے تھے۔ اسلام آباد پہنچ کر مما نے ایک کیب ارینج کی تھی۔ جو ایسی شان دار کوٹھی کے آگے جا کر رکی کہ جس کی شان و شوکت دیکھ کر ہم دنگ رہ گئے۔ گیٹ پر کھڑے چوکیدار سے مما نے کچھ بات کی، اس نے انٹر کام پر بات کی اور مودبانہ انداز میں گیٹ کھول دیا، ہم ایک طویل روش عبور کر کے گھر کے اندرونی دروازے تک پہنچے ہی تھے کہ دروازہ کھلا، ایک انتہائی شان دار، گریس فل پرسنالٹی والے مرد نے بے تابی سے مما کو اپنے ساتھ لپٹا لیا۔

"میری بیٹی، میری جان۔" وہ مما کے سر کو چوم رہے تھے، ان کی پھولی ہوئی سانس سے پتا چلتا تھا کہ وہ بہت تیز چلتے ہوئے آئے تھے، ان کے پیچھے ایک چوبیس، پچیس سال کا نوجوان لڑکا بھی تھا جو حیرت سے ہم چاروں کو دیکھ رہا تھا، وہ انکل بار بار مما کو پیار کرتے اور

itsurdu.blogspot.com
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

اپنے ساتھ لپٹا لیتے۔

"پاپا' مجھے بھی تو ملنے دیں نا آپی سے۔" مما خود ہی آگے بڑھ کر اس نوجوان سے لپٹ گئیں' اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لے کر چوم لیا۔

"اتنا بڑا ہو گیا میرا بھائی۔"

"یہ بچے آپ کے.....؟"

"ہاں۔" وہ سوجی آنکھوں کے ساتھ مسکرائیں۔ میرے بچے "یہ نتالیہ ہے نا آپ کی نیتو۔"

"یہ نیتو' اتنی بڑی ہو گئی' وہ میری گڑیا۔"

"یہ تمہارے نانو ہیں اور یہ ماموں۔" انہوں نے ہم کو باری باری اپنے ساتھ لگا کر پیار کیا تھا' ماموں' ہنی کے تو دیوانے ہی ہو گئے۔

"اف کتنا پیارا ہے یہ۔"

"آؤ' اندر چل کر بیٹھتے ہیں۔"

"ممی کہاں ہیں؟"

"وہ مسز محمود کی بیٹی کی شادی میں گئی ہوئی ہے آج بھی کہتی رہی کہ لوگوں کی بیٹیوں کی اب شادیاں ہو رہی ہیں اور ہم کب کے فارغ بھی ہو گئے' اور اب بیٹی کی شکل دیکھنے سے بھی گئے' آج کیسے آنے دیا زاروں نے؟"

"انہوں نے مجھے گھر سے چلے جانے کو کہا ہے۔"

"اور تم آ بھی گئیں' وہ جو کہتا ہے تم وہی کرتی ہو' تمہاری اپنی عقل کہیں گروی رکھی ہوئی ہے' جسے استعمال کرنے کی نوبت ہی نہیں آئی' اس سے پہلے بھی تم اس کی کچھ غلط باتیں مانتی رہی ہو مگر آج تو بہت ہی غلط کیا ہے' اس نے کہا چلی جاؤ اور تم آ گئیں' اچھا یہ بتاؤ بات کیا ہوئی تھی؟"

"تایا جی کہیں پارک میں ایک دو بار بچوں سے ملے تھے۔ آج میں اور نتالیہ ریسٹورنٹ سے باہر آئے تو تایا جی گاڑی سے باہر آئے اور ہمیں دیکھ لیا' بس انہوں نے خیر خیریت پوچھی اور چلے گئے' زاروں نے انہیں ہم سے بات کرتے دیکھ لیا۔ ان کا خیال ہے کہ میں اندر کہیں آپ سب سے رابطے میں ہوں اسی لیے تایا جی ہر جگہ مل جاتے ہیں' تو اب مجھے نہیں رہنا چاہیے۔"

"بچوں کو بھی ساتھ لے جانے کا کہا تھا اس نے؟"

مما کچھ دیر چپ رہیں "کہہ رہے تھے کہ بچے وہاں آرام سے ان سے مل لیں گے' چھپ چھپ کر نہیں ملنا پڑے گا۔"

"یعنی کوئی اتنی بھی بڑی بات نہیں ہوئی تھی' تمہیں گھر نہیں چھوڑنا چاہیے تھا' اب تو وہ ضد میں آ کر نجانے کیسا ری ایکٹ کرے' تم وہیں رہتیں' وہ کچھ بھی نہ کہتا' غصے میں بول دینے کا یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ سچ مچ تمہیں گھر سے نکالنا چاہتا تھا' یا کم از کم بچے ہی چھوڑ آتیں' ایسے تو وہ بالکل اکیلا....." انہوں نے ہونٹ بھینچ لیے تھے۔ مما نے سر جھکا لیا' اسی وقت وہ آ گئیں' نومینا صاحبہ۔

"ہائے بھابھی' مجھے فاران نے بتایا ہے کہ آپ آئی ہیں' کیسی ہیں آپ اور یہ چاروں کیوٹو کیسے ہیں؟"

"یا اللہ' یہ ہر جگہ ہمارے پیچھے ہیں' جہاں جاؤ' وہاں یہ لوگ موجود۔" میں نے بے ساختہ سوچا تھا۔ ابھی کچھ ہی دیر وہ بیٹھی تھیں کہ ایک انتہائی شان دار' اسمارٹ اور خوب صورت خاتون اندر آئیں' مما انہیں دیکھ کر ایک دم اٹھ گئی تھیں۔

"میری بچی' میری ایلی....." ان کے منہ سے یہی الفاظ نکل رہے تھے' انہوں نے اتنی دیر مما کو اپنے ساتھ لپٹائے رکھا کہ میں سمجھی کبھی الگ ہی نہیں ہوں گی' بہت لمبا اور جذباتی سین تھا' وہ ہماری نانی تھیں' مما کی مما۔

"مجھے فاران نے فون کیا' میں نے وہیں فنکشن چھوڑا اور بھاگی چلی آئی۔"

"سچ ممی' آپ بھاگی آئی ہیں' تو پھر گاڑی میں کون آیا ہے؟" فاران ماموں کے چٹکلے نے پورا لاؤنج قہقہہ بار کر دیا تھا۔

"زاروں کہاں ہے؟" گرینی نے پوچھا۔

"وہ تو نہیں آئے۔" مما نے آہستگی سے کہا۔

"کیوں۔" انہوں نے بغور مما کو دیکھا' نانو نے مختصر بتایا کہ کیا ہوا تھا۔ وہ کچھ خاموش سی ہو گئیں۔ "اتنا

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

پیارا لڑکا تھا زارون کہ اس سے تمہاری اتنی کم عمری کی شادی پر بھی ہمیں کوئی پریشانی نہیں ہوئی لیکن پھر بعد میں بہت پچھتائے۔ جب اس نے تمہیں لے جانے کے بعد ہم سے کاٹ کر ہی رکھ دیا۔ ناراضی اس کی ہارون بھائی سے تھی سزا ہمیں بھگتنی پڑی۔"

"اچھے ہی رہے ہیں ممی، بس یہ تایا جی کے ملنے سے۔"

"یہ کیا بڑی بات ہے بیٹا۔"

"بس وہ ضد میں آگیا ہے تو، بہرحال چھوڑو، یہ باتیں تو چلتی رہیں گی، اسے کچھ کھلاؤ، پلاؤ تو سہی، حال دیکھو اس کا۔" کھانے کے بعد ہم سب مما کے ساتھ ان کے کمرے میں آگئے۔

"اف یہ ساری فورس ایک ہی بیڈ پر" ماموں اندر آئے تو حیران ہی رہ گئے، ہم اٹھ بیٹھیں۔ "ہو۔"

"میں ہنی کو لینے آیا ہوں، اپنے پاس سلاؤں گا۔"

"یہ تو کبھی نہیں سوئے گا، کئی دفعہ دودھ کے لیے اٹھتا ہے، ابھی انہیں یہیں سونے دو، اجنبیت محسوس کررہے ہیں۔"

"اچھا موی آپ آجاؤ، میرے پاس۔"

"نہیں۔" موی مجھ سے لپٹ گیا۔ ماموں نے آگے بڑھ کر ہنی کو بہت سا پیار کیا۔

"یہ تھوڑا سا بڑا ہو جائے تو اسے میں ہی لے لوں گا۔"

"اور جب اپنے بچے ہو جائیں تو میرے بیٹے کو ایک طرف کردو گے۔"

"ایسا دکھائی دیتا ہوں میں آپ کو۔" انہوں نے برا منایا۔

"تم نہ سہی، تمہاری بیوی تو کرے گی نا۔"

"ارے نہیں آپی، نوما تو خود اتنا پیار کررہی تھی ہنی کو۔"

"اوہ، تو یہ بات ہے۔" مما نے آنکھیں گھمائیں، ماموں سٹپٹائے۔

"میرا مطلب ہے۔"

"بس میں سمجھ گئی تمہارے مطلب کو، ممی پاپا کو بتا ہے۔"

"انہوں نے ہی تو یہ بات میرے دماغ میں ڈالی ہے۔"

"ہاں اتنے ہی تو معصوم ہو تم کہ انہوں نے کہا اور تم نے مان لیا۔" ماموں مسکرانے لگے۔ "اب صبح سوچوں گی تم دونوں کتنے سوٹ کرتے ہو۔"

☼ ☼ ☼

میرا دل بہت اداس ہو رہا تھا، مجھے پاپا بہت یاد آرہے تھے۔ ڈر کے مارے انہیں فون بھی نہیں کرسکتی تھی کہ وہ ہمارے مما کے ساتھ آجانے پر یقیناً" ناراض ہوں گے، تب ہی تو انہوں نے خود بھی فون نہیں کیا تھا۔ کتنے پیارے پاپا تھے ہمارے، کتنے ہی تھکے کیوں نہ ہوتے، ہمیں دیکھتے ہی مسکرانے لگتے، مجھے تو وہ پارک والے انکل بہت برے لگنے لگے تھے، جن کی وجہ سے یہ سب ہوا تھا، میں تو خود ضبط کرتی رہی لیکن موی بہت چھوٹا تھا، اسے اپنے جذبات پر بند باندھنے نہیں آتے تھے، وہ شام کو رونے لگ گیا۔

"میں پاپا کے پاس جاؤں گا، مجھے پاپا کے پاس جانا ہے۔" حتیٰ کہ ہنی، جس نے نیا نیا مما پاپا کہنا سیکھا تھا وہ بھی ایک ایک کو چھو کر پاپا، پاپا کہنے لگتا تھا۔

"زارون بچوں سے بہت اٹیچ ہے۔" گرینی نے حیران ہو کر کہا اس وقت بھی ماموں، موی کو باہر لے گئے تھے، وہ ہماری وجہ سے آفس سے جلدی اٹھ آتے تھے، میں لان کی سیڑھیوں پر آبیٹھی کہ اندر سے مما کے پکارنے پر لاؤنج میں آگئی، وہاں وہی پارک والے انکل بیٹھے تھے، انہیں میری آمد کا پتا نہیں چلا، وہ نانو سے مخاطب تھے۔

"میں نے ذرا سا ڈانٹا تو خودکشی کی دھمکی دینے لگا بلکہ دھمکی کیا، وہ جیسے میرے پاس سے گزرا تھا، لمحوں میں عمل کر ڈالتا، میں گھبرا کر واپس آگیا۔"

"حالانکہ دیکھیں تو بات ہی کیا تھی کہ آپ ایلیا سے کیوں ملے؟"

"بس غلطی ہی کیا میں نے بھی، اتنے دنوں بعد اپنی

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

بچی کو دیکھ کر میں رہ نہیں پایا اب مجھے کیا معلوم تھا کہ وہ پیچھے ہی کھڑا ہے۔" بات کرتے ہوئے ان کی نظر مجھ پر پڑی' وہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور میری طرف بانہیں پھیلائیں' میں قریب آئی تو انہوں نے مجھے ساتھ لگا کر میرا ماتھا چوما۔

"آؤ میرے پاس بیٹھو۔" انہوں نے مجھے اپنے ساتھ بٹھایا' اتنا تو پتا چل گیا کہ یہ مما کے تایا ہیں یعنی نانو کے بھائی تو میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"کیسی ہو ثانیہ بیٹا ٹھیک ہو نا۔"

"جی انکل۔" میں نے دھیمی آواز میں جواب دیا۔

"ہیں انکل؟" گرینی نے حیرت سے کہا۔ "تمہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ تمہارے کون ہیں؟"

"نہیں' اسے کچھ معلوم نہیں یہ تو مجھے دیکھ کر گھبرا جاتی ہے۔"

"یہ تمہارے گرینڈ پا ہیں' تمہارے پاپا کے پاپا۔"

"یا اللہ۔" میں چکرا گئی۔ کہاں تو ماں باپ کے سوا کوئی رشتہ نہیں دیکھا' کہاں نانا' دادا' پھپھو' ماموں سب نکل آئے۔ میری کیفیت دیکھ کر وہ ہنس دیے۔

"بہت شاکڈ ہوئی ہو نا' کبھی اچانک ایسے انکشاف ہوں تو بندہ ہو ہی جاتا ہے جب حواس بحال ہو جائیں تو بتانا کہ خوشی ہوئی یا نہیں؟" انہوں نے میرا سر اپنے شانے سے لگا لیا۔

"پھر پاپا آپ سے ملنے کیوں نہیں دیتے تھے؟"

"وہ مجھ سے ناراض ہے' بہت زیادہ سترہ سال گزر گئے اس کی ناراضی ختم نہیں ہوتی۔"

"وہ کیوں ناراض ہیں؟"

"بس کبھی کوئی ایسی غلطی ہم سے ہو جاتی ہے جس کی کوئی تلافی نہیں ہو سکتی' ہاتھ خالی رہ جاتے ہیں' اتنے خالی کہ روٹھوں کو منانے کے لیے ان میں کوئی جھوٹی تسلی' کوئی جواز' کوئی دلیل نہیں ہوتی' کوئی زر تلافی بھی نہیں کہ جسے دے کر اپنی غلطی کا کفارہ ادا کیا جا سکے۔" ان کی آواز میں دکھ اور شکستگی تھی۔

"انکل' انکل' آپ یہاں بھی آ گئے۔" موی لاؤنج میں داخل ہوا تو انہیں دیکھ کر دوڑتا ہوا آیا اور ان کی گود میں سوار ہو گیا۔ "آپ وہاں بھی ہوتے تھے نا جہاں ہمارا گھر تھا' اب ہم تو یہاں آ گئے ہیں مگر ہمارے پاپا وہیں ہیں' مجھے پاپا کے پاس جانا ہے' آپ مجھے لے جائیں۔"

"زارون کے بغیر بچے بہت اداس ہیں۔" نانو نے کہا۔

"اور ایلیا کو دیکھا ہے' سب کے ساتھ بیٹھی ہوئی بھی نجانے کہاں پہنچی ہوتی ہے۔"

"جتنے دن ایلیا یہاں رہے گی' اس کی ضد بڑھتی جائے گی' وہ اللہ نہ کرے کوئی انتہائی قدم بھی اٹھا سکتا ہے۔"

"نہیں' نہیں' وہ ایسا کبھی بھی نہیں کرے گا' غلط مت سوچو' ایلیا نے ایسا کچھ نہیں کیا کہ وہ ایسی سزا دے گا' تم ایسا کرو' اس سے جا کر مل لو۔"

"نہیں' وہ منع کر دے گا۔"

"یار جبران' کیوں منع کرے گا وہ' اس کی ناراضی مجھ سے ہے' تم سے نہیں' بلکہ ایک منٹ۔" انہوں نے موی کو اشارہ کیا۔ اور اپنا سیل اس کے سامنے کیا۔

"پاپا سے بات کرو گے۔" اس نے جھٹ اثبات میں سر ہلایا۔

"نمبر بتاؤ بیٹا۔" انہوں نے مجھ سے کہا تو میں نے پاپا کا سیل نمبر بتایا' انہوں نے ملا کر چیک کیا اور موی کے کان سے لگا دیا' اسپیکر آن کیا ہوا تھا' اسی لیے پاپا کی واضح آواز آئی تھی۔

"ہیلو' ہیلو کون؟"

"پاپا۔" موی نے چیخ کر کہا تھا۔ "پاپا میں موی ہوں' آئی مس یو پاپا۔" دوسری طرف سناٹا چھا گیا تھا۔

"ہیلو پاپا۔ بولیں نا' مجھے یہاں سے لے جائیں۔ میں آپ کے پاس آؤں گا' پاپا' پاپا۔" وہ پکارتے پکارتے تھک گیا تو رونے لگ گیا "پاپا نہیں بول رہے۔ پاپا پاپا۔"

وہ اب بلک بلک کر رو رہا تھا۔ میرے بھی آنسو بہہ نکلے۔ میں اسے اٹھا کر باہر نکل آئی' وہ اسی طرح روتا رہا۔ مما نے بھی ہر ممکن کوشش کر دیکھی پر وہ اسی

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

طرح روتا رہا۔ شام تک اسے بخار ہوگیا۔ رات کو بخار اتنا تیز ہوگیا کہ مما قاری ماموں کے ساتھ اسے ڈاکٹر کے پاس لے گئیں' میڈیسن سے وقتی افاقہ تو ہوا' دوسرے دن پھر وہی حال' ہر کوئی اس کے بہلانے کی بھرپور کوشش کرتا تھا۔

گرینڈپا ابھی بھی کہیں دوسرے شہر سے آئے تھے اور شدید تھکن کے باوجود یہاں چلے آئے تھے۔ موی نے ان کا ہاتھ تھاما۔

"انکل آپ لاہور جاتے ہیں نا' مجھے بھی لے چلیں' وہاں ہمارے گھر' میرے پاپا کے پاس مجھے چھوڑ آئیں۔"

"پہلے آپ مجھے دادو کہیں گے تو پھر میں آپ کی بات مانوں گا۔"

"ٹھیک ہے۔" وہ جھٹ مان گیا۔ "میں آپ کو دادو کہوں گا۔"

"ان سب کو بھی دادو کہنا سکھاؤ۔" وہ اس کا ذہن موڑنے کے لیے بات سے بات نکال رہے تھے۔

"ٹھیک ہے سب کو سکھادوں گا۔" وہ بھی جلدی جلدی ان کے مطالبے پورے کرنے کی کوشش میں تھا۔

"ہنی کو بھی اسے تو بولنا نہیں آتا۔"

"نہیں آتا ہے۔" وہ جوش میں اٹھ کر بیٹھ گیا "ہنی بولو پاپا۔" اس نے اپنے قریب موجود ہنی کو حکم دیا' وہ شروع ہوگیا۔

"پاپا' پاپا۔"

"دیکھا" اس نے فخریہ دادو کی طرف دیکھا۔ "یہ رات کو بھی پاپا کے ساتھ سوتا تھا' جب مما اس کو اسپتال سے لے کر آئیں تو پاپا نے مجھے بھائی کے ساتھ سلادیا۔ کہنے لگے مما کے پاس اب یہ چھوٹا سا بھائی سوئے گا' مجھے پاپا کے بغیر نیند ہی نہیں آتی تھی اور اس کو دیکھیں' پاپا نہیں ہیں پھر بھی سوجاتا ہے۔ پاپا کو یاد بھی نہیں کرتا۔"

تیز تیز سانسوں کے ساتھ اس نے رک رک کر اٹک کر بات مکمل کی تھی اور سارے ماحول پر سناٹا طاری کردیا تھا۔ دادو نے اسے سینے سے لگالیا۔ ان کی آنکھوں میں نمی تیر گئی تھی۔

"میں پاپا سے بولوں گا اب اسے کبھی بھی اپنے پاس نہیں سلائیں' میں خود ان کے پاس سوؤں گا' آپ مجھے لے چلیں نا۔"

"زارون کا دوست جو ہے۔ ہاں ولید' اس کا فون نہیں آیا کبھی؟"

آیا تھا' ان کی بیوی جویریہ' میری بہت اچھی دوست ہے' اس کا بھی آتا رہتا ہے۔"

"تو انہیں اس کا بتائیں نا کہ یہ کتنا یاد کررہا ہے اسے۔"

"بتایا تھا" مما کی آواز مدھم ہوگئی۔

"اس کا مطلب ہے' اسے پروا نہیں ہے' تو تم لوگ بھی ڈھیٹ بن جاؤ' کیوں سب کے سب اس طرح گم صم رہتے ہو۔" گرینی شدید اشتعال میں آگئیں۔ نانو نے انہیں آرام کا اشارہ کیا تھا۔ اتنی دیر میں جویریہ آنٹی کی کال آرہی تھی۔

"ہیلو آنٹی"

"ایلیا کہاں ہے؟"

"جی میں دے رہی ہوں۔" میں نے فون مما کو دیا۔

"ہاں ٹھیک ہوں' تم سناؤ' کیسی ہو اور بچے کیسے ہیں؟"

"جاپان گئے ہیں' اوہ یہ موی بہت یاد کررہا ہے' اس کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے' بخار ہورہا ہے۔"

"کیا؟ کیا کہہ رہی ہو تم' زارون کو انجائنا اور پھر بھی وہ جاپان چلے گئے' جانے کیوں دیا ولید بھائی نے۔" مما تو ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے اٹھ کر کھڑی ہوگئیں۔

"مجھے تو نہیں لگا وہ ٹھیک ہوں گے۔"

"کیا ہوا ایلی' کیا بات ہے بیٹا۔" گرینی نے ان کے شانے پر ہاتھ رکھا' مما اب رو رہی تھیں۔ گرینی نے فون لے کر خود بات کی تھی۔ "زارون کو انجائنا کا اٹیک ہوا تھا پرسوں اور بقول جویریہ کے وہ بالکل ٹھیک ہے اب' اور آج صبح وہ جاپان چلا گیا ہے' کہہ تو رہی ہے جویریہ کہ اب بالکل ٹھیک ہے۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

"کب کی بات ہے یہ' کب ہوا اسے یہ اٹیک؟" دادو تڑپ کر اٹھے تھے۔

"پرسوں کی۔"

"پرسوں تو موی نے بات کی تھی' تب تو..... وہ رکے۔" کیا پتا اس کی طبیعت کیسی تھی' جب ہی تو وہ آگے سے بول نہیں پارہا تھا!" اس کا تو یہی مطلب ہے کہ وہ بہت پریشانی سے گزر رہا ہے۔"

"پاپا پلیز مجھے گھر چھوڑ آئیں۔" مما بلک بلک کر رو پڑیں۔ گرینی نے انہیں ساتھ لگالیا۔

"میں نے بہت بڑی غلطی کی ان لوگوں سے مل کر' میرا بیٹا کتنا خوش تھا اپنی فیملی کے ساتھ' میں نے اسے اتنا ڈسٹرب کردیا کہ اتنی سی عمر میں اسے انجائنا کا اٹیک ہوگیا۔"

"پلیز ہارون بھائی' آپ کی اپنی طبیعت خراب ہوجائے گی میں ایلیا کو خود چھوڑ آؤں گا' سب ٹھیک ہوجائے گا' بس زارون آتو جائے۔" موی ٹکر ٹکر سب کو دیکھ رہا تھا۔

☆ ☆ ☆

ولید انکل اور جویریہ آنٹی جب دوسرے ہی دن آپہنچے تو سب سرپرائز ہوگئے تھے۔ ملنے ملانے کے بعد تسلی سے بیٹھے تو آنٹی نے مما سے پوچھا۔

"تم نے زارون بھائی سے ناراض ہونے کی ہمت کیسے کرلی' تم تو بڑی بڑی باتیں برداشت کرلیتی تھیں' اب ایسا کیا ہوا تھا؟"

"بس مجھے پہلی بار غصہ آگیا اور اب ہر وقت پچھتاتی رہتی ہوں۔"

"ہوں پچھتاتی ہو' تم انسان نہیں ہو' تمہیں غصہ نہیں آسکتا۔ زارون بھائی کو چاہیے تھا کہ اگر پہلی دفعہ تم ناراض ہوگئی تھیں تو تمہیں مناتے نہ کہ خود ایک طرف ہو کر بیٹھ جاتے۔"

"یہ تم مزید آگ بھڑکانے آئی۔ تم اس کی باتوں کو رہنے دو وہ بھی کوئی خوش نہیں بیٹھا ہوا' انتہائی پریشان اور گم صم ہوگیا ہے۔ جاپان جانا اس لحاظ سے ٹھیک رہا ہے کہ کچھ تو اس کا مائنڈ چینج ہوگا ورنہ یہاں اس کی جو حالت تھی انجائنا کا اٹیک تک تو ہوگیا تھا۔"

"کب ہوا تھا انہیں یہ اٹیک؟"

"کوئی تین چار دن پہلے' میں شام کو فارغ ہو کر فیکٹری کا چکر لگانے گیا تو سوچا زارون کو بھی دیکھ لوں' بہت ڈسٹرب ہے تو ذرا کلب کا پروگرام بنالوں' اس کے آفس پہنچا تو دیکھا سینہ پکڑے دہرا ہوا جارہا تھا' پسینہ پانی کی طرح اس کے چہرے پر بہہ رہا تھا میں بھاگ کر پہنچا اور رومیل کی مدد سے اسے اسپتال لے گیا' ڈاکٹر نے ECG کروائی اور مزید چیک اپ کرکے بتایا کہ انجائنا کا مائنو اٹیک ہوا ہے اور یہ بھی کہ اس کے نروز بہت پریشر میں ہیں۔ ڈاکٹر نے کہا کہ آپ کو کسی بھی قسم کی کوئی پریشانی ہے تو کسی دوست سے ہی شیئر کریں' مگر اپنے اعصاب کے اوپر لدا ہوا یہ بوجھ اتار دیں۔ ڈاکٹر کے پاس آنے کے بعد میں نے گھما پھرا کر تم لوگوں سے متعلق بات کرنے کی بہت کوشش کی مگر مجال ہے منہ سے کچھ پھوٹا ہو۔"

"میں تو یہی حیران ہوں' تمہارے پیرنٹس زندہ سلامت ہیں اتنے قریب رہتے ہوئے اور تم لوگوں نے کبھی اپنی کوئی رشتے داری ظاہر نہیں کی' کبھی ان کے بارے میں کچھ بتایا بھی نہیں۔" جویریہ آنٹی کے کہنے پر مما مزید اداس ہوگئیں۔

"زارون' تایا جی سے بہت ناراض ہیں' تو بس مجھے بھی کبھی کسی سے نہیں ملنے دیا اور انہوں نے ہی ان کے بارے میں بتانے سے بھی منع کیا تھا۔"

"بہت انتہا پسند ہے زارون اور بہت انا پرست بھی' اتنے بڑے باپ کا بیٹا ہونے کے باوجود اس نے کبھی محسوس نہیں ہونے دیا۔ پاپا شروع سے کہتے تھے اس کے مینو نرلس نخرا بتاتے ہیں کہ یہ کسی بہت اچھی فیملی سے تعلق رکھتا ہے' پتا نہیں کس وجہ سے اس نے گھر چھوڑا ہے' کئی بار انہوں نے اس سے پوچھا مگر اس نے کبھی کچھ نہیں بتایا۔ اب جب میں نے پاپا کو بتایا تو انہیں کوئی حیرت نہیں ہوئی' وہ یہی کچھ اسپیکٹ کررہے تھے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

شام کو جب انکل آنٹی واپس جانے لگے تو دادو بھی آ گئے تھے۔

"میں بہت مشکور ہوں شہزاد صاحب کا کہ انہوں نے میرے بیٹے کا بہت خیال رکھا۔"

"پاپا تو اسے اپنا بیٹا کہتے ہیں۔"

"یقیناً اور انہوں نے یہ بات ثابت بھی کی ہے۔"

☼ ☼ ☼

کچھ دن مزید گزر گئے' موی کو کبھی کم' کبھی زیادہ مگر بخار ہوتا رہا' ولید انکل اسے روز فون پر پاپا کے آنے کی خوش خبری سناتے' جس سے اسے تسلی تو تھی لیکن مکمل اطمینان نہیں' ہم چاروں ہی مما کے ساتھ ان کے بیڈ روم میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی پل دروازہ ناک ہوا اور کھل بھی گیا۔

"ہیلو ایوری باڈی۔" خوب صورت بھاری' مانوس آواز' ہم سب کی گردنیں ایک ساتھ مڑی تھیں۔

"پاپا" میں نے اور موی نے ایک ساتھ چیخ ماری تھی اور بھاگ کر ان سے لپٹ گئے۔

"پاپا پاپا آپ آ گئے پاپا۔" ہم دونوں کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ہم پاپا کے جسم کے اندر تحلیل ہو جاتے انہوں نے نرمی سے ہمیں لپٹایا ہوا تھا پھر جھک کر ہم دونوں کو باری باری پیار کیا تھا' میں نے اور موی نے بھی اچک کر ان کے گال چوم لیے تھے۔

"پاپا۔" موی بیڈ پر اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔ پاپا نے اسے اٹھا کر بے تحاشا چوم لیا تھا۔

"میری جان' میرا بیٹا۔" انہوں نے اسے سینے سے لگا لیا۔ "ابھی بھی ٹمپریچر ہو رہا ہے۔" انہوں نے اسے پیچھے کر کے اس کا چہرہ دیکھا' وہ ان کی گردن میں بازو ڈال کر پھر سے لپٹ گیا۔

"میں آپ کے ساتھ جاؤں گا' میں آپ کے پاس رہوں گا پاپا۔"

"او کے مائے سن او کے۔" پاپا نے اس کی پشت تھپتھپائی پھر مما کی طرف دیکھ کر مسکرائے' جو بت بنی یوں پاپا کو دیکھ رہی تھیں جیسے یقین نہ آ رہا ہو۔

"ہیلو۔" پاپا نے ہاتھ ان کی طرف بڑھایا۔ مما بجائے ان کا ہاتھ پکڑنے کے آگے بڑھ کر ان سے لپٹ گئیں۔ پاپا نے مسکراتے ہوئے ان کے گرد وہی بازو پھیلا لیا' دوسری طرف موی تھا۔

"کافی ہے یار' بچے بھی یہیں ہیں خواہ مخواہ کوئی سین۔" پاپا کے شرارت سے کہنے پر مما مسکرا کر الگ ہو گئیں۔ میں اور موی زور سے ہنس پڑے۔ پاپا مسکراتے ہوئے بیڈ پر سوئے ہوئے ہنی پر جھک گئے' وہ کسمسا کر اٹھ گیا' سر گھما کر پاپا کو دیکھا جو وہیں بیڈ پر بیٹھ کر موی کو گود میں بٹھا رہے تھے۔

"پاپا۔" وہ تیزی سے ان کی گود میں سوار ہو گیا۔ پاپا اسے پیار کر کے سکون سے بٹھانے کی کوشش کرنے لگے' مگر وہ دونوں ہاتھوں سے موی کو دھکے دے کر وہاں سے اٹھانے کے لیے پورا زور لگا رہا تھا۔ موی نے پلٹ کر اسے ایک تھپڑ جڑ دیا۔

"ارے نہیں نہیں بیٹا۔"

"اتنے دن تو آپ کو یاد نہیں کیا اور اب سارے کے سارے پاپا کو لینے لگا ہے۔" موی سخت بگڑا ہوا تھا۔

"زارون تم' کیسے ہو میری جان۔" بمشکل میں نے اور موی نے ان دونوں کو الگ کیا اور پاپا اٹھ کر نانو سے بغل گیر ہو گئے۔ خاصی دیر بعد وہ دونوں الگ ہوئے تھے۔ نانو نے پاپا کا ماتھا چوما۔

"ابھی میں ضروری کام سے آیا تو ملازم نے تمہاری آمد کی اطلاع دی اور سناؤ کیسے ہو؟"

"میں ٹھیک ہوں چاچو' آپ کیسے ہیں؟" پاپا نے دوبارہ موی کو اٹھا لیا اور بیٹھ گئے۔

"الحمدللہ' اور ان چاروں کو دیکھو' کیسے کھل گئے ہیں' یہ مامون' اس نے تو تسبیح پڑھ ڈالی تمہارے نام کی۔ ایسا بخار طاری کیا جو اترنے کا نام نہ لے اور اب دیکھو کیسا خوش باش کہ کچھ ہوا ہی نہیں۔"

"اسی کے لیے اتنی جلدی واپس آیا ہوں۔ ورنہ ابھی کافی کام تھا وہاں۔" پاپا نے جھک کر موی کو پیار کیا۔

"ثابت یہ ہوا کہ تم ایک بہترین باپ ہو۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

"تھینکس فار دی کامپلیمنٹس (تعریف کا شکریہ)۔" پاپا مسکرائے تھے۔ اسی پل گرینی اندر داخل ہوئی تھیں' ان کے پیچھے ٹرالی دھکیلتی ملازمہ تھی۔ پاپا انہیں دیکھ کر فوراً" اٹھے تھے۔ انہوں نے پاپا کو اپنے ساتھ لپٹا کر پیار کیا تھا۔

"بہت برے نکلے تم زارون' بہت برے' میں سخت ناراض ہوں تم سے' نہ تو ایلیا کو ملنے دیا' نہ ہی خود ملنے آئے۔ تمہیں پتا تھا میں تم سے کتنی محبت کرتی ہوں۔ پھر بھی تم نے یہ سب کیا۔ کون سا بدلہ لیا' بتاؤ' کس کس بات کا غصہ اتاروں۔" وہ کہتی جاتیں اور پاپا کا سر چومتی جاتیں پاپا بالکل خاموش تھے۔

"بس کرو ثمن' چائے دو اسے' آتے ہی کورٹ لگالی۔" نانو نے ٹوکا۔ گرینی نے الگ ہو کر پاپا کو بٹھایا' خود چائے بنا کر انہیں دی۔ ساتھ ساتھ اصرار کر کے کچھ نہ کچھ کھلاتی بھی رہیں۔ نانو نے یا گرینی نے ایک بار بھی پاپا کو یہ احساس نہیں ہونے دیا کہ انہوں نے مما کو گھر سے نکالا ہے اور انہیں اس چیز کا کوئی دکھ بھی ہے۔

"ثمن جاؤ' ذاکر سے کہو بہترین ڈشز تیار کرے اتنے عرصے کے بعد زارون یہاں کھانا کھائے گا۔ سب کچھ بہت اسپیشل ہونا چاہیے۔"

"نہیں چاچو پلیز' مجھے لاہور میں بہت کام ہے' ایک منٹ کی فرصت نہیں ہے' میں صرف ان لوگوں کو لینے آیا ہوں آج جانے دیں' کھانا پھر سہی۔"

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ تم یہاں سے جاسکو۔ یہ کوئی وقت ہے بچوں کے ساتھ سفر کا' کام ہوتے رہیں گے۔ میں تو ہرگز تمہیں نہیں جانے دوں گا۔"

"ہکچو ٹلی میں اور ولید ایک اور فیکٹری لگا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں بہت مصروفیت ہے' ولید کو تو ان معاملات کا اتنا زیادہ علم نہیں ہے' مجھے ہی سب کچھ دیکھنا ہے۔"

"ہارون بھائی نے مجھے بتایا تھا کہ محنت ساری تم کرتے ہو اور نام ولید کا چلتا ہے' تمہیں کیا مل رہا ہے وہاں سے؟"

"سب کچھ' چاچو سب کچھ' وہ کتنے اچھے لوگ ہیں' آپ کے بھائی صاحب کبھی نہیں جان سکتے' آپ غیر فطری باتوں کی توقع کیوں کرتے ہیں۔ آپ کی ملوں میں بھی تو کئی ورکرز بہت محنتی ہوں گے۔ آپ نے کیا لگا دی اپنی ملیں ان کے نام؟ سارا سرمایہ شہزاد انکل نے لگایا اور فیکٹری ہوتی میرے نام پر وہ تو اس میں بھی نہ ہچکچاتے' وہ مجھے ولید کی طرح ہی چاہتے ہیں اور ولید ان سے بھی بڑھ کر مجھ سے محبت کرتا ہے۔ اس نے آج تک فیکٹری کے معاملات میں مداخلت نہیں کی۔ یہ تو بس مجھے آگے بڑھنے کی لگن ہے' جو مجھ سے یہ سب کچھ کروائے جا رہی ہے۔"

"تم اپنی ذاتی انڈسٹریز کیوں نہیں پروموٹ کرتے؟"

"میری کوئی ذاتی انڈسٹریز نہیں ہیں۔" پاپا تلخی سے بولے تھے۔

"زارون بیٹا۔ ایسے نہیں کہتے۔ تم ہارون بھائی کے اکلوتے بیٹے ہو' ان کا سب کچھ تمہارا ہی تو ہے۔"

"نہیں ہے میرا کچھ بھی اور ان کا کچھ بھی مجھے نہیں چاہیے' آج جب میں اپنے پیروں پر کھڑا ہوں تو انہیں سارے رشتے یاد آنے لگے' ورنہ یہ وہی تھے نا جنہوں نے مجھے دھکے مار کر نکالتے ہوئے کہا تھا کہ میں ان کا بیٹا ہی نہیں ہوں جانے کس کا گندہ خون ہوں' انہوں نے صرف مجھ پر ہی نہیں میری پاک باز ممی پر بھی تہمت لگائی تھی' اگر مجھے بھی اپنی ممی کی حرمت کا خیال نہ ہوتا تو میں بھی کہہ دیتا کہ ہاں میں واقعی ان کا بیٹا نہیں ہوں۔ میں قطعاً" ان کا بیٹا نہیں کہلوانا چاہتا وہ اسی کے رہیں جس کے لیے انہوں نے میری ممی کے اعتماد کو ریزہ ریزہ کیا۔ انہیں مجھ سے ہمیشہ کے لیے چھین کر ان کی موت کا ذمے دار بھی مجھے قرار دیا۔

میں... میں ممی کو مار سکتا تھا۔ اپنی ماں کو جن سے میں دنیا میں سب سے زیادہ محبت کرتا تھا۔ انہیں میں... میں تو سب دیکھ کر بھی گونگا بن گیا تھا۔ اس پر ان کا قاتل مجھے ٹھہرا کر دھکے دے کر نکال دیا۔ ایسا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

الزام جو آج تک مجھے دل سے خوش نہیں ہونے دیتا۔

رات کی تاریکی میں مجھے یوں گھر سے نکالا کہ ایک پھوٹی کوڑی میری جیب میں نہیں تھی۔ بخار سے میں پھنک رہا تھا۔ ممی کی موت کا صدمہ' اس پر یہ سلوک' میری ذہنی کیفیت تو ایسی تھی کہ میں کسی بھی گاڑی کے نیچے آسکتا تھا' مگر زندگی تھی تو بچ گیا' اگر اس وقت میرا ایکسیڈنٹ ہو جاتا اور میں مر جاتا تو اب تک تو سب کو صبر آچکا ہوتا۔ اس لیے انہیں کہہ دیں کہ مجھے مردہ تصور کرلیں' میری زندگی میں' میرے دل میں ان کی کوئی گنجائش نہیں۔" پاپا کا چھوٹو کیا کان کی لویں تک سرخ ہو چکی تھیں۔ آنکھوں سے جیسے لہو ٹپکنے کو تھا' نانو دم بخود انہیں دیکھ رہے تھے۔

"اب جبکہ میں سب کچھ بھلا کر اپنے بچوں کے لیے دن رات محنت کرنے میں مصروف تھا تو انہوں نے بار بار بچوں سے ٹکرانا شروع کردیا یہ سوچے بغیر کہ اس سے بچے کتنے کنفیوز ہو سکتے ہیں اور ہوئے بھی' لیکن انہیں کیا پروا وہ تو ہمیشہ سے جو دل چاہتا ہے کر گزرتے ہیں۔ نتائج سے بے پروا ہو کر بغیر یہ خیال کیے کہ ان کے اس عمل سے دوسرے کتنے ڈسٹرب ہو سکتے ہیں۔ مجھ سے یا میرے بچوں سے ملنے کا کوئی فائدہ نہیں آپ یہ بات انہیں سمجھا دیں۔" نانو نے گہری سانس خارج کی اور خود کو ڈھیلا چھوڑا۔

"دیکھو بیٹا' کچھ بھی کہہ لو وہ تمہارے باپ ہیں اور اولاد کو والدین کا محاسبہ کرنے یا سزا دینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ انہوں نے غصے میں اگر غلطی کی ہے تو اس کا ازالہ کرنے کے لیے بھی تو کتنے عرصے سے کوشاں ہیں ہم سب ان کی تڑپ کے گواہ ہیں۔ وہ بہت بیمار ہیں' ہارٹ ٹربل ہے انہیں' غصہ تھوک دو' بچوں کو ان سے مل لینے دیا کرو ان کا دل بہل جاتا ہے۔ وہ کون سا روز روز لاہور جاتے ہیں۔" پاپا بالکل خاموش بیٹھے رہے۔

"اچھا میں چلوں یار بہت دیر ہو گئی' باتوں میں پتا ہی نہیں چلا۔"

"اچھا کل تو میں جا سکتا ہوں نا؟"

"دل تو نہیں چاہ رہا' مگر مجبوری ہے۔"

"آپ آئیے گا نا ہمارے گھر۔"

"شیور' پہلے کبھی تم نے بلایا ہی نہیں۔" پاپا ہنس پڑے۔

"یہ جملہ تو آپ نے سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔" نانو بھی مسکراتے ہوئے اٹھے تھے۔

"اوکے۔ رات کو ملتے ہیں۔" ان کے جاتے ہی مما پاپا کے پاس آبیٹھیں۔

"آپ کو انجائنا کیسے ہوا زارون' کیا ہوا تھا؟"

"تمہاری جدائی میں دل میرا ساتھ چھوڑنے لگا تھا۔" پاپا نے شرارت سے کہا تو مما کی آنکھیں جھلملا گئیں۔

"آئی ایم سوری زارون۔۔۔"

"اچھا یار بس' جانے دو اس بات کو۔" پاپا نے مما کا ہاتھ تھپکا۔

"یہ کیا ہوا ہے' یہ آپ کا ہاتھ کیسے جل گیا؟" مما نے پاپا کا وہی ہاتھ پکڑ لیا۔ جس کی پشت پر وہ ڈارک براؤن داغ بہت بدنما لگ رہا تھا۔

"چائے گر گئی تھی۔" پاپا نے لاپروائی سے کہا۔

"بہت جلن ہوئی ہوگی نا؟"

"ہاں بہت زیادہ۔" بہت دھیمی آواز میں پاپا نے کہا تھا۔ وہ ایک ٹک مما کو دیکھتے رہے۔ مما گڑبڑا سی گئیں۔

"آپ لیٹ جائیں۔ آرام کریں۔" پاپا نے بیڈ پر تکیے سے ٹیک لگا کر ٹانگیں سیدھی کرلیں۔

"تیتو گڑیا۔ یہاں آؤ۔" میں ان کے پاس بیٹھی تو انہوں نے مجھے اپنے کندھے سے لگالیا۔ "میری بیٹی کیوں چپ ہے؟" میں نے ان کے سینے میں منہ چھپا کر سکون کا سانس لیا۔

"پاپا ہم نے آپ کو بہت مس کیا۔ بہت زیادہ' اب۔ کسی سے نہیں ملیں گے۔ آپ کو کبھی ناراض نہیں ہونے دیں گے۔"

"اوکے اوکے نا' ان باتوں کو جانے دو۔ یہ بتاؤ مجھے کبھی فون کیوں نہیں کیا۔ اگر مس کیا تھا تو فون بھی تو

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

کر سکتی تھیں نا؟"

"مجھے ڈر لگتا تھا کہ آپ ہم سب سے ناراض ہوں گے۔ میرا فون بھی ریسیو نہیں کریں گے۔"

"آپ سے کیوں ناراض ہو نا میری جان۔" انہوں نے میرے بالوں کو چوما۔ ہم سب آپس کی باتوں میں لگے ہوئے تھے' جب فاران ماموں آئے تھے۔ پاپا سے مل کر وہیں بیٹھ گئے تھے۔

"آپ کے گھر کتنے بیڈ رومز ہیں زارون بھائی؟"

"تین بیڈ رومز ہیں' کیوں؟"

"خواہ مخواہ تین تین بیڈ رومز رکھے ہوئے ہیں۔ جب سوتے سب ایک ہی بیڈ روم میں ہیں۔"

"ایک ہی بیڈ روم میں ہم چھ افراد سما سکتے ہیں؟" پاپا تو حیران ہی رہ گئے تھے۔

"ایک بیڈ روم تو کیا یہاں تو بیڈ بھی ایک ہی استعمال ہو رہا ہے۔"

"بچے یہاں ایڈجسٹ نہیں ہو پائے تو چاروں میرے ساتھ ہی سوتے رہے ہیں۔" مما نے وضاحت کی۔

"آج تو ایک فرد کا مزید اضافہ ہوا ہے۔"

"تو میرا ویٹ اتنا زیادہ تو نہیں کہ بیڈ ٹوٹ جائے گا۔" اب پاپا بھی شرارت سے بولے تو ماموں کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"نہیں۔ ہم آج دوسرے کمرے میں سوئیں گے۔" میں نے مسکرا کر کہا تو موی پاپا سے چمٹ گیا۔

"نہیں میں پاپا کے پاس سوؤں گا۔"

"اوکے مائے بوائے۔" پاپا نے اس کا سر سہلایا۔

"بیٹا اسے میرے پاس ہی رہنے دو۔"

☆ ☆ ☆

دوسرے دن ناشتے کے بعد ہم جانے کے لیے تیار ہو گئے۔ سب بہت اداس ہو رہے تھے پھر بھی ماموں کوئی نہ کوئی چٹکلا چھوڑ کر ماحول کو خوش گوار کر دیتے۔

"جاؤ بچوں کو ان کے دادو سے ملوا لاؤ۔" نانو کے کہنے پر میں نے اور موی نے گھبرا کر پاپا کو دیکھا۔ وہ خاموش کھڑے دوسری جانب دیکھنے لگے ہم دونوں مرے مرے قدموں سے فاری ماموں کے پیچھے چلنے لگے۔ ماموں ہمیں دونوں گھروں کے درمیان موجود راستے سے دادو کے گھر لے آئے۔ نوا پھپھو اسی طرف آرہی تھیں' ہمیں دیکھ کر وہیں جم گئیں۔

"یہ کیا' نہ وارم ویلکم' نہ کوئی ریسپشن۔ الٹا گھور گھور کر دیکھنے لگیں آنرایبل گیسٹس کو۔" ماموں نے انہیں گھرکا تو وہ ہوش میں آگئیں۔

"السلام علیکم۔ موسٹ ویلکم۔" انہوں نے ہنی کو ماموں سے لے کر چٹاچٹ پیار کیا۔

"وہ ہمیں اندر لے آئیں۔ انتہائی شاندار بیڈ روم کے شاہانہ بیڈ پر نیم دراز دادو ہمیں دیکھ کر حیرت سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"اوہ میرے بچے اپنے دادو کے گھر آئے ہیں' موسٹ ویلکم۔ موسٹ ویلکم۔" ہم ان کے پاس بیٹھ گئے۔

"آفس نہیں گئے تایا جی؟"

"نوا کہہ رہی تھی پاپا تھوڑا ٹھہر کر چلتے ہیں میں نے کہا جو حکم۔" وہ مسکرائے۔ نوا پھپھو خود ہی ٹرے میں جوس کے گلاس لیے آگئیں۔ جوس پیتے ہی ہم اٹھ گئے۔

"اب ہم چلیں دادو۔"

"اوکے بیٹا۔ اللہ حافظ۔" ان سے مل کر ہم پاپا کے پاس آگئے۔ فاری ماموں ہمیں ایئرپورٹ چھوڑنے آئے تھے۔ شام کو ہم اپنے گھر میں یوں سیٹ ہو چکے تھے جیسے کہیں گئے ہی نہیں تھے۔

☆ ☆ ☆

"آپی آپ کو پاپا بلا رہے ہیں۔" موی نے دروازہ کھول کر جھانکا' اطلاع دی اور غائب' میں اسٹڈی کر رہی تھی' بکس سمیٹ کر پاپا کے کمرے میں چلی آئی۔

"جی پاپا؟"

"آؤ بیٹو۔" وہ صوفے پر بیٹھے تھے میں ان کے برابر

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

بیٹھ گئی مما ہنی کو فیڈر سے دودھ پلا رہی تھیں۔

"وہ تم رومیل سے ملی ہونا' حیدر انکل کا بیٹا رومیل؟"

"وہ بدتمیز۔" میں نے منہ بنایا۔ "ہاں مل چکی ہوں۔" پاپا ہلکے سے کھنکارے۔

"اس کا پروپوزل آیا ہے تمہارے لیے۔" میں نے چونک کر پاپا کو دیکھا۔ وہ بھی بغور مجھے ہی دیکھ رہے تھے۔

"اسٹوپڈ۔ نان سینس۔ اس کی ہمت کیسے ہوئی۔" مجھے تو آگ ہی لگ گئی تھی۔ مما' پاپا نے بے اختیار ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔

"اتنا برا لگتا ہے وہ تمہیں؟"

"آپ کے اندازے سے بھی زیادہ۔ صرف وہی نہیں۔ جو بھی مجھے پروپوز کرے گا۔ وہ مجھے بہت برا لگے گا۔"

"یعنی تمہیں کوئی پروپوز ہی نہ کرے۔"

"نہیں' کیوں کہ مجھے شادی نہیں کرنی۔ میں آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی۔" میں ان کے شانے پر سر رکھ کر رو پڑی۔

"ارے ارے میری گڑیا' کون تمہیں کہیں بھیج رہا ہے' میرا تو خود ابھی سات آٹھ سال تک کوئی پروگرام نہیں ہے۔ جب تک تمہاری تعلیم مکمل نہیں ہو جاتی۔ میں ایسے کسی سلسلے کا سوچوں گا بھی نہیں' وہ تو بس حیدر انکل نے پروپوزل دیا ہے۔ پھر بھی اگر تم ایگری نہیں ہو تو میں انہیں منع کر دوں گا۔" انہوں نے میرا سر سہلایا۔

"او کے بائے بائی' ہیز یو وش۔"

"او کے گڈ نائٹ پاپا اینڈ مما۔" میں اپنے کمرے میں آ گئی۔

اس شام مما کے جم جانے کے بعد ہنی سو کر اٹھا تو تنگ کرنے لگا۔ میں اسے لے کر پارک آ گئی۔ ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ رومیل صاحب آ پہنچے۔

"ہیلو نتالیہ۔"

"ہیلو۔" میں نے بے رخی سے جواب دیا۔ اس کے "خطرناک ارادوں" کا علم ہو جانے کے بعد تو وہ مجھے زہر سے بھی زیادہ برا لگ رہا تھا۔

"کیا بات ہے' کیا نیم کا شربت پی کر آئی ہیں؟"

"یہ آپ کے گھر بنتا ہوگا' میں نے کبھی نہیں پیا۔" میں سمجھ تو گئی تھی کہ میرے کڑوے لہجے پر طنز کیا تھا۔

"تو آپ آئیں نا ہمارے گھر نیم کا شربت ہی نہیں کریلوں کا سوپ بھی پلائیں گے۔ آپ موقع تو دیں۔" اس کے شریر لہجے پر میں نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔

"ہائے کتنی "توتا چشم" ہیں آپ؟ آئی سوئیر کوئی یوں تو بے گانہ نہیں بنتا۔"

"اچھا پہلے میں آپ کی کتنی "اپنی" تھی کہ اب بے گانی بن گئی۔" اپنی طرف سے میں نے بڑا طنز کیا تھا پر دوسری طرف اتنی معنی خیز مسکراہٹ چہرے پر پھیلی تھی کہ میں سٹپٹا سی گئی۔

"آپ کو کیا پتا۔ آپ میری کتنی زیادہ اپنی ہیں۔ کبھی کبھی انسان اپنے ہی دل کے اپنے جذبات کے ہاتھوں اتنا بے بس ہو جاتا ہے کہ بہت سے عمل بے سوچے سمجھے اس سے سرزد ہونے لگتے ہیں۔ یونہی تو نہیں کہا شاعر نے۔"

عجب در ہے محبت کا' جو مرضی پر نہیں کھلتا
نہیں چلتا یہاں ہم سم' کسی کو دوش کیا دیں ہم

اس کی آنکھوں میں کیسا تاثر تھا۔ میں نے رخ پھیر لیا۔

"اچھا سنیں تو یہ تو بتائیں آپ نے مجھے ریجیکٹ (مسترد) کیوں کیا۔ مجھ میں کیا خرابی ہے؟"

"کوئی خرابی نہیں' بس میں شادی نہیں کرنا چاہتی۔"

"تو ابھی شادی کر کون رہا ہے۔ ہماری عمر کوئی شادی کی تو نہیں ہے نا۔ ہم اچھے دوست بن کر رہ سکتے ہیں۔ ایک دوسرے سے اپنے باتیں' اپنی خوشیاں شیئر کر سکتے ہیں۔ شادی کے بارے میں ابھی کچھ مت سوچیں۔ ہاں جب بھی سوچیں تو میرا خیال' اس سوچ میں شامل ہونا چاہیے۔ بس اتنی سی ریکویسٹ (درخواست) ہے۔" اس کا لہجہ اتنا گمبھیر تھا' اس کی

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

آنکھیں ایسی لو دے رہی تھیں کہ پہلی بار میرا دل کچھ اور طرح سے دھڑکا تھا۔

"میری دوستی قبول ہے؟" اس نے ہاتھ بڑھایا۔ میں نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ اس نے نرمی سے دبا کر چھوڑ دیا۔

"تمہاری دوستی کے نام ایک' ایک کارینٹو ہو جائے۔" پھر خود ہی لے بھی آیا۔ آئس کریم کھاتے ہوئے کتنی ہی باتیں کر ڈالیں۔

"کافی ٹائم ہو گیا۔ میں چلوں۔"

"آئیں۔ میں چھوڑ آؤں۔" وہ ہنی کو اٹھا کر گھر تک آیا تھا۔ بڑی شرافت سے اللہ حافظ کہہ کر چلا گیا۔ مجھے سو جانے تک کوئی احساس ساتھا جو ڈسٹرب کرتا رہا تھا۔

☆ ☆ ☆

نانو کا فون آیا تو انہوں نے بتایا کہ دادو کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔

بائی پاس ریکمنڈ کیا تھا ڈاکٹرز نے۔۔۔

پہلے نوما کی شادی کرنا چاہتے تھے۔ پھر ان کی شادی کی ڈیٹ فکس ہو گئی اور اس کے کچھ دن بعد نانو مما کو لینے کے لیے آ گئے۔ مما نے جانے سے پہلے پاپا سے بہت سے وعدے لیے، جن میں سب سے اہم وعدہ یہ تھا کہ وہ جلد گھر آ جائیں گے۔ مما کو دراصل موی کی بہت فکر تھی حالانکہ وہ پاپا کے ساتھ بہت خوش رہ لیتا تھا۔ پھر میں بھی تو تھی اس کے ساتھ' پاپا وعدے کے مطابق بہت جلد گھر آ جاتے تھے' ہم دونوں کو فل ٹائم دیتے' شادی سے دو دن قبل وہ ہمیں لے کر اسلام آباد آ گئے اور سچ مچ مزا ہی آ گیا۔ بہت زبردست شادی ہوئی ماموں اور پھپھو کی۔ دھوم دھام سے ساری رسمیں ہوئیں۔

مہندی کی رات جوائنٹ مہندی تھی' نانو کے گھر کے لان میں فنکشن ارینج کیا گیا (غالباً "پاپا" کی وجہ سے جو دادو کے گھر تو ہرگز جانے والے نہیں تھے) بہت شاندار فنکشن تھا جسے سب نے خوب انجوائے کیا۔

دادو بھی سامنے بیٹھے تھے اور پاپا بھی کچھ دیر کے لیے وہیں بیٹھے تھے' لیکن انہوں نے دادو کی طرف دیکھا تک نہیں اور تھوڑی ہی دیر میں اٹھ کر اندر چلے گئے تھے۔

رات کو بارات فنکشن جو P.C میں تھا۔ جب پھپھو کو رخصت کروا کر لایا جانے لگا تو پاپا غیر محسوس انداز میں وہاں سے چلے گئے۔ مما نے ادھر ادھر متلاشی نظروں سے دیکھ کر مجھ سے پوچھا۔

"تمہارے پاپا کہاں ہیں؟"

"پتا نہیں مما فون کر لوں؟"

"نہیں رہنے دو۔" وہ پلٹ گئیں۔ جب ہم گھر آئے تو پتا چلا وہ کمرے میں تھے (جو ان کا اور مما کا یہاں نانو کے گھر میں مخصوص تھا) ہم بھی ان کے پاس ہی آ گئے۔ وہ ڈریس چینج کیے لیپ ٹاپ پر مصروف تھے۔ ہمیں دیکھ کر انہوں نے اسے بند کر دیا اور کچھ دیر کی گپ شپ کے بعد ہم اٹھنے لگے تو مما کو خیال آیا۔ دادو تو بالکل اکیلے ہوں گے تو انہوں نے موی کو ان کے پاس بھیج دیا' پاپا خاموشی سے دیکھتے رہے' لیکن کچھ بولے نہیں' پاپا کو بھی شاید دادو کی تنہائی کا احساس ہے۔ میں نے دل میں سوچا تھا۔

ولیمہ کا گرینڈ فنکشن اٹینڈ کرتے ہی ہم گھر آ گئے تھے۔ اس کے کچھ ہی دنوں بعد دادو کی طبیعت بہت سخت خراب ہو گئی۔ اتنی خراب کہ ڈاکٹرز نے بھی مایوسی ظاہر کر دی' وہ یہیں لاہور میں تھے۔ جب انہیں ہارٹ اٹیک ہوا۔ جس نے انہیں C.C.U میں پہنچا دیا۔ پاپا اپنی ساری ناراضی بھول بھال کر اسپتال پہنچ گئے اور جب تک دادو بہتر نہیں ہو گئے ان کے پاس ہی رہے۔ وہ فیکٹری' اس کے کام' سب پاپا کو بھول گیا۔ یاد رہے تو دادو۔ ڈاکٹر نے ان کا بائی پاس بتایا جو کہ اسلام آباد میں ہونا تھا تو پاپا دادو کے ساتھ ہی اسلام آباد چلے گئے۔ ایک دن پہلے مما کے ساتھ ہم بھی آ گئے۔ بہت لمبا آپریشن تھا۔ بہت خوف زدہ کر دینے والا ٹائم تھا جو رینگ رینگ کر گزر رہا تھا۔

ہم سب نے جائے نماز پر بیٹھ کر کتنے ہی نوافل پڑھ

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

کردعائیں مانگیں اور جب نانو نے فون کرکے کامیاب آپریشن کی خوش خبری سنائی تو ہر طرف مسرت و اطمینان کی لہر دوڑ گئی۔ پھر جب دادو گھر آئے تو ہم سب بھی ان کے ساتھ تھے' اس دن ہم نے دادو کے گھر میں موجود مما اور پاپا کا بیڈ روم دیکھا تھا۔ بہت شاندار بیڈ روم' سائڈ ٹیبل پر موجود مما پاپا کی شادی کی تصویر اتنی خوب صورت تھی کہ میں مبہوت رہ گئی تھی۔ انتہائی خوب صورت اور اتنے کم عمر دولہا دلہن' پاپا کی تو مسیں بھیگ رہی تھیں اس وقت' فان کلر کی شیروانی۔ جس کے گلے پر میرون پٹی اور کام بنا ہوا تھا اور مما نے ٹی پنک شرارہ جس میں میرون کلر کا کام شامل تھا۔ پہنے ہوئے کتنے پیارے لگ رہے تھے۔ بعد میں مما نے اپنی وارڈ روب سے نکال کر مزید تصویریں بھی دکھائی تھیں۔ ہماری گرینی' ہماری دادی اتنی پیاری' جگہ جگہ مما اور پاپا کے ساتھ بیٹھی ہوئیں' پاپا کو پیار کرتی ہوئیں۔ میری پیدائش کے بعد والی تصاویر ماہ بہ ماہ کی تصاویر' اف سب کچھ بہت فیسی نیٹنگ تھا۔ ویسے بھی مما کے پاس ہم سب کی بچپن کی تصویریں تھیں' لیکن یہ بہت الگ سی تھیں اب ہمیں ہمیشہ کے لیے یہیں رہنا تھا۔ دادو کے صحت یاب ہونے کے بعد نانو نے پارٹی دی تھی جس میں ولید انکل بھی شریک ہوئے تھے' میں پاپا کے بیڈ روم کی طرف آئی تو اندر سے پاپا اور انکل کی باتوں کی آواز سن کر رک گئی۔

"آج تو بتا دو' کیا ہوا تھا تمہارے ساتھ؟"

"ہاں بتاتا ہوں یار۔" پاپا نے لمبی سانس لے کر بات شروع کی تھی۔

☼ ☼ ☼

"زارون' زارون' نیچے اترو' دیکھو دھوپ کتنی تیز ہو گئی ہے۔ سن اسٹروک ہو جائے گا۔" مما نے دہائی دی۔

"نہیں ہوتا ممی۔ آپ پریشان نہیں ہوں۔ میں ابھی تھوڑی دیر میں آتا ہوں۔" اس نے اوپر سے ہی جواب دیا تھا۔

"نہیں تم نہیں آؤ گے' کل بھی تم نے یہی کہا تھا اور پھر کس وقت آئے تھے۔ آج میں تمہیں لے کر ہی جاؤں گی فوراً" نیچے اترو' نہیں تو پاپا کو بتا دوں گی۔" اب ہما نے دھمکی سے کام لیا اور اثر حسب توقع تھا۔ وہ بندر کی سی پھرتی سے نیچے اتر آیا تھا۔

"ممی پلیز۔ پاپا کو نہیں بتایئے گا' وہ بہت ناراض ہوں گے' میں اب دھوپ میں اوپر نہیں جاؤں گا۔" وہ اس سے لپٹ گیا' ہما نے مسکراہٹ دبائی۔

"ٹھیک ہے' میں دیکھتی ہوں تم اپنا وعدہ نبھاتے ہو یا نہیں۔" وہ اسے اندر لے آئی۔

"چلو فریش ہو کر آؤ اور سو جاؤ پھر پانچ بجے ٹیوٹر آجائیں گے۔" وہ حلیہ سنوار کر آیا تو ہما اسے لٹا کر اس وقت تک اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتی رہی جب تک اس کے سو جانے کا یقین نہیں ہو گیا جھک کر اس کا ماتھا چوم کر وہ آہستگی سے باہر نکل آئی۔

ان دنوں چھٹیاں تھیں تو خوب مزے اڑا رہا تھا۔ دوپہر میں ہارون گھر نہیں آئے تھے' سو وہ بھری دوپہر میں درختوں پر پایا جاتا۔ ہما کے ڈانٹنے ڈپٹنے کو تو وہ کوئی خاص اہمیت نہیں دیتا تھا' لیکن ہارون کے نام سے اس کی جان جاتی تھی۔ حالانکہ وہ ان کا اکلوتا بیٹا تھا بلکہ اکلوتی اولاد' یکساں لاڈلا' مگر ہارون چونکہ بہت سنجیدہ طبیعت کے مالک تھے' تو ان سے وہ گھبراتا تھا جن دنوں وہ ملک سے باہر ہوتے تھے' ان دنوں تو اس پر قابو پانا اتنا مشکل ہوتا تھا کہ ہما کو جبران کو بلانا پڑتا تھا۔ اس کی پیدائش میں کوئی ایسی پیچیدگی پیدا ہوئی کہ پھر کوئی اور اولاد نہ ہو پائی۔ ہاں جب ثمن کے ہاں ایلیا کے بعد فاران پیدا ہوا تو وہ بہت حیران پریشان ہوا۔

"ثمن آنٹی تو ایک اور بے بی لے آئی ہیں' آپ کیوں نہیں اور لاتیں۔ ممی آپ بھی اسی اسپتال میں جائیں نا' جہاں ثمن آنٹی گئی ہیں۔"

"نہیں نا' میرے اسپتال جانے سے کچھ نہیں ہوگا۔ وہ تو اللہ تعالیٰ جن کا بے بی بھیجتے ہیں' اسپتال والے ان ہی کو دیتے ہیں۔" سات سالہ زارون کو وہ اور کیا سمجھاتی' وہ دل گرفتہ ہو گیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

"اللہ تعالیٰ ہمارے لیے کیوں نہیں بھیجے؟"
"تمہیں کرنا بھی کیا ہے بے بی کا' کتنا تنگ کرتے ہیں چھوٹے بے بیز' دیکھا ہے فاران کو' کتنا روتا ہے' ثمن آنٹی کو بھی تنگ کرتا ہے۔ ایلیا بھی ڈسٹرب ہوتی ہے۔"
"ابھی چھوٹا ہے تو روتا ہے نا' بڑا ہو کر تو اس کے ساتھ کھیلے گا نا؟"
"وہ تمہارے ساتھ بھی تو کھیلے گا نا' تمہارا بھی بھائی ہے وہ۔"
"نہیں وہ صرف ایلیا کا بھائی ہے' میرا کوئی بھائی نہیں ہے۔" وہ اندر چلا گیا۔ ہما حیران پریشان اسے دیکھتی رہ گئی تھی۔
ایلیا سے اس کی بہت دوستی تھی۔ وہ اس سے دو سال چھوٹی تھی' اس کی دیکھا دیکھی وہ بھی درختوں پر چڑھ جاتی اور دونوں وہیں بیٹھ کر گپ شپ کرتے۔ ثمن منتیں کرتی۔
"پلیز زارون۔ میرے فاران کو بھی اپنے ساتھ کھلایا کرو نا' تم دونوں ہی ہر وقت کھیلتے رہتے ہو' میرا فاران اکیلا رہ جاتا ہے۔"
"نہیں یہ بہت چھوٹا ہے' ہم اسے نہیں کھلائیں گے' آپ اس کے لیے کوئی دوسرا بہن بھائی لے آئیں۔" اس نے قطعی جواب دیا۔
"ہاں اتنا ہی آسان ہے بہن بھائی لانا۔" ثمن کو ہنسی آگئی۔
"آپ کے لیے تو بہت آسان ہے۔" اس نے بڑی بے نیازی سے کہا۔
"آپ کو تو اللہ تعالیٰ دے دیتے ہیں' بس ہمیں نہیں دیتے۔"
"تمہیں کس نے کہا' تمہیں نہیں دیتے؟" وہ حیرت سے اس کا منہ دیکھنے لگی۔
"مجھے نہیں ممی کو نہیں دیتے' میں تو بڑا ہو کر بہت سارے بے بیز لے آؤں گا۔"
"کیا کرو گے بہت سارے بے بیز کا؟" ثمن کو لطف آنے لگا۔
"کچھ نہیں' بس ادھر ادھر کھیلیں گے نا۔" اس کے مدبرانہ جواب پر ثمن ہنسی سے بے حال ہو گئی تھی۔

☆ ☆ ☆

ان دنوں ہارون اسکاٹ لینڈ گئے ہوئے تھے' وہ سارا دن کھیل کود میں مصروف رہتا۔ اس دن اس کی طبیعت کچھ گڑبڑ سی ہو رہی تھی۔ اس نے چھپانے کی کوشش کی مگر شام تک نڈھال ہو گیا' ہما کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ ڈاکٹر کو گھر بلوایا گیا۔ اس نے لو کا اثر بتایا' ڈرپ لگائی اور پٹیاں رکھنے کو کہا' ثمن اور جبران بھی وہیں بیٹھے رہے تھے۔ پھر اس کی آنکھ لگ گئی تھی۔ رات کا جانے کون سا پہر تھا جب باتوں کی آواز پر وہ جاگا تھا۔
"میری تو بالکل نہیں سنتا' میں تو کہتی ہوں سارے درخت ہی کٹوا دیں' نہ ہوں گے نہ اوپر چڑھے گا۔"
"کسی بندر کا جھوٹا تو نہیں کھا لیا تھا اس نے کہ درختوں سے اترنے کا نام نہیں لیتا۔" وہ حیران رہ گیا۔ یہ تو پاپا تھے جانے کب آئے' وہ اس کے قریب بیٹھے اس کے بالوں میں انگلیاں چلا رہے تھے۔
"نہیں یہیں ہوں اس کے پاس' تم سارا دن اس کے ساتھ لگی رہی ہو' جاؤ' سو جاؤ۔"
"لیکن۔۔۔" ہما نے کچھ کہنا چاہا' مگر ہارون نے روک دیا۔
"جاؤ شاباش سو جاؤ جا کر۔" وہ گڈ نائٹ کہہ کر چلی گئی۔ انہوں نے لیٹ کر اسے اپنے ساتھ لپٹا لیا۔ ان کے خوش بودار وجود میں گم ہو کر وہ لمحوں میں نیند کی وادی میں کھو گیا۔ صبح اس کی آنکھ کھلی تو پاپا اسی کو دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے اس کی پیشانی چومی۔
"گڈ مارننگ۔"
"گڈ مارننگ پاپا۔"
عین اسی پل ہما اندر آئی تھی۔ "گڈ مارننگ' اٹھ گئے ہیں تو آجائیں' ناشتا تیار ہے۔" ہارون اپنے کمرے میں چلے گئے اور وہ واش روم میں۔
"یہ تھوڑا سا اور بڑا ہو جائے تو ہم اس کی شادی

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

کردیں گے۔" ہما کے اچانک کہنے پر ہارون کو اچھو لگ گیا۔

"خدا کا خوف کرو ہما! اتنے سے بچے کی شادی کروگی تم' تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے؟"

"ابھی نہیں' مگر دو تین سال کے بعد تو ضرور' جلدی شادی ہوگی تو بچے بھی جلدی ہوں گے' کتنی رونق ہوجائے گی نا گھر میں؟"

"رونق ہوگی یا نہیں' ہنگامہ البتہ خوب ہوگا۔ اتنا سا یہ خود ہے' چھوٹے چھوٹے بچے ساتھ ہی ہوں گے' ذرا سا تنگ کریں گے تو یہ تو ان کا حشر بگاڑ دے گا' فاران کو روتا دیکھ لے تو یہاں سے وہاں پہنچ جاتا ہے۔ اپنے بچوں کا تو نجانے کیا حال کرے گا۔" ہارون نے ایسا نقشہ کھینچا کہ ہما ہنستے ہنستے بے حال ہوگئی۔

"ویسے ہارون تصور تو کریں اس کے بچوں کا' صرف تصور ہی کتنا پیارا لگتا ہے۔"

"میں کوئی فضول تصور نہیں کرنا چاہتا اور تم بھی یہ فضول باتیں رہنے دو۔ اس کا بھی دماغ خراب ہوگا۔ میں اسے اسٹڈیز میں ہارڈ ورک کرتے دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس کی ساری توجہ وہیں ہونی چاہیے۔ بیوی بچوں میں پڑ گیا تو کیا خاک پڑھے گا۔" ہارون نے ناراضی سے کہتے ہوئے زارون کی طرف دیکھا جو اپنی چمکیلی سمندر جیسی آنکھیں ان پر ٹکائے بڑے غور سے ان کی بات سن رہا تھا۔

"کیوں زارون کروگے نا شادی؟" ہما کے استفسار پر اس نے جھٹ سر ہلایا۔

"جی ممی۔" ہما کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ ہارون نے مسکراہٹ دباتے ہوئے اسے دیکھا وہ تائید طلب نگاہوں سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

"آپ بھی ایگری ہو اپنی ممی سے؟"

"جی پاپا۔"

"اسٹڈیز میں تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔"

"نو پاپا۔"

"چلو دیکھتے ہیں' یہ اپنا اے لیول تو کرلے۔" انہوں نے ہار مان لی۔

"پاپا از دی گریٹ۔" وہ نعرہ لگاتا باہر بھاگ گیا تھا۔

✡ ✡ ✡

ہما نے اپنے کہے پر عمل کر دکھایا۔ جیسے ہی اس کے سمسٹرز ختم ہوئے' وہ رشتہ لے کر جبران اور ثمن کے پاس پہنچ گئی۔ وہ دونوں تو ہکا بکا رہ گئے۔

"زارون اور ایلیا کی شادی! ابھی سے! ابھی تو وہ بہت چھوٹے ہیں' کچھ تو میچور ہوجائیں۔"

"یہ تو حد ہے ہما' یہ تو بچوں کے ساتھ بھی زیادتی ہے۔" ثمن نے احتجاج کیا۔

"واہ میرا بیٹا تو اتنا خوش ہے اپنی شادی کے ذکر سے' کوئی پرابلم (معاشی مسئلہ) فائنانشل تو ہے نہیں' سب کچھ زارون کا ہی ہے' بس وہ تنہائی فیل کرتا ہے تو ہم دونوں چاہتے ہیں اس کی شادی کردیں۔"

"خیر میں تو بالکل نہیں چاہتا' ابھی سے ان جھنجٹوں میں پھنس گیا تو پڑھے گا کیا خاک۔ میرا تو دماغ گھوما ہوا ہے۔" ہارون نے جھنجلا کر ٹوکا تھا۔

"آپ کا دماغ گھومتا رہے' مجھے اپنے بچے کی خوشیاں دیکھنی ہیں۔ چھوٹے چھوٹے پیارے پیارے بچے اس گھر میں کھیلیں گے' شور مچائیں گے تو یہ سناٹا ٹوٹے گا' آپ کا کیا ہے' آپ گھر میں رہتے ہی کتنا ہیں۔ سارا دن اس بھائیں بھائیں کرتے گھر میں' زارون اور میں بور ہوتے رہتے ہیں۔"

"ٹھیک ہے کرلو اپنی مرضی' بعد میں گلہ مت کرنا۔ یہ بچے جو آج خیالوں میں آرہے ہیں تو بڑی خوش ہورہی ہو' کل ان ہی کو مورد الزام ٹھہراؤ گی' زارون تو بچوں کا اتنا دیوانہ ہے کہ ان کے ساتھ لگ کر شاید ہی پڑھ پائے۔"

"ایسا کچھ نہیں ہوگا' تم لوگ جواب دو۔"

"مجھے تو یہ سب بہت قبل از وقت لگ رہا ہے۔"

"تمہیں کوئی شکایت ہوئی تو مجھ سے کہنا' میں ایلیا کا ذمہ لیتی ہوں' ویسے بھی تم دیکھنا زارون ایلیا کو کتنا خوش رکھے گا' کرنی تو ہے ہی دونوں کی شادی' دیر سے کریں یا جلدی۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

ہما کے مضبوط ارادے کے آگے سب ہی ہار مان گئے تھے اور کیا دھوم دھام سے ہوئی تھی شادی' شہر کی تقریباً" ساری ہی کریم جمع تھی۔ دور دور سے رشتے دار اور دوست احباب شریک ہوئے تھے' ہر کوئی حیران تھا۔

"بہت جلدی نہیں کی آپ نے بیٹے کی شادی کی۔"

ہارون بس مسکرا دیے' زارون کو دیکھ کر تو انہیں ہما کی بات کا یقین آگیا تھا کہ وہ تنہا اداس رہتا تھا' وہ اپنی شادی کو پوری طرح انجوائے کر رہا تھا' بلکہ وہ کیا' ایلیا بھی' دونوں کم سن دولہا دلہن اپنی اس اہمیت کے پیش نظر جو اتنے سارے لوگوں کی مرکز نگاہ بن کر حاصل ہو رہی تھی' خوشی سے پھولے نہیں سما رہے تھے۔

ان کی شادی کے ایک ماہ بعد ثمن کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔ تو وہ سب وہاں چلے گئے' زارون اور ہما بھی گئے تھے' سوئم کے بعد واپس آگئے' ہارون اپنی نئی شوگر مل ایبٹ آباد میں لگا رہے تھے' اس لیے وہ وہاں مصروف تھے۔ ہما اور اس کی این جی او کی ساتھی خواتین ایک دور دراز گاؤں میں سلائی سینٹر کھول کر وہاں کی مفلس و ہنر مند خواتین کی مدد کرنا چاہتی تھیں ہما امدادی فنڈ میں دل کھول کر حصہ ڈالتی تھی' اس کی ساتھی خواتین چاہتی تھیں کہ وہ ان کے ساتھ چلے اور اپنی آنکھوں سے ان مفلوک الحال خواتین کی حالت زار دیکھے۔ وہ زارون کے خیال سے جانے میں متامل تھی' وہ پیچھے بالکل اکیلا رہ جاتا۔

"آپ چلی جائیں ممی' مجھے تو سہیل اور داور کئی دنوں سے مری جانے کے لیے اصرار کر رہے ہیں' میں ہی نہیں مانتا تھا لیکن اب اکیلا گھر پر رہنے سے تو بہتر یہی ہے کہ میں ان کی آفر ایکسیپٹ (قبول) کر لوں۔"

"ہاں یہ ٹھیک ہے' ویسے ان جگہوں پر تو تمہیں ایلیا کے ساتھ جانا چاہیے تھا۔"

"تو ممی آپ نے بھیجا ہی نہیں۔" وہ بھی ہما کے شرارت سے کہنے پر جواباً" شریر ہوا۔

"چلو اب ایلیا آتی ہے تو پروگرام بناتے ہیں" یوں وہ اپنے دوستوں کے ساتھ مری آگیا۔ دوسرے دن وہ گھوم پھر کر رات کے وقت اپنے ہوٹل پہنچے' کھانا آرڈر کر کے وہ سیدھے ہو کر بیٹھے ہی تھے کہ زارون کو ایک مانوس آواز سے متوجہ کیا تھا۔

"میری پرابلم سمجھو ماریا' میں ابھی تمہیں یہاں شفٹ نہیں کر سکتا' ہاں اگر لاہور میں رہ سکتی ہو تو سوچا جا سکتا ہے' وہاں میں ہفتے دس دن میں ہمیں بھی چکر لگا سکتا ہوں۔" رواں انگلش میں کی جانے والی گفتگو۔

"پاپا۔" زارون بہت آہستگی سے مڑا' ساتھ والی ٹیبل پر موجود مرد کی پشت تھی' اس کی طرف سے مگر پھر بھی زارون نے پہچان لیا۔ وہ ہارون ہی تھے' ایک غیر ملکی عورت اور اس سے ملتی جلتی آٹھ' نو سال کی لڑکی ان کے ساتھ بیٹھی تھی۔

"نہیں ہارون' مجھے تمہارے ساتھ رہنا ہے' تم نے وعدہ کیا تھا نوما کے بڑے ہونے پر ہمیں اپنے پاس بلا لو گے۔"

"ہاں تو میں نے کب انکار کیا ہے' میں تو خود نوما کو بہت مس کرتا ہوں' اسی کی خاطر تو اتنا بڑا اسٹیپ لیا اور تم سے شادی کر لی ورنہ مجھے اس کی کوئی ضرورت تو نہیں تھی' ہمارے ٹرمز تو ویسے بھی اچھے خاصے چل رہے تھے۔"

"نوما کی خاطر کیا مطلب' میرے لیے تمہارے دل میں کچھ بھی نہیں تھا؟" عورت کی آواز میں واضح ناراضی تھی۔

"اوہ ماریا پلیز' اب کیا بچی کے سامنے رومانٹک سین کروانا چاہتی ہو' اگر تمہارے لیے میرے دل میں کچھ نہ ہوتا تو ہمارا تعلق ویسے ہی ختم ہو جاتا' جیسے عموماً" اس طرح کے تعلقات ہو جاتے ہیں' تم نے تو مجھے یوں گرفتار کیا ہے کہ۔۔۔۔"

"مجھے ڈائیلاگ سے مت بہلاؤ ہارون' میں نے تمہارے لیے بہت کچھ چھوڑ دیا۔" تم مجھے مستقل سیٹل نہیں کر سکتے۔"

"کم آن ماریا' مجھے کچھ سوچنے دو' ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ یہاں مری میں تمہارے لیے ریزیڈنس کا انتظام کر دوں۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

"آپ ہمارے ساتھ نہیں رہیں گے۔" بچی نے سوال کیا۔

"ساتھ ہی سمجھو' ہر دو دن بعد آجایا کروں گا۔" وہ تینوں کھانا کھا کر اسی طرح باتیں کرتے وہاں سے چلے گئے اور زارون۔۔۔ اس کے اندر تو وہ قیامت بپا تھی کہ نہ کچھ سنائی دے رہا تھا نہ دکھائی' دماغ میں آندھیاں سی چل رہی تھیں۔ وہ پتھرایا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کے دوستوں کی نظر ہارون پر نہیں پڑی تھی اور نہ ہی ہارون نے انہیں دیکھا تھا۔

"میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں' تم کمرے میں چلے جانا۔" انہیں حیرت سے اپنی طرف دیکھتا پاکر وہ پھیکا سا مسکرایا اور ہوٹل سے باہر نکل آیا۔ دماغ میں ایسا ہیجان تھا کہ دل چاہ رہا تھا جاکر ہارون کا گریبان پکڑ لے' ان سے پوچھے کہ انہوں نے اس کی ممی سے اتنی بڑی بے وفائی کیسے کرلی۔ وہ اتنے سالوں سے راہ بدل کر چلتے رہے اور انہیں خبر بھی نہیں ہوئی' اتنی بڑی بیٹی اور کیسے تعلق کا نتیجہ کہ اس کی پیدائش کے بعد انہوں نے شادی کی تھی' یہ اس کے بے مثال پاپا تھے جن کے لیے وہ اپنے دل میں ڈھیروں احترام اور محبت رکھتا تھا۔ اب اسے ان سے گھن آرہی تھی۔ کتنی ہی دیر یوں ہی گھومنے کے بعد وہ ہوٹل واپس آگیا۔ ریسپشن ان کا روم نمبر معلوم کرکے دروازے پر اس نے پوچھا۔

دستک دی' اندر سے ہارون نے پوچھا تھا۔

"کون ہے؟"

"میں ہوں' دروازہ کھولیں۔" وہ بولا تو اپنی ہی آواز سن کر حیران رہ گیا۔ اندر کی کیفیات میں تغیر بپا ہو تو آوازیں بھی ان کی عکاس بن جایا کرتی ہیں۔ اس کی بدلی ہوئی آواز کو ہارون بھی نہیں پہچان پائے تھے' دروازہ کھول کر باہر آئے تو سامنے کھڑے زارون کو دیکھ کر چکرا گئے' پھر خود پر قابو پاکر آگے آئے اور ہاتھ پیچھے کرکے دروازہ بند کردیا۔

"تم یہاں کیسے آئے' میرا کیسے پتا چلا کہ میں یہاں ہوں؟" وہ انہیں دیکھتا رہا بغیر پلکیں جھپکائے۔

"کیا بات ہے' ایسے کیوں دیکھ رہے ہو؟"

"وہ عورت اور لڑکی کون ہیں جو گھنٹہ بھر پہلے آپ کے ساتھ نیچے ہال میں تھیں اور جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے میں نے آپ کی باتیں سن لی ہیں۔" وہ سرگوشی سے کچھ ہی بلند آواز میں بولا تھا۔ ہارون کے نزدیک ہی کہیں بم پھٹا تھا۔ وہ ایسے ہی بدک کر پیچھے ہوئے تھے۔۔۔ اسے اتنا چپ دیکھ کر ان کے دل میں جو اندیشہ پیدا ہوا تھا وہ سچ ثابت ہو گیا تھا۔

"دیکھو زارون' میری بات غور سے سنو' تمہیں اگر کچھ پتا چل بھی گیا ہے تو بہتر یہی ہے کہ اسے خود تک محدود رکھو ورنہ میرا تو کچھ نہیں بگڑے گا' تم بہت نقصان اٹھاؤ گے۔" ان کا لہجہ بہت سخت تھا اور تاثرات اس سے بھی زیادہ۔

"میں آرام سے تمہاری ممی سے بات کرلوں گا' تم اپنے الفاظ میں کچھ بھی بتانے کی کوشش مت کرنا' اس کا نتیجہ یقیناً اچھا نہیں نکلے گا' اب تم جاؤ اپنے روم میں۔" اسے حکم دے کر وہ اندر کمرے میں چلے گئے اور وہ کتنی ہی دیر وہیں کھڑا رہا تھا پھر بہت مشکل سے اپنے من من وزنی پاؤں گھسیٹتا ہوا کمرے میں چلا گیا۔ یہ تو ہارون نے بلاوجہ ہی کہا تھا کہ وہ اپنی ممی کو کچھ نہ بتائے' اس میں اتنا حوصلہ ہی کہاں تھا کہ وہ انہیں یہ اتنی بڑی خبر سناتا' وہ جو پاپا پر اندھا اعتماد کرتی تھیں' ان سے اتنی محبت کرتی تھیں کہ کبھی عام بیویوں کی طرح ان کی کھوج نہیں لگائی' ان کے کہنے پر آنکھیں بند کرکے یقین کرنے والی اس کی ماں یہ کیسے سہ پائے گی۔

☆ ☆ ☆

ہارون واپس ایبٹ آباد چلے گئے تھے' اس نے بھی سہیل اور داور کو زچ کرکے واپسی کے لیے مجبور کردیا تھا۔ گھر آیا تو ہما بھی آچکی تھی' زارون کے دل پر موجود بوجھ مزید بڑھ گیا تھا اندر ہی اندر برداشت کرنے کا نتیجہ شدید بخار کی صورت میں نکلا تھا۔ ہما تو سب کچھ بھول بھال' اس کی پٹی سے لگی بیٹھی رہی تھی' گھر میں کوئی تھا بھی نہیں' نہ ہارون نہ جبران' نہ ثمن نہ ایلیا اور فاران'

itsurdu.blogspot.com
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

اف کیا کروں۔

"زارون' زونی میرا بچہ۔" اس نے اس کے گال تھپتھپائے۔

"ڈیڈی۔" اس نے ہما کے ہاتھ پکڑے۔

"پاپا بہت برے ہیں' وہ مری میں... ہوٹل میں... وہ لڑکی انہیں پاپا کہہ رہی... وہ عورت... وہ بھی گندی... پاپا نے کہا... اپنی ممی کو نہیں بتانا... میں آپ کو... نہیں' ممی پاپا اچھے نہیں... وہ مجھے..." وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھا اس لیے اسے یہ بھی علم نہیں تھا کہ وہ اتنے دنوں سے جو راز دل میں چھپائے پھر رہا ہے' وہ عالم مدہوشی میں خود ہی فاش کرچکا ہے۔

لیکن ہما تو اپنے حواسوں میں تھی نا اس نے ٹوٹے پھوٹے جملوں میں جو کچھ بھی کہا تھا' وہ ہما نے بخوبی سنا تھا اور سمجھ بھی لیا تھا۔ اس کے اندر آتش فشاں پھٹ پڑا تھا۔ دل میں ایسا درد اٹھا کہ وہ بے حال ہونے لگی' اتنی بڑی بے وفائی' ہارون نے اس کے ساتھ اتنی بے وفائی کر ڈالی اور اسے کچھ علم ہی نہیں۔

وہ اپنی خوش گمانیوں میں رہی کہ وہ ان کی بیوی اور ان کے واحد بچے کی ماں ہے اور وہ بھی اس کے ساتھ اتنے ہی وفادار ہیں جتنی کہ وہ ان کے ساتھ' لیکن سارا بھرم ٹوٹ گیا' ان کی نہ صرف ایک اور بیوی موجود تھی بلکہ بیٹی بھی' زارون صرف اس کی اکلوتی اولاد تھا' ہارون کی نہیں' اس ٹوٹے ہوئے' زخمی وجود کو گھسیٹتی ہوئی اپنے کمرے میں آئی اور بیڈ پر گر گئی۔ رات دو بجے کا عمل تھا جب ہارون گھر آئے تھے' اپنے بیڈ روم میں داخل ہوئے تو ہما کو بے ترتیبی سے لیٹے دیکھ کر وہ آگے بڑھے اور اسے سیدھا کیا' اس کا چہرہ زرد ہو رہا تھا اور سانس ناہموار' وہ گھبرا گئے۔

"ہما' ہما کیا ہوا۔" جواب نہ پاکر انہوں نے اس کی نبض دیکھی' وہ رک رک کر چل رہی تھی انہوں نے گھبرا کر جبران کو فون کیا' وہ جاگ ہی رہے تھے' آئے تو ان کی مدد سے اسے گاڑی میں ڈال کر اسپتال لے گئے' جہاں ڈاکٹرز نے ہارٹ اٹیک بتا کر اسے فوراً CCU میں شفٹ کردیا۔ دوسرے دن ہما کی طبیعت تھوڑی دیر سنبھلی تو وہ ڈاکٹر کی اجازت سے اندر داخل ہوئے۔

"ہما' طبیعت اب کیسی ہے؟" انہوں نے پکارا' اس کی پلکوں میں لرزش ہوئی اور تھوڑی سی آنکھیں کھلیں۔

"آپ' آپ بہت برے ہیں' بہت دھوکے باز ہیں۔" بہت دھیمی آواز میں اس نے کہا تھا' وہ شاکڈ رہ گئے' انہیں زارون سے جو خطرہ تھا' اس نے وہی کیا تھا۔

"میں نے کوئی دھوکا نہیں دیا ہما' تم ٹھیک ہوجاؤ' میں تمہیں سب بتادوں گا۔"

"کیا بتاؤں گے' میرا مان' بھرم ٹوٹ گیا' میرا بیٹا کیا گزری ہوگی اس پر کہ وہ اتنا بیمار ہوگیا۔"

"ہما میرا یقین کرو' میں صرف تم سے محبت کرتا ہوں' صرف تم سے' وہ سب تو یوں ہی..." اس نے جواب میں پہلی بار پوری آنکھیں کھول کر ان کی طرف دیکھا تھا' کیا نہیں تھا ان میں' ملامت' دکھ' غصہ' اعتماد کا خون کردینے کا الزام۔ اتنے میں ڈاکٹر اندر آیا۔

"پلیز اب آپ جائیں' اتنی باتیں پیشنٹ کے لیے ٹھیک نہیں ہیں۔" وہ باہر آئے تو جبران نے پوچھا

"اب کیسی ہیں بھابھی؟"

"بہتر ہے۔" انہوں نے مختصر جواب دیا۔

"زارون کو دوائیں دے کر سلا آیا ہوں' بار بار بھابھی کا پوچھ رہا تھا۔ میں نے کہا یوں ہی تھوڑی سی طبیعت خراب تھی تو ہارون بھائی ڈاکٹر کے پاس لے گئے ہیں' ثمن کو میں نے آنے کا کہا ہے۔" جبران نے پریشانی کے عالم میں پیشانی مسلی۔" ہارون نے کچھ نہیں کہا۔

(باقی آئندہ)

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

دوسری اور آخری قسط

شبانہ شوکت

اسے صبح بہار لکھنا

"زاویان کی آنکھ کھلی تو ثمن آنٹی کو اپنے پاس بیٹھے دیکھ کر حیران ہو گیا۔"

"آپ کب آئیں آنٹی؟"

"ابھی کچھ دیر قبل، کیسا محسوس کر رہے ہو اب؟"

Downloaded From Paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

اس نے اثبات میں سرہلایا اور متلاشی نظروں سے ادھر ادھر دیکھا۔

"ممی کہاں ہیں؟"

"میں سمجھی تم ایلیا کو ڈھونڈ رہے ہو۔" انہوں نے اس کا دھیان ہٹانا چاہا۔

"وہ آئی نہیں آپ کے ساتھ؟"

"نہیں وہ.... فون کی آواز پر وہ "م بھی آئی" کہتیں اٹھ کر لاؤنج میں چلی گئیں۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"ممی کہاں ہیں' آنٹی نے بھی اتنی دیر لگادی' اتنی بے چینی کیوں ہو رہی ہے۔" وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا' پھر آہستہ آہستہ چلتا لاؤنج میں آگیا' وہاں ثمن آنٹی فون کے پاس نیچے بیٹھی گھٹی گھٹی سسکیاں لے رہی تھیں' گھر میں بھی افراتفری سی پھیلی ہوئی تھی۔

"آنٹی" اس نے گھبرا کر پکارا' وہ ساکت ہو گئیں' اسی وقت باہر گاڑیاں رکنے کی آواز پر ثمن آنٹی باہر بھاگی تھیں' وہ بھی ان کے پیچھے ہی آیا تھا' باہر تخت بچھا ہوا تھا' جس پر اسٹریچر سے اٹھا کر کسی کو لٹایا گیا تھا۔ کسی انہونی کے ڈر سے اس کا دل کانپ گیا' وہ تخت کی طرف گیا اور پاس جا کر چادر ہٹائی اور جیسے گیارہ سو وولٹ کا کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹا تھا۔

"ممی...." جبران نے اسے تھاما۔

"تمہاری ممی چلی گئیں زارون' وہ تمہیں چھوڑ کر چلی گئیں۔" اس نے بے یقینی سے انہیں دیکھا۔ وہ ان سے الگ ہو کر تخت پر گر گیا اور ہما سے لپٹ گیا۔

"ممی' اٹھیں ممی' مجھے چھوڑ کر مت جائیں ممی' ممی...." وہ چیختے ہوئے اسے جھنجوڑ رہا تھا' وہ کچھ دیر کو غافل ہوا اور اس کی دنیا ہی لٹ گئی۔ گھر لوگوں سے بھر گیا تھا' شام تک ایلیا اور فاران بھی آگئے تھے۔

رات نو بجے ہما کی تدفین کردی گئی تھی' اس سے قبل زارون کو بڑی مشکل سے کھینچ کھانچ کر الگ کر کے ہما کی تجہیز و تکفین کی گئی تھی' جب جنازہ اٹھایا جانے لگا تو اس پر چیختے چیختے دورہ پڑ گیا تھا اور غشی طاری ہو گئی' اسے کمرے میں لٹانے کے بعد ایلیا اور چند دیگر خواتین کو اس کے پاس بٹھا کر وہ لوگ جنازے کے ساتھ گئے تھے۔ واپسی پر جبران ڈاکٹر کو ساتھ لے کر آئے تھے' جس نے اسے سکون آور انجکشن لگادیا' جس سے وہ رات بھر سوتا رہا' ہما کے سوئم تک وہ اسے انجکشن لگواتے رہے' کیونکہ وہ اٹھتے ہی کہرام مچادیتا تھا' کئی دن کے بخار اور ہما کی موت نے اس کے اعصاب توڑ کر رکھ دیئے تھے' تین دن سے انجکشن کے زیر اثر سوئے رہنے سے اور فاقے کرتے رہنے سے وہ حرکت کے قابل بھی نہیں رہ گیا تھا' مہمان رخصت ہوئے تو گھر کا سناٹا جی کو ہولانے لگا۔ صبح کے پانچ بج رہے تھے جب زارون کی آنکھ کھلی' کچھ دیر لاشعوری کیفیت میں لیٹا رہا پھر سب کچھ یاد آنے پر تڑپ کر اٹھ بیٹھا۔

"ممی۔" وہ سسکنے لگا' اس کی سسکیوں کی آواز پر ہارون اٹھ کر اس کے پاس آگئے' وہ اسی کمرے میں صوفے پر لیٹے ہوئے تھے۔

"کیوں رو رہے ہو؟" اس نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا جنہوں نے اس کی ماں کی موت پر ایک بار بھی اسے گلے لگا کر تسلی نہیں دی تھی۔

"اب یہ سب ہو جانے کے بعد تو تمہارے دل میں ٹھنڈ پڑ جانی چاہیے تھی' اسی لیے میں نے تمہیں منع کیا تھا مگر تم نے اپنی کر کے چھوڑی۔" وہ چپ چاپ انہیں دیکھتا رہا' آنکھوں سے آنسو برابر گر رہے تھے۔

"اب بتاؤ کس کا زیادہ نقصان ہوا تمہارا یا میرا' وہ جو دنیا میں سب سے زیادہ تمہیں چاہتی تھی' اسے تو تم نے خود مار ڈالا اب رو رو کر کسے متاثر کرنا چاہ رہے ہو؟"

"مگر میں نے تو ممی کو کچھ نہیں بتایا۔" انہوں نے ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر رسید کیا تھا۔

"اب تم جھوٹ بولو گے' ہاں جب تم اتنی تباہی کر سکتے ہو تو جھوٹ تو یقیناً" بول لیتے ہو گے' تم کیا سمجھتے ہو' اتنا کچھ ہو جانے کے بعد میں تمہیں برداشت کر لوں گا' کبھی نہیں! اٹھو اور ابھی میرے گھر سے چلے جاؤ' اٹھو اور دفع ہو جاؤ یہاں سے۔" اس نے انتہائی بے یقینی سے انہیں دیکھا تھا وہ کیا کہہ رہے تھے' وہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

اسے گھر سے نکل جانے کو کہہ رہے تھے۔

"پاپا؟"

"نہیں ہوں میں تمہارا پاپا' تم میری اولاد ہو ہی نہیں سکتے۔" انہوں نے اسے بازو سے کھینچ کر کھڑا کیا اور دروازے کی طرف دھکا دیا' وہ نیچے گر گیا' انہوں نے ایک زوردار ٹھوکر اس کی پسلیوں پر ماری تھی' وہ درد کی شدت سے دہرا ہو گیا تھا۔ انہوں نے دونوں بازوؤں سے پکڑ کر اسے جھٹکے سے کھڑا کیا تھا' اور نفرت سے اس کی ادھ کھلی آنکھوں میں دیکھا۔

"مجھے تم سے شدید نفرت ہے' اگر تم مزید میرے سامنے رہے تو میں تمہیں مار ڈالوں گا' میں تمہیں دیکھنا نہیں چاہتا' چلے جاؤ یہاں سے' دور ہو جاؤ میرے سامنے سے۔" اس بار انہوں نے اسے اتنی زور سے دروازے کی طرف دھکیلا کہ وہ دھماکے سے دروازے سے جا ٹکرایا اور اس کی ناک سے خون کا فوارہ پھوٹ پڑا' اس کے دانتوں اور ہونٹوں سے بھی خون نکل رہا تھا' وہ لڑکھڑاتا ہوا باہر نکلا اور لمبے کوریڈور کو عبور کر کے باہر روش پر دوڑنے لگا' کہاں تو اٹھنے کی سکت نہیں تھی اور کہاں غم و غصے سے پاگل ہو کر جانے کیسے دوڑا چلا جا رہا تھا' گیٹ پر کھڑے چوکیدار نے اسے روکنا چاہا لیکن وہ اس سے خود کو چھڑوا کر دوڑتا چلا گیا' جب تک ہمت تھی دوڑتا رہا پھر کہیں گر پڑا' آنکھیں بند ہوتی چلی گئیں۔ پھر مختلف آوازوں پر ہی اس کی آنکھ کھلی تھی۔

"کتنا خوب صورت ہے یہ۔"

"اف چاند کا ٹکڑا ہے بالکل۔"

"استاد اسی کو تو کہتے ہیں گدڑی میں لعل۔" تین چار میلے کچیلے لڑکے کھڑے تھے اور اسی پر تبصرہ کر رہے تھے' دن نکل آیا تھا' ہر سو روشنی پھیل چکی تھی' زارون نے ارد گرد دیکھا' وہ گیراج یا ورکشاپ تھی' جس میں آدھ کھلی گاڑیاں پرزے' ٹائرز اور میلے کچیلے وہی لڑکے۔

"یہ کون سی جگہ ہے۔"

"یہ استاد کریم کی ورکشاپ ہے۔" ایک لڑکے نے سائڈ پر کھڑے تنومند مرد کی طرف اشارہ کیا جو بڑے غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اس نے اس کے لیے چائے منگوائی' چھوٹے سے کپ میں موجود چائے کو دیکھ کر اسے ابکائی آ گئی' اس نے جھٹ انکار کر دیا۔

"میں چائے نہیں پیتا۔"

"استاد اس کے لیے اچھے والا کپ منگوائیں' پھر پیئے گا۔"

"اچھے والے کپ میں بھی چائے تو یہی ہو گی نا۔" استاد نے مشورہ دینے والے کو گھورا تھا' اس کے اعلا لباس' اجلی جلد' ملائم خوب صورت ہاتھ' پیروں اور بہترین شیمپو کیے ہوئے بالوں سے اس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ اعلا خاندان کا لڑکا تھا جو نجانے کس وجہ سے یہاں موجود تھا۔

"تمہارے پیروں میں جوتی تک نہیں ہے' کیا غنڈے پیچھے لگے تھے۔" اس کے دماغ میں جھماکا ہوا۔

"یہ اچھی کہانی ہے۔"

"ہاں میں آئس کریم کھانے باہر آیا تو میرے پیچھے گینگسٹرز لگ گئے' بڑی مشکل سے یہاں تک پہنچا۔"

"تو پتا بتاؤ گھر کا میں تمہیں پہنچا دیتا ہوں۔"

"میں اپنے انکل کے گھر آیا ہوا تھا' ان کا صحیح ایڈریس مجھے یاد نہیں آیا' جب یاد آئے گا بتا دوں گا۔" جہاندیدہ استاد سمجھ گیا کہ وہ کچھ چھپا رہا ہے' ورنہ وہ تو بے چینی سے واپسی کا منتظر ہوتا' سب سے بڑی بات فون تو کر ہی سکتا تھا مگر اس نے ایسی کوئی خواہش ظاہر نہیں کی' اس نے گیراج کے اندر اسے ایک کرسی پر بٹھایا اور خود اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ زارون پھر سے اپنی تکلیف دہ سوچوں میں گم ہو گیا۔

"ممی کو کیا ہوا تھا' آخر وہ کیسے یوں دنیا سے منہ موڑ گئیں' پاپا نے تو مجھ پر الزام لگایا ہے کہ میں نے انہیں مارا ہے' اللہ" اس نے دونوں ہاتھوں سے پھٹتے ہوئے سر کو تھاما تھا۔ "ایسا الزام مجھ پر لگایا ہے جس نے میرے اندر سے جینے کی امنگ ہی چھین لی ہے۔ اپنی

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

دوسری بیوی اور بیٹی کو گھر لانے کے لیے' ان کا راستہ صاف کرنے کے لیے انہوں نے یہ سب کیا ہے۔ میں تو ان دونوں کو کبھی قبول نہ کرتا اور ان کی حقیقت بھی سب کے سامنے لے آتا' اس لیے مجھے گھر سے نکالنا ضروری تھا' ویسے بھی اس گھر میں میں کیسے رہتا' جہاں میری ممی کی جگہ کوئی اور عورت آنے والی ہے۔

میں آپ سے نفرت کرتا ہوں پاپا میں آئندہ کبھی آپ سے نہیں ملوں گا' کبھی آپ کے سامنے نہیں آؤں گا' اگر کبھی اتفاق سے سامنا ہو بھی گیا تو میں اپنی آنکھیں بند کرلوں گا لیکن آپ کو نہیں دیکھوں گا۔" وہ اسی طرح بھوکا پیاسا اپنی سوچوں میں الجھا رہا' استاد کریم نے ایک جوتی اس کے لیے منگوائی اور کھانا بھی' بہت مشکل سے بھی میں تر تر سالن کے ساتھ اس نے تھوڑا سا نان کھایا تھا۔ شام کو وہ اٹھ کر استاد کے پاس آگیا۔

"مجھے بھی کوئی کام بتائیں۔" استاد کو تو اپنا کام بھی بھول گیا' دم بخود کتنی ہی دیر وہ اسے دیکھتا رہا۔

"تم یہ کام کرلو گے۔"

"ہاں کرلوں گا' آپ مجھے کچھ روپے دے دیں' مجھے ضرورت ہے۔" وہ سنجیدہ تھا' استاد کو یقین آگیا۔

"یہ کپڑا لو اور وہ گاڑی صاف کردو' اس نے اسے ایک کپڑا پکڑایا' اتنا گندہ کپڑا اٹھا کر ہی اس کے ہاتھ خراب ہوگئے' وہ کچھ دیر لب بھینچے اپنے ہاتھوں کو دیکھتا رہا پھر گاڑی پر کپڑا پھیرنے لگا۔ اس کے انداز میں رچی نفاست دیکھ کر استاد کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔ وہ تو اس سے کوئی کام نہیں کروانا چاہتا تھا لیکن یہ بھی اندازہ ہوگیا تھا کہ لڑکا بہت خوددار ہے' یوں ہی پیسے نہیں لے گا۔ آس پاس کی ورکشاپوں اور دکان والوں نے اس سے زارون کے متعلق پوچھا تھا اس نے وہی بتایا جو سچ تھا' اسے امید تھی کہ کوئی اسے ڈھونڈتا ہوا آجائے گا۔ کچھ ہی دیر میں ایک لمبی سی گاڑی وہاں آکر رکی اور ایک شان دار شخصیت برآمد ہوئی۔

"بھئی کریم یہ گاڑی تو گڑبڑ کررہی ہے۔ ذرا دیکھ لو۔"

"آو بچے ذرا اس پر کپڑا تو پھیر دو۔" استاد نے زارون کو آواز دی۔ وہ آگے آیا تو وہ صاحب بری طرح چونکے تھے۔

"یہ کون ہے؟"

"پتا نہیں صاحب' ورکشاپ کے باہر سویا پڑا تھا' کچھ بتا بھی نہیں رہا' کہتا ہے مجھے بھی یہی کام کرنا ہے۔"

"نام کیا ہے تمہارا؟" وہ خاموش رہا اور گاڑی پر کپڑا پھیرتا رہا' گاڑی میں رکھی ہوئی منرل واٹر کی بوتل دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک لہرائی۔

"میں آپ کی بوتل سے پانی لے سکتا ہوں۔"

"ٹیس وائی ناٹ۔" (ہاں کیوں نہیں)

وہ شفقت سے مسکرائے اور اسے پانی کی بوتل اور ڈسپوزل گلاس نکال کردیا' وہ بڑی نفاست سے گھونٹ گھونٹ پانی پی رہا تھا۔

"چائے پیو گے' ابھی بنوا کر لایا ہوں' گرما گرم ہے۔" انہوں نے آفر کی' وہ ہچکچا رہا تھا۔ "آؤ نا کمپنی ہوجائے گی۔" وہ دروازہ کھول کر اپنی گاڑی میں بیٹھ گئے' اسے بھی فرنٹ سیٹ پر بٹھالیا۔ انہوں نے اس کی طرف دیکھا وہ کسی سوچ میں تھا۔ ونڈ اسکرین سے سورج کی روشنی اس کی آنکھوں پر پڑی تو وہ جگمگا اٹھیں۔

"یہ تمہاری آنکھوں کا کیا کلر ہے' گرین یا بلوئش گرین؟"

"گرے گرین۔" وہ پہلی بار مسکرایا' اتنی خوب صورت مسکراہٹ کہ وہ دیکھتے رہ گئے۔

"میرے ساتھ چلو گے میرے گھر وہاں تمہارا جتنا میرا بیٹا ہے' تم اس کے ساتھ بہت انجوائے کرو گے۔" وہ کچھ گھبرا گیا۔ انہوں نے اس کی پشت تھپتھپائی۔ "میرا یقین کرو۔ تم وہاں خوش رہو گے۔"

"کریم۔" انہوں نے پکارا "میں اسے اپنے ساتھ لے جارہا ہوں' ہوسکتا ہے اس کے گھر والوں کا پتا چل سکے' اور اگر تم سے کوئی آکر اس کے متعلق پوچھے تو مجھ سے رابطہ کروا دینا۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

"جی جی۔" استاد گھگیا کر رہ گیا تھا۔ وہ اس کو ٹیکسی میں لاہور لے آئے۔ سارے راستے وہ سخت خوف زدہ بیٹھا رہا۔ گھر میں سامنے ہی ان کی بیوی سے ملاقات ہوئی تھی' بہت ہنس مکھ اور خوش اخلاق خاتون' اسے دیکھتے ہی مسکرائیں۔ انہوں نے خاتون کو بتایا۔

"کریم داد کی ورکشاپ میں جو کام کرتا نظر آیا وہ اسے سوٹ نہیں کر رہا تھا' میں اپنا کام چھوڑ کر اسے گھر لے آیا' ولید کو بلاؤ اسے اپنا یہ نیا دوست یقیناً" بہت پسند آئے گا' نام کیا ہے بیٹے کا؟"

"زارون۔" اس نے دھیمی آواز میں کہا۔

"پلیز صائمہ کھانا لگواؤ' ہم دونوں کو ہی بہت بھوک لگ رہی ہے۔" وہ مسکراتی ہوئی اندر کو چلی گئیں۔ وہ اسے لیے کاریڈور میں بڑھے ہی تھے کہ ایک اسی کا ہم عمر لڑکا اور اس سے کچھ چھوٹی لڑکی تیز تیز چلتے ہوئے ان کی طرف آئے تھے۔ "ہیلو پاپا' ہیلو فرینڈ۔" لڑکے نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"یہ میرا بیٹا ہے ولید اور یہ بیٹی الوینہ۔" انہوں نے ان دونوں کا تعارف کروایا۔

"اور یہ تم دونوں کا دوست ہے زارون۔" دونوں بہن بھائی منٹوں میں فری ہو جانے والے تھے۔ "ولید زارون کو اپنے روم میں لے جاؤ اور اپنا کوئی سوٹ دے دو تاکہ یہ باتھ لے سکے' جب تک میں بھی چینج کرلوں۔"

"آؤ فرینڈ۔" ولید اسے کمرے لے آیا' وارڈ روب کھول کر اپنا ہینگڈ سوٹ اس کی طرف بڑھایا۔ "جاؤ فریش ہو کر آؤ پھر کھانا کھا کر باتیں کریں گے۔" وہ اس سے کپڑے لے کر واش روم آگیا اور حقیقتاً" پہلی بار پرسکون ہوا تھا ورنہ وہ بہت گھبراہٹ کا شکار تھا۔ نہانے کی تو اسے سخت ضرورت تھی' کتنے دن سے وہی کپڑے پہنے ہوئے تھا اور نہایا بھی نہیں تھا ورنہ وہ تو دن میں دو بار نہا کر ڈریس چینج کرتا تھا' وہ نہا کر نکلا تو ولید اس کا منتظر بیٹھا تھا۔ ولید کی ہمراہی میں ڈائننگ روم میں داخل ہوا تو اس کی طرف اٹھنے والی ہر نگاہ میں ستائش تھی۔ کھانا دیکھ کر اسے مزید اطمینان ہوا' ساری ڈشز اس کی پسند کی تھیں' ممی کی ڈیتھ کے بعد آج اس نے ورکشاپ میں کھانا کھایا تھا اور اب کھانے لگا تھا' ممی کا خیال آتے ہی اس کی بھوک مرنے لگی تھی' وہ ڈھیلا پڑ گیا۔ بہت تھوڑی سی فش کھا کر وہ نیپکن سے ہاتھ صاف کرنے لگا۔

"الوینہ فریزر سے آئس کریم لے لینا' آج سوئیٹ ڈش نہیں بنی۔" صائمہ اور شہزاد اپنے بیڈ روم میں چلے گئے۔ الوینہ آئس کریم لے آئی' وہ وہیں لاؤنج میں بیٹھ گئے' آئس کریم کھاتے ہوئے اس کا انٹرویو بھی ہوتا رہا۔"

مختلف سوالات' جن کے بہت مختصر جواب دیے تھے اس کے دوسرے دن شہزاد صاحب نے اسے پاس بٹھا کر اس سے اس کے والدین کا پوچھا۔

"مجھ سے یہ نہ پوچھیں اگر آپ مجھے یہاں رکھنا چاہتے ہیں تو یہ آپ کا مجھ پر احسان ہے ورنہ۔۔۔"

"او کے مائے سن۔" انہوں نے اسے ٹوک دیا۔

"تم نہیں چاہتے تو نہ سہی لیکن یہ تو بتا دو تم کس کلاس میں پڑھتے تھے' تمہاری تعلیم کا کیا کیا جائے۔" وہ کچھ دیر سوچتا رہا۔

"میں نے سینئر کیمبرج کیا ہے۔"

"سرٹیفکیٹس وغیرہ۔" انہوں نے جانچتی نگاہوں سے اس کے تاثرات دیکھے' وہ پھر گہری سوچ میں ڈوب گیا تھا۔ "میں تمہارے کالج سے لے آؤں؟"

"نہیں' میں خود لے آؤں گا' میں فون کر سکتا ہوں؟" اس نے اجازت طلب کی۔

"شیور' تمہارا اپنا گھر ہے بیٹا' پوچھنے کی کیا بات ہے' جب جانے کا ارادہ ہو مجھے بتا دینا میں لے چلوں گا۔"

"تھینک انکل۔" وہ متشکر ہوا تھا۔

اس نے دوسرے دن ہی فون کر کے پرنسپل سے بات کی اور شہزاد صاحب کے ساتھ اسلام آباد کے لیے روانہ ہو گیا۔ وہ اپنے کام کے لیے سیکریٹریٹ گئے اور وہ کالج آگیا۔ پرنسپل سے سرٹیفکیٹ اور مارکس شیٹ لینے کے بعد وہ ایک گھنٹے میں ہی لوٹ آیا۔ انکل ابھی اندر ہی تھے' وہ گاڑی میں بیٹھ گیا۔ لاہور آکر شہزاد انکل

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com
www.paksociety.com

نے اس کا ایڈمشن ولید کے ساتھ ہی کروا دیا تھا۔ ان دونوں کی دوستی دن بدن گہری ہوتی جارہی تھی۔ اس نے اپنی غیر معمولی ذہانت سے کلاس میں نمایاں مقام حاصل کرلیا تھا۔ اس نے ولید کے ساتھ ہی BBA میں ایڈمشن لیا تھا اور سر حیدر سلطان کا چہیتا اسٹوڈنٹ بن گیا تھا۔ اس کی بے مثل ذہانت کی وجہ سے وہ اسے بہت چاہتے تھے۔ وہ بہت لیے دیے رہتا تھا۔ اتنی بات کرنا جتنی بحیثیت کلاس فیلو کرنا مجبوری ہوتی اور بس۔ اس کا ایک کلاس فیلو تھا سعد حبیب' وہ کسی لیدر فیکٹری میں پارٹ ٹائم جاب کررہا تھا۔ زارون نے اس سے اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ وہ بھی یہ جاب کرنا چاہتا ہے۔ سعد اسے اپنے ساتھ لے گیا اور فیکٹری کے منیجر' جوکہ سعد کے خالو تھے' سے زارون کی جاب کی بات کی تو انہوں نے اسے اپائنٹ کرلیا۔ یوں وہ ڈپٹی منیجر پر وہاں ملازم ہوگیا۔ شہزاد انکل' صائمہ آنٹی اور ولید سب بہت ناراض ہوئے پر اس نے مشکل سے ہی سہی مگر انہیں رضامند کرلیا تھا کہ وہ لیدر ٹیکنکس میں اپنی دلچسپی کی وجہ سے یہ کام سیکھنے کے لیے جاب کررہا ہے' اوپری دل سے ہی سہی پر وہ خاموش ہوگئے تھے۔ دن رات کی مصروفیت نے اس کا دل بھی کچھ ٹھہرا سا دیا تھا۔ جب الوینہ نے اس ٹھہراؤ میں ہلچل مچائی تھی۔

"زارون' میں تم سے کچھ کہنا چاہتی ہوں' تمہارے پاس ٹائم ہے؟" وہ اس وقت اکیلا تھا' ولید گھر پر نہیں تھا۔

"ہاں کہو۔"

"وہ میں ایکچوئلی یہ کہنا چاہتی ہوں۔۔۔" وہ رکی "کچھ دنوں میں میری پھپھو کینیڈا سے آنے والی ہیں' اپنے بیٹے کا پروپوزل لے کر۔" اس نے زارون کے تاثرات دیکھے' وہ حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا جیسے سمجھ نہ پارہا ہو کہ اس کی بات کا مطلب کیا ہے؟

"وہ میں یہ۔۔۔ میرا مطلب ہے اگر ہم دونوں کی شادی ہوجائے' آئی مین تمہاری اور میری۔۔۔" اس کی بات نے زارون کو بلامبالغہ دو فٹ اوپر اچھل جانے پر مجبور کردیا تھا۔

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو الوینہ' وی آر جسٹ فرینڈز۔"

"تو کیا فرینڈز کی آپس میں شادی نہیں ہوسکتی؟"

"لیکن میری شادی تو ہوچکی ہے۔" بے اختیار اس کے منہ سے نکلا' الوینہ کا تو منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

"تم مذاق کررہے ہو یا جھوٹ بول کر جان چھڑوا رہے ہو؟"

"نہیں نہیں بائے گاڈ' بلیومی (میرا یقین کرو) الوینہ' آئی ایم آل ریڈی میریڈ' میری شادی کو دو سال ہونے والے ہیں۔" وہ بے یقینی سے اسے دیکھتی رہی پھر باہر نکل گئی۔ وہ گہری سانس لیتا ہوا بیڈ پر گر گیا' اسے تو کبھی شک بھی نہیں ہوا کہ الوینہ اس کے لیے کیا خیالات رکھے ہوئے ہے' وہ تو اپنی ہی الجھنوں میں گرفتار رہتا تھا تو اردگرد کے لوگوں کے جذبات سے آگاہ ہونے کے لیے وہ توجہ' وہ وقت ہی نہیں تھا اس کے پاس۔ وہ نہ اپنی شادی کو بھولا تھا نہ ایلیا کو' وہ تو اس کی روح میں سمائی ہوئی تھی' اس کے دل میں بسی ہوئی تھی' ہر رات سونے سے پہلے وہ اس کا تصور کرکے سوتا تھا' وہ نہ اس کی خبر لینے کے قابل تھا نہ اسے اپنے ساتھ رکھنے کے' وہ خود دوسروں کے ٹکڑوں پر پڑا تھا تو اسے کہاں لاکر رکھتا' اسے اپنے پاس لانے کے لیے اس کا اسٹیبلش ہونا بہت ضروری تھا اور اس میں نجانے مزید کتنا وقت درکار تھا۔ اب پتا نہیں الوینہ یہ بات خود تک رکھتی یا شہزاد انکل کو بھی بتادیتی۔ ان کا نجانے کیا ردعمل ہوتا شام کو شہزاد انکل نے اسے اپنے پاس بلاکر یہی بات پوچھی تھی۔ اس نے اثبات میں سر ہلا کر خاموشی اختیار کرلی تھی۔

"بہت افسوس کی بات ہے زارون' تم نے ہم پر اتنا اعتبار بھی نہیں کیا' اتنی بڑی بات چھپائی' ڈیڑھ سال سے زیادہ ہوگیا تم کو یہاں رہتے ہوئے لیکن تم نے یہ نہیں بتایا' کہاں ہوئی تمہاری شادی۔"

"میری کزن' میرے چاچو کی بیٹی کے ساتھ۔" بہت دھیمی آواز میں جواب دیا تھا اس نے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

"تمہارا ان سے یا اپنی بیوی سے کوئی رابطہ ہے؟"
اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"کیا کہوں میں تمہیں زارون' تمہیں اندازہ بھی ہے کہ جن کی بیٹی کو یوں چھوڑ کر آ گئے ہو پھر کسی رابطے میں بھی نہیں تو وہ لوگ کتنے پریشان ہوں گے' عرصہ کتنا ہوا ہے تمہاری شادی کو؟"

"تقریباً" دو سال' نہیں پونے دو سال۔" اس نے خود ہی تصحیح کی۔ "دو سال یعنی یہاں آنے سے کچھ عرصہ ہی پہلے' تم تو ابھی بھی بہت کم عمر ہو' اتنی چھوٹی عمر میں تمہاری شادی کس لیے کی گئی تھی؟"

"میری ممی کی خواہش تھی۔" اس کی آواز اور دھیمی ہو گئی تھی۔ شہزاد صاحب نے چونک کر اسے دیکھا تھا' آج پہلی بار اس کے منہ سے کچھ نکل رہا تھا رشتے داروں کے حوالے سے' پہلے چاچو اب ممی۔

"تمہاری بیوی' تمہاری ممی کے پاس ہی ہوگی؟"

"وہ نہیں' ممی کی تو ڈیتھ ہو چکی ہے۔" ماں کے ذکر پر وہ اداس ہو گیا۔ "وہ چاچو کے پاس ہی ہوگی۔"

"یعنی تمہیں تو ٹھیک سے یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ ہے کہاں' بہرحال تم نے یہ سب بہت غلط کیا' اپنے چاچو سے کانٹیکٹ کرو' اپنی بیوی کو یہاں لا کر اپنے ساتھ رکھو' وہ ہماری بہو ہے' ہم پر اس کا کوئی بوجھ نہیں' تمہیں بیٹا کہا ہی نہیں' سمجھا بھی ہے' تم ابھی تک غیریت ہی محسوس کر رہے ہو۔" انہوں نے قطعیت سے فیصلہ سنا کر بات ختم کر دی تھی۔

دو دن بعد اس نے آواز بدل کر فون پر یہ کنفرم کیا کہ ہارون اسلام آباد میں نہیں ہیں' عین دوپہر کو جبران کے ہاں جا پہنچا تھا۔ وہ گھر پر ہی تھے' کتنی دیر انہیں یقین ہی نہیں آیا کہ زارون ان کے سامنے موجود ہے۔ "تم زارون' تم کہاں تھے؟ کہاں چلے گئے تھے' کیوں کیا تم نے ایسا' ایسے بھی کوئی کرتا ہے؟ تمہیں کسی کا کوئی خیال نہیں آیا؟"

"پلیز چاچو' ان باتوں کو رہنے دیں' ان کا اب کوئی فائدہ نہیں میں یہاں ایلیا کو لینے آیا ہوں۔" اس کے اکھڑ لہجے پر انہوں نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"زارون' یہ تم کس لہجے میں بات کر رہے ہو اور ایلیا کو لے کر کہاں جاؤ گے۔ خود کہاں رہ رہے ہو' کچھ تو بتاؤ؟"

"آپ کو اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے کہ میں کہاں رہتا ہوں' آپ ایلیا کو میرے ساتھ بھیجیں گے یا نہیں' یہ بتائیں۔" وہ خود سر لہجے میں بولا تھا۔

"ہمیں کیوں مطلب نہیں ہونا چاہیے' یہ معلوم کیے بغیر کہ تم کہاں رہتے ہو ایلیا کو بھی بھیج دیں' تم سے تو محروم ہوئے ہی ہیں' بیٹی سے بھی ہاتھ دھو لیں۔" ثمن کے تلخ لہجے پر اس نے ہونٹ بھینچ لیے۔

"آپ تسلی رکھیں' میں اسے بہت اچھی جگہ لے جا رہا ہوں' آپ کو کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔"

"یعنی یہ نہیں بتاؤ گے کہ تم کہاں رہ رہے ہو' اچھا یہ تو بتا دو کہ گھر چھوڑ کر کیوں چلے گئے تھے؟" ثمن کے پوچھنے پر اذیت کی ایک لہر اس کے چہرے سے گزری تھی۔

"میں خود سے نہیں گیا تھا' آپ کے بھائی صاحب نے دھکے دے کر نکالا تھا۔"

"کیا؟" ثمن تو چیخ اٹھیں۔

"ہارون بھائی نے ایسا کیوں کیا؟"

"ان کے اپنے خیال کے مطابق میں نے ممی کو ان کے بارے میں الٹی سیدھی باتیں بتائیں تو ان کی ڈیتھ ہوئی' میں ان کا قاتل ہوں۔" اس نے اتنی بے دردی سے ہونٹ کاٹے کہ خون نکل آیا' جبران نے تڑپ کر اسے دیکھا۔

"تم گھر آ جاؤ بیٹا' میں ہارون بھائی سے....." وہ اتنی تیزی سے اٹھا کہ ان کی بات ادھوری رہ گئی۔

"کبھی نہیں' اب تو کبھی بھی نہیں' آپ میرے ساتھ ایلیا کو بھیجنا چاہتے ہیں یا نہیں' میں یہاں صرف ایلیا کو لینے آیا ہوں۔"

"صرف ایلیا کو' نتالیہ کو نہیں؟" جبران کا لہجہ عجیب سا تھا' اس نے حیران ہو کر انہیں دیکھا۔

"نتالیہ' وہ کون ہے؟"

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

"ثمن اسے بتاؤ بلکہ لاکر دکھاؤ نتالیہ کون ہے؟"
جبران کے کہنے پر ثمن اٹھ کر اندر چلی گئیں' لوٹیں تو ان کے بازوؤں میں ایک نو' دس ماہ کی بچی تھی' قریب آکر اسے' زارون کے ہاتھوں میں دیا۔

"لو پہچانو' یہ کون ہو سکتی ہے؟" وہ ششدر سا اسے دیکھ رہا تھا' انتہائی صحت مند اور بے حد حسین بچی۔ بالکل اس کی اپنی ہم شکل' اپنی گرے گرین آنکھوں سے اسے دیکھ کر اپنے ننھے سے دہانے کو کھول کر مسکرائی تو اس کا دل ہی لوٹ لیا۔ وہ بے خود سا اسے دیکھ رہا تھا۔

"نتالیہ' دیکھو آپ کے پاپا آئے ہیں نا' بولو پاپا۔" ثمن نے بچی کا گال سہلایا تو اس نے کسی روبوٹ کی طرح دہرایا۔

"پاپا" ننھی سی آواز نے اس کا سکتہ توڑا تھا' اس نے اسے سینے سے لگا کر بھینچا' پھر الگ کر کے بے تحاشا چومنے لگا۔ اس کی اتنی پیاری بیٹی دنیا میں آچکی تھی اور اسے علم ہی نہیں تھا' وہ اسے پیار کرتے ہوئے ارد گرد سے بے نیاز ہو گیا تھا' اس کے ننھے ہونٹوں' سرخ گالوں اور آنکھوں کو بار بار چوم رہا تھا۔ بچی کھلکھلا کر ہنس رہی تھی۔ اس کی بے اختیاری دیکھ کر ثمن اور جبران کی آنکھوں میں نمی آگئی تھی کتنا بدلا ہوا لگ رہا تھا۔ وہ ہنستا مسکراتا' شوخ و شریر زارون' ایک سنجیدہ اور خاموش زارون میں تبدیل ہو گیا تھا۔ جس کی بڑی بڑی خوب صورت آنکھوں میں افسردگی و اداسی رچ بس گئی تھی۔

"ایلیا جاؤ بیٹا بیگ تیار کر لو' زارون تمہیں ساتھ لے جانے کے لیے آیا ہے۔" جبران کی آواز نے اس کی بے خودی کو توڑا تھا' اس نے چونک کر سامنے دیکھا' وہاں ایلیا کھڑی تھی' دھیمی مسکراہٹ لبوں پر لیے' اسے متوجہ دیکھ کر سلام کیا۔ وہ اسے دیکھتا رہا' وہ پہلے سے چینج لگ رہی تھی۔ بال لمبے ہو کر کمر سے نیچے جا رہے تھے۔ گھور سیاہ آنکھیں کسی خوب صورت احساس سے بوجھل ہو رہی تھیں۔ کتنی خوب صورت ہو رہی تھی۔

"جاؤ ایلی' بیگ بناؤ بیٹا۔" ثمن نے ان کے انہماک میں خلل ڈالا تھا۔ وہ پلٹ گئی۔ اس کی چال کے ساتھ اس کے بال ہلکورے لے رہے تھے۔ وہ چلی گئی تو وہ گہری سانس لیتا پھر سے نتالیہ کی طرف متوجہ ہوا۔ وہ اس کی جیب میں موجود والٹ نکال کر خوشی سے چیخ رہی تھی۔ ثمن اور جبران نے زبردستی اسے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلایا تھا ورنہ وہ تو رکنے پر تیار ہی نہیں تھا۔ کھانے کے بعد چائے کا دور چلا تو ثمن بھی ایلیا کے ساتھ ہی اندر چلی گئیں اور کچھ ہی دیر میں اس کے سامان کے ساتھ آئی تھیں۔ سب سے مل کر وہ شہزاد انکل کی گھر کی استعمال کے لیے رکھی گئی گاڑی میں' جو انہوں نے ڈرائیور سمیت اس کے حوالے کی تھی۔ میں آبیٹھے۔ لمبے سفر کے بعد وہ ایلیا سمیت ان کے گھر واپس پہنچا تو رات کے دس بج رہے تھے۔ اس نے سب سے ایلیا کا تعارف کروایا۔

"بہت پیاری بیوی ہے تمہاری۔" صائمہ نے ایلیا کو ساتھ لگایا۔ شہزاد انکل مسکرائے۔

"زارون کی بیوی کو تو ایسا ہی ہونا چاہیے تھا۔" اتنا تو انہیں اندازہ تھا کہ وہ خود اتنا کم عمر تھا تو اس کی بیوی بھی چھوٹی سی ہی ہوگی سو اب گڑیا سی ایلیا کو دیکھ کر کسی نے حیرت ظاہر نہیں کی تھی۔

"اور انکل یہ میری بیٹی۔" اس نے نتالیہ کو ان کی طرف بڑھایا۔

"اوہ یہ تو ایکسٹرا سرپرائز ہے' اس کا تم نے ذکر ہی نہیں کیا۔" انہوں نے حیرت آمیز مسرت سے اسے تھاما جبکہ باقی تینوں افراد بھی حیرت سے اس ننھی پری کو دیکھ رہے تھے۔

"یہ تو بنی بنائی باربی ہے۔" صائمہ نے نتالیہ کو ان سے لے کر اس کے گلابی گالوں پر بوسہ دیا' ولید اور الوینہ نے انہیں گھیر لیا۔

"مام! میں اسے اٹھاؤں گی۔"

"نہیں پہلے مجھے دیں۔" ولید نے اسے جھپٹ کر ہوا میں اچھالا۔

"پلیز مجھے دو' ولید۔" الوینہ چیخی تو ولید نے نتالیہ کو

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

پیار کرکے اس کے حوالے کیا اور اپنا رخ زارون کی طرف کیا۔

"تم سے جب بھی کوئی پوچھے کہ تم نے دنیا میں آکر پہلا کام کیا کیا تو یہی بتانا کہ شادی کرلی کچھ عرصے میں بچے بھی آگئے اب خود بھی پروان چڑھتے رہو اور ان کو بھی ساتھ ساتھ پالتے رہو۔ ایکسیلمنٹ یار۔" اس کی بات پر زارون تو جھینپ گیا البتہ انکل نے اونچا قہقہہ لگایا تھا۔

"اس گڑیا کا تو تم نے بالکل نہیں بتایا تھا ہم تو بس ایلیا کا ہی انتظار کرتے رہے۔"

"مجھے خود اس کا پتا نہیں تھا۔" اس نے سادگی سے اعتراف کیا۔ انکل نے بے ساختہ مسکراہٹ چھپانے کے لیے پانی کا گلاس لبوں سے لگالیا۔ البتہ صائمہ کھلکھلا کر ہنس پڑی تھیں۔

"شادی کے ایک ڈیڑھ ماہ بعد بھابھی کو چھوڑ کر موصوف نکل آئے تھے تو پتا چلتا بھی کیسے؟"

"رہنے دو ولید بھابھی تم پر سوٹ نہیں کررہا۔"

"وہ مجھ پر سوٹ کر بھی کیسے سکتا ہے' وہ تو ایلیا پر ہی کرے گا۔" اس نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ اب ایلیا بھی ہنس پڑی۔

"اتنی چھوٹی سی تو ایلیا ہے۔ کون بھابھی کہے۔"

"اوکے۔ ایز یو پلیزڈ" ولید نے ہاتھ اٹھائے۔

"اس ڈول کا کوئی نام بھی تو ہوگا۔" الوینہ نے نتالیہ کے گال سے گال رگڑا۔

"نتالیہ" اس کا نام نتالیہ ہے۔"

"واؤ زبردست' پریٹی نیم' کس نے رکھا ہے؟"

"پاپا نے رکھا ہے۔" ایلیا مسکرائی۔

"تمہارے پاپا کی چوائس بہت اچھی ہے۔" صائمہ مسکرائیں۔

"آؤ اب کھانا کھالیتے ہیں۔"

کھانے کے بعد صائمہ نے کہا۔

"جاؤ بیٹا۔ اپنے کمرے میں جاکر آرام کرو' اتنے سفر کے بعد تھکن ہوگئی ہوگی۔"

"چلو آؤ تمہیں تمہارا اپنا بیڈ روم دکھادوں۔" "آہ! میرا بیڈ روم پارٹنر آج سے کسی اور کا ہوگیا۔" ولید کی ٹھنڈی آہوں پر سب ہنس پڑے تھے۔ زارون نے مسکراتے ہوئے اسے گھورا۔ جواباً اس نے شرارت سے مسکراتے ہوئے آنکھ ماری تھی۔

"اڈیٹ" وہ آہستہ سے مسکرایا۔ کمرے میں آکر ایلیا نے نتالیہ کو بیڈ پر لٹایا۔ زارون اس کے پاس بیٹھ گیا۔ "تھینک یو ایلیا اس حسین تحفے کے لیے تم نے مجھے بہت بڑا سرپرائز دیا ہے۔ بہت خوب صورت سرپرائز۔" وہ شرما کر مسکرادی۔ وہ اسے دیکھتا رہا۔

"تم بدل گئی ہو' پہلے کے مقابلے میں چینج لگ رہی ہو۔" ایلیا نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"بہت سوبر اور بہت سنجیدہ' شاید ماں بن گئی ہو اس لیے۔" وہ اس کی آنکھوں میں جھانک کر مسکرایا تھا' وہ بھی جھینپ کر مسکرادی۔

"آپ بھی تو بدل گئے ہیں۔"

"ہاں ہم دونوں ہی بدل گئے ہیں' ماں باپ جو بن گئے ہیں۔ اس گڑیا کی' اتنی بڑی ذمے داری نے ہمیں بدلنا ہی تھا۔" اس نے ہلکے پھلکے لہجے میں کہا۔

"ہم یہیں رہیں گے؟"

"فی الحال تو یہیں رہیں گے۔" اس نے نتالیہ کے گال کو انگلی سے چھوا۔

"ممی کو کتنی خواہش تھی میرے بچوں کی' ان کی ننھی منی آوازوں کی' ان کی شرارتوں کی اور اب جب میری بیٹی اس دنیا میں آئی تو وہ..." اس کی آواز میں نمی اتر آئی۔ ایلیا نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"زارون پلیز۔" اس کی آنکھوں میں بھی آنسو چمکنے لگے تھے۔ زارون نے خود کو سنبھالا۔

"نہیں اتنی جلدی جانا تھا' اسی لیے جلدی جلدی سب کرکے چلی گئیں۔"

"تائی جی کو اتنا سیریس اٹیک کیسے ہوا۔ کیا کوئی ٹینشن تھی گھر میں؟" ایلیا کے سوال پر اس کے ہونٹ بھینچ گئے تھے۔

"پتا نہیں مجھے تو ہمیشہ یہ افسوس رہے گا کہ انہوں نے نتالیہ کو نہیں دیکھا۔" اس نے بات بدل دی تھی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

itsurdu.blogspot.com

اس نے ایلیا کا اے لیولز میں ایڈمیشن کروادیا۔

"صرف یہی دو سال ہیں تمہارے پاس۔ سکون سے پڑھ لو۔"

"کیوں۔ پھر کیا ہوگا؟" وہ ہونق ہوگئی۔

"پھر؟" وہ شرارت سے مسکرایا۔

"پھر فیملی میں اضافہ ہوگا۔" وہ بری طرح جھینپ گئی تھی۔ وہ خود بھی پڑھائی کے ساتھ ساتھ لیدر فیکٹری میں بہت دلچسپی سے کام سیکھ رہا تھا۔ اس کا اور ولید کا B.B.A مکمل ہوجانے کے بعد زارون اور ولید نے شہزاد صاحب کے مشورے سے لیدر فیکٹری کھولنے کا ارادہ کیا۔ پھر سارا پروسیجر زارون کی نگرانی میں ہی مکمل ہوا تھا۔ ولید اپنے CSS کے ایگزیم کی تیاری میں مصروف ہوگیا اور زارون نے اپنی تمام تر توجہ فیکٹری پر لگادی۔ شروع شروع میں تو آرڈرز کے لیے شہزاد صاحب کی مدد لینی پڑی' انہوں نے اپنے تعلقات استعمال کرکے انہیں بڑے بڑے آرڈرز دلوائے۔ زارون نے دن رات کی محنت سے ان آرڈرز کو مطلوبہ معیار کے مطابق اور مقررہ وقت میں تیار کرکے دیا۔ ساتھ ساتھ وہ مختلف کورسز بھی کرتا رہا۔ جن میں ڈیزائننگ کا کورس سرفہرست تھا۔

اس کے کام کا معیار اتنا اعلا تھا کہ پہلے وہ جن کمپنیوں اور فرمز سے خود رابطہ کرکے آرڈرز لیتا تھا اب وہ ازخود اسے اپنے آرڈرز نوٹ کروایا کرتیں۔ اس نے کبھی کوئی آرڈر واپس نہیں کیا' بلکہ اپنی ہمت سے زیادہ محنت کرکے انہیں دیے گئے ٹائم پر مکمل کرکے کمپنیوں کے حوالے کرتا۔ اس کی تیز رفتار ترقی نے تو شہزاد انکل کو بھی حیران کردیا تھا۔

"میں نے تو بہت پہلے ہی پرکھ لیا تھا کہ یہ ہیرا ہے ہیرا۔" انہوں نے ولید سے کہا تھا۔ کچھ عرصے بعد اس نے اپنی فرم کھول لی اور خود لیدر جیکٹس ایکسپورٹ کرنے لگا۔ ساتھ ہی اس نے کچھ اور لیدر گڈز بنوانی شروع کردی تھیں۔ جن کی اندرون ملک اور بیرون ممالک میں بہت طلب تھی۔ وہ بہت تیزی سے اپنی ساکھ بنا رہا تھا۔ وہ پارس بن گیا تھا کہ پتھر کو ہاتھ لگاتا تو وہ سونا بن جاتا۔ وہ بالکل ایک مشین کی طرح کام کرتا تھا' نیند' بھوک' تھکن کسی بھی انسانی جذبے سے بے نیاز ہوکر جیسے کوئی جنون تھا جو اسے کام اور ہر وقت کام پر اکساتا تھا۔ انٹرنیشنل کمپنیوں کے نمائندے اسے ملتے اور اگر انہیں یہ معلوم ہوجاتا کہ یہ فیکٹری اس کی ذاتی نہیں ہے تو وہ اسے اپنی فیکٹری کھول کردینے کی آفر کرتے' لیکن اس نے کبھی توجہ بھی نہیں دی' وہ شہزاد انکل سے الگ ہونے کا تو تصور تک نہیں کرسکتا تھا نہ ہی ان کے احسانات مرکے بھی چکا سکتا تھا۔ اس کی بیوی' اس کے بچے ان کے گھر میں یوں رہ رہے تھے کہ وہ ان کی طرف سے بے فکر ہوکر اپنے کام میں مصروف تھا۔ شمعون کی پیدائش ان ہی دنوں کی بات تھی' جس طرح صائمہ آنٹی نے ایلیا کا پورے پریگننسی پریڈ میں خیال رکھا تھا۔ اس کو ڈاکٹر کے پاس باقاعدگی سے لے جانا۔ اس کی دواؤں کا دھیان رکھنا' غذا کو سنبھالنا' حتی کہ جس دن شمعون پیدا ہوا۔ زارون شہر سے باہر تھا۔ پیچھے سب کچھ صائمہ آنٹی نے سنبھالا تھا۔

ولید ان دنوں اسسٹنٹ کمشنر بن چکا تھا اور دوسرے شہر اس کی پوسٹنگ تھی۔ جویریہ جو ڈاکٹر بن رہی تھی اور شہزاد انکل کی بہن کی بیٹی تھی' اکثر آتی رہتی اور ایلیا کی بہت اچھی دوست بن چکی تھی۔ الوینہ شادی کے بعد کینیڈا جابسی تھی۔ دو سال بعد ولید کی بھی شادی ہوگئی اور جویریہ رخصت ہوکر اسی گھر میں آئی تھی۔ زارون اب الگ گھر لینا چاہ رہا تھا' مگر وہاں کوئی بھی اس کی اجازت دینے پر رضامند نہیں تھا۔ انکل آنٹی اور ولید ناراض تھے تو جویریہ مشتعل۔

"میرے آنے سے تم لوگوں کو ڈسٹربنس ہونے لگی' جو جانے کا پروگرام بنالیا۔"

"تم یہاں ہوگی کتنا جو ہم ڈسٹرب ہوں گے۔"

"تو پھر الگ ہونے کا مطلب ہمیں تو دوسرے شہروں میں پوسٹ ہوتا رہوں گا' پاپا بھی کبھی کہاں تو کبھی کہاں' ایک تم ہو جو ان کے پاس رہ سکتے ہو اور تم بھی الگ ہونا چاہ رہے ہو۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

"پلیز ولید مجھے غلط مت سمجھو' میں صرف بچوں کے لیے یہ سوچ رہا ہوں کہ کل ان کے ذہن میں نہ آئے کہ میں انہیں اپنا گھر نہیں دے سکا۔"

"ہم بچوں کے بغیر کیسے رہیں گے' یہ تو تم نے ظلم کیا زارون۔"

"انکل پلیز آپ تو میری مجبوری سمجھیں۔" وہ انہیں کتنی ہی دیر سمجھاتا رہا تھا۔ پھر ان کے گھر سے قریب ہی اس نے چھوٹا سا گھر لیا تھا۔ جب وہ شفٹ ہو رہے تھے تو صائمہ کے آنسو ہی نہیں رک رہے تھے۔ ایلیا بھی مسلسل روتی رہی تھی۔ وہ خود بھی اداس تھا' مگر یہ بھی ضروری تھا۔

اس کے انڈر ہمیشہ مرد سیکریٹری کام کرتے تھے۔ اس نے کبھی لیڈی سیکریٹری اپائنٹ نہیں کی تھی۔ وہ ہر جگہ ملک کے اندر جانا ہوتا یا باہر ایلیا کو ساتھ لے جاتا۔ وہ اپنے باپ جیسا دھوکا ایلیا کو اپنے بچوں کی ماں کو نہیں دے سکتا تھا۔ اس کے لیے ضروری تھا کہ وہ خود کو کسی امتحان میں نہیں مبتلا ہونے دیتا۔ سو وہ اسے ساتھ ہی رکھتا تھا۔ اس نے کئی بار مختلف جگہوں پر ہارون کو دیکھا تھا۔ وہ انہیں دیکھتے ہی ادھر ادھر ہو جاتا تھا۔ وہ ان کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اکثر وہ لڑکی ہوتی' ان کے ساتھ ہی ہوا کرتی تھی۔ اس نے تو سنا تھا وہ بزنس میں بھی ان کا ہاتھ بٹاتی تھی۔ وہ اپنے مغربی لکس کے ساتھ اپنی الگ ہی پہچان رکھتی تھی۔ اس لیے بھی زارون اسے پہچان گیا تھا۔ اس لڑکی سے تو اسے شدید نفرت تھی' اسے دیکھ کر اس کی رگ رگ میں شرارے دوڑنے لگتے تھے۔ وہ اسے بے گھر کرنے کا باعث تھی' وہ اس کی ماں کی موت کی ذمے دار تھی۔ اس نے ان کا ہنستا بستا گھر اجاڑ دیا تھا۔ اس لڑکی پر تو بہت سے فرد جرم عائد ہوتے تھے۔ وہ اسے کبھی دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔

ہارون کا دن بدن پھیلتا کاروبار انہیں لاہور تک لے آیا تھا۔ انہوں نے ٹھی مل یہاں لگائی تھی۔ جس کی وجہ سے وہ اکثر لاہور آئے ہوتے تھے۔ اسے یہ خدشہ تو رہتا تھا کہ کہیں آمنا سامنا ہونے پر وہ اس سے ملنے کی کوشش نہ کریں' لیکن یہ تو کہیں خیالوں میں بھی نہ تھا کہ وہ بچوں کو ذریعہ بنائیں گے۔ وہ پتھرایا ہوا کھڑا کا کھڑا رہ گیا تھا۔ انہوں نے اس سے مایوس ہو کر بچوں سے تعلق قائم کر لیا تھا یا وہ اسے جتانے کے لیے کہ وہ آج بھی اسے کوئی اہمیت دیے بغیر جو چاہے وہ کر سکتے ہیں۔ غصے اور نفرت کی آندھی میں اسے کچھ بھائی نہیں دے رہا تھا۔ اس کا خون کھول رہا تھا۔ سارے راستے اس کا غصے سے برا حال رہا۔ گھر آتے ہی وہ ایلیا پر الٹ پڑا۔ اس نے سختی سے ایلیا کو اور بچوں کو ان سے ملنے سے منع کر دیا۔

بظاہر سب کو زارون بہت پرفیکٹ لگتا تھا' لیکن اس کے اندر بہت تبدیلیاں آچکی تھیں۔ ذہنی خلفشار نے اس کے اندر کچھ بہت غلط ایڈ کیا تھا جس میں ایک غلط عادت یہ بھی آئی تھی جس کے بارے میں ایلیا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا۔

گزشتہ تیرہ سالوں سے' چار سال تک وہ بالکل ٹھیک رہا تھا پھر۔ پہلے تو کبھی کبھار اور پھر تو جیسے کسی بھی وقت اسے دورہ سا پڑتا تھا اور وہ اپنی ساری ٹینشن' اپنی ہمدم' دمساز' ہمراز اور خود اسی کے لیے سب کچھ چھوڑ آنے والی بہت محبت کرنے والی بیوی پر اتار کر خود تو پرسکون ہو جاتا اور وہ جو ہر طرح سے اس کی محبت کا حق ادا کر رہی تھی' اپنے جسم پر جلتے ہوئے سگریٹ کی اذیت سہنا اسی کا فن تھا۔ وہ سسکاریاں جو تکلیف کی انتہا کو پہنچ کر اس کے ہونٹوں سے پھسلی تھیں۔ ان کے علاوہ تو ایک حرف شکایت کا زارون سے نہیں کہا تھا۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس کا ہی زارون ہے جو اذیت دیتا ہے تو کیا ہوا محبت بھی بے حساب کرتا تھا۔

☆ ☆ ☆

وہ اور ولید نئی فیکٹری کا چکر لگا کر واپس آرہے تھے کہ ایک ریسٹورنٹ کے سامنے ایلیا کی گاڑی نظر آئی۔

"وہ ایلیا آئی ہوئی ہے' آؤ ہم بھی چلتے ہیں پھر اکھٹے ہی گھر چلیں گے۔" جیسے ہی وہ گاڑی سے اترے' زارون کو تو سکتہ ہی ہو گیا تھا۔ ایلیا اور حنا لیہ دونوں ہی ہارون صاحب سے ہمکلام تھیں۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

"بچے تو بچے ایلیا خود بھی ان سے رابطے میں ہے' اس کا مطلب تو یہ ہے کہ۔" اس کا خون کھولنے لگا' اسے سوائے اس منظر کے کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

پھر جانے کیسے اس کا حوصلہ جواب دے گیا تھا' اور ایلیا کو۔ گھر سے چلے جانے کا حکم دے کر وہ خود بھی باہر چلا گیا' اسے لگتا تھا آج اس سے کچھ بہت غلط ہو جائے گا' رات کو خاصی دیر سے لوٹا تو لاؤنج میں زینو چاچی اس کے انتظار میں بیٹھی تھیں' چپ چپ سی۔

"کھانا لگاؤں بیٹا؟"

"نہیں مجھے بھوک نہیں ہے' آپ جانا چاہتی ہیں تو چلی جائیں۔" وہ اپنے بیڈ روم میں چلا آیا' خالی خالی بیڈ روم کتنا عجیب لگ رہا تھا' ہر چیز اپنی جگہ پر موجود تھی لیکن خالی پن کا احساس ہر سو چھایا ہوا تھا کیونکہ وہ جو نہیں تھی' جو اس کے بیڈ روم میں آتے ہی مسکرا کر اس کا استقبال کرتی تھی' بچپن سے ساتھ رہنے والی' سترہ سال سے زیادہ عرصے سے اس کی لائف پارٹنر کے روپ میں اس کے ہر پل کی ساتھی تھی' اس کا نہ ہونا کتنا خالی پن جگا رہا تھا۔ وہ لباس تبدیل کیے بغیر بیڈ پر گر گیا' ننھی ننھی بانہیں گلے میں لپٹی محسوس ہو رہی تھیں' وہ جلدی آجاتا تو بنی کتنی ہی دیر اس کے ساتھ کھیلتا رہتا اور دیر سے آتا تو وہ صبح اٹھ کر اس کے اوپر سوار ہو جاتا اور جب تک اسے اٹھا نہ لیتا' چیخیں مارتا رہتا' مومی جو اس سے صرف تین سال بڑا تھا اور وہ واحد تھا جو ایلیا کا ہم شکل تھا اور اسے بہت پیارا تھا' شمعون اس کا پہلا بیٹا' ایک نیا احساس اور نتالیہ اس کی اکلوتی بیٹی جو اس کی بہت لاڈلی تھی۔ وہ چاروں ہی ایلیا کے ساتھ چلے گئے بغیر اس کا خیال کیے کہ وہ ان کے بغیر کیسے رہے گا' تو ٹھیک ہے وہ بھی رہ لے گا' کوئی مسئلہ نہیں' اس نے سر تکیے میں گھسیٹر دیا۔

سوچنے کی حد تک کہنا آسان تھا کہ وہ ان کے بغیر رہ لے گا' حقیقت میں تو گھر کاٹنے کو دوڑ رہا تھا' صبح وہ جلدی جلدی تیار ہو کر آفس چلا گیا۔ سر اتنا بوجھل ہو رہا تھا کہ اس سے کوئی کام ڈھنگ سے نہیں ہو پا رہا تھا۔

نئی فیکٹری کی مشینری لینے اسے جاپان جانا تھا اور اب اسے نہیں لگتا تھا کہ وہ جا پائے گا' وہ ایلیا کے بغیر کہیں جاتا بھی نہیں تھا' وہ اس کی زندگی کا لازمی جزو تھی' وہی آنے' جانے کی تیاری کرتی' گھر میں ہوتے یا بیرون شہر یا بیرون ملک' وہ جب تک آنہ جاتا' وہ سوتی نہیں تھی چاہے رات کتنی ہی بیت جاتی' وہ جو اذیت اسے جلتے ہوئے سگریٹ کے ذریعے دیتا تھا (جس پر وہ خود کئی دن نادم رہتا تھا) اس کے لبوں پر کبھی شکوہ نہیں چہرے سے ناگواری ظاہر نہیں ہوئی' اور اسے اس پر اتنا غصہ آیا تھا کہ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اسے مار ہی ڈالتا' ٹھیک سترہ سال پہلے بھی وہ یوں ہی تنہا ہوا تھا اور آج وہ پھر تنہا رہ گیا تھا۔

سترہ سال پہلے' جب وہ خود سترہ سال کا تھا یوں اکیلا ہوا کہ دونوں ہاتھ خالی تھے' نہ کوئی رشتہ پاس تھا نہ گھر نہ روپیہ پیسہ اور اب گھر' رشتے' دولت' سب کے ہوتے ہوئے بھی وہ بالکل اکیلا رہ گیا تھا۔ دونوں بار اسے تنہا کرنے والا اس کا باپ تھا۔

✡ ✡ ✡

وہ کب سے ایک فائل سامنے رکھے اس پر نظر جمائے بیٹھا تھا۔ ایسی گہری سوچ کے پاتال میں اترا ہوا تھا کہ پلک تک نہیں جھپکی تھی اس نے' دروازہ کھول کر کوئی اندر داخل ہوا' اس کے انہماک میں خلل نہیں پڑا۔ کھنکارنے کی آواز پر اس نے چونک کر سر اٹھایا تھا اور سامنے موجود شخصیت کو دیکھتے ہی اس کا رنگ بدل گیا تھا' وہ جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔

"کیوں آئے ہیں آپ یہاں؟"

"تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں کیوں آیا ہوں۔"

"نہیں میں نہیں جانتا اور نہ ہی جاننا چاہتا ہوں۔"

"لیکن میں بتانا چاہتا ہوں کہ میں یہاں کس لیے آیا ہوں' تم نے یہ جو نیا ڈرامہ کیا ہے' ایلیا اور بچوں کو گھر سے نکال کر اس کے پیچھے کیا مقصد ہے؟ بتاؤ گے۔"

"میں آپ سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM
itsurdu.blogspot.com

"وہ تو مجھے معلوم ہے کہ تم مجھ سے بات نہیں کرنا چاہتے اور ایلیا کو بھی مجھ سے بات کرتے دیکھ کر ہی تم نے اسے گھر سے نکالا ہے۔ تمہیں شرم آنی چاہیے زارون تم نے اسے گھر سے نکالا ہے جو تمہارے لیے سب کچھ چھوڑ آئی تھی' جو تمہارے ساتھ ہر حال میں خوش تھی۔"

"نہیں وہ میرے ساتھ خوش نہیں تھی' اس نے میرے لیے کچھ بھی نہیں چھوڑا تھا' وہ سب سے رابطے میں تھی۔"

"تم جب کسی کے خلاف سوچنے لگتے ہو تو غلط فہمیوں کے پہاڑ کھڑے کرلیتے ہو' ہر خونی رشتے سے تم بدگماں ہو اور دوستوں کے لیے آخری حد تک چلے جاتے ہو' وہ تمہارا دوست خود تو سول سروس کے مزے لوٹ رہا ہے اور تمہیں جھونک رکھا ہے اس فیکٹری میں' دن رات محنت کرکے منافع اسے پہنچاؤ' یہ بات تو تمہاری چھوٹی سی عقل میں سمائی نہیں اور بنے پھرتے ہو عقل کے ٹھیکیدار۔"

"آپ ایک لفظ ولید کے متعلق مت کہیے گا' اس کے اور انکل کے احسانات کے سامنے تو میری نظریں نہیں اٹھتیں' جیسے آپ نے مجھے گھر سے نکالا تھا' اس کا تو مجھے ایڈکٹ بننا چاہیے تھا یا پھر سڑکوں پر پھرنے والا بھکاری۔"

"زارون۔" انہوں نے تڑپ کر اسے پکارا تھا' پر اس پر اثر نہیں ہوا تھا' وہ ہونٹ بھینچ کر دو قدم پیچھے ہو گیا تھا۔

"آپ پلیز یہاں سے چلے جائیں' میں مزید آپ سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔" اس کی آواز میں وحشت تھی۔

"جو غلطی میں نے کی' وہی تم نے بھی تو کی ہے' تم نے میری خطا معاف نہیں کی تو تمہارے بچے تمہیں کیسے معاف کریں گے۔ وہ تو بہت بہتر ماحول میں گئے ہیں' تم سے کہیں اچھے طریقے سے جبران انہیں پال لے گا۔ پھر وہ کل تمہارا گریبان نہیں پکڑیں گے کہ تم نے انہیں اور ان کی ماں کو گھر سے کیوں نکالا تھا۔"

انہوں نے تاک کر نشانہ لگایا تھا' اس کے چہرے پر کرب کی لہر گزری تھی۔

"آپ یہی تو چاہتے تھے' اسی لیے تو ان سے میل جول بڑھایا تھا' میں سمجھا تھا کڑی مسافت طے کرکے اب ستانے کا وقت آیا ہے مگر آپ مجھے کبھی خوش نہیں دیکھ سکتے۔ بلکہ آپ تو شاید مجھے زندہ بھی نہیں دیکھنا چاہتے۔ ویسے بھی میں اب تھک گیا ہوں' شہر بدلا' ملک سے باہر جاکر بھی دیکھا' آپ کی رسائی ہر جگہ ہے' میرے لیے کہیں فرار نہیں ہے' میں اب نہ شہر چھوڑوں گا نہ ملک' میں اب یہ دنیا ہی چھوڑ دوں گا۔"

وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا' ہارون نے پھرتی سے اس کا بازو پکڑ کر کھینچا تھا۔

"خبردار ایسی کوئی حرکت مت کرنا' تم مجھ سے نہیں ملنا چاہتے بلکہ مجھ سے بات کرنا بھی تمہیں گوارہ نہیں تو میں آئندہ تم سے کبھی نہیں ملوں گا بلکہ تمہارے راستے میں بھی نہیں آؤں گا' میں یہاں صرف تمہاری غلط فہمی دور کرنے آیا تھا' ایلیا کبھی مجھ سے یا اپنے ماں باپ سے نہیں ملی' اس دن محض اتفاق سے وہ سامنے آگئی تھی' اس بات پر اپنا گھر خراب مت کرو' مجھے یہ پتا ہوتا کہ تم مجھ سے اتنی نفرت کرتے ہو کہ مجھ سے بات کرنے پر اپنے بیوی بچوں کو گھر سے نکال دو گے تو میں ان سے کبھی نہ ملتا' بہرحال تمہیں آئندہ کبھی مجھ سے یہ شکایت نہیں ہوگی۔"

اس نے جھٹکے سے اپنا بازو چھڑایا اور تنفر سے انہیں دیکھا۔

"آپ صرف اپنے بھائی اور بھتیجی کی وجہ سے یہاں آئے ہیں۔" وہ کچھ دیر اسے دیکھتے رہے پھر افسردگی سے مسکرائے۔

"چلو جو تم سمجھو بس کوئی غلط قدم مت اٹھانا۔"

"مجھے آپ کی نصیحتوں کی ضرورت نہیں ہے' آپ جائیں یہاں سے۔" اس نے تلخی سے کہہ کر رخ پھیر لیا' ہارون مڑ کر باہر چلے گئے' وہ کرسی پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھ گیا' اس کے دل و دماغ میں آگ سی لگی ہوئی تھی' کام تو وہ پہلے بھی نہیں کرپا رہا تھا' اب تو وہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

سوچنے کے قابل بھی نہیں رہ گیا تھا اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ہارون اس طرح اس کے آفس بھی آسکتے ہیں۔ اس نے کہنیاں میز پر ٹکا کر اپنا سر ہاتھوں میں تھام لیا تھا۔

✡ ✡ ✡

بہت مشکل سے ہی مگر اس نے اپنے آپ کو کام میں مصروف کر لیا تھا۔ پرسوں اسے جاپان جانا تھا اور وہ یہاں کوئی جھول چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا تھا۔ اس وقت بھی وہ مسلسل لیپ ٹاپ پر مصروف تھا' ساتھ ساتھ فونز کا سلسلہ بھی چل رہا تھا۔ اس وقت بھی سیل پر ہوتی بیل نے اسے متوجہ کیا تھا۔ نیا نمبر تھا' اس نے اٹنڈ کر لیا۔

"ہیلو' ہیلو کون؟"

"ہیلو پاپا میں موی ہوں' آپ کو بہت مس کر رہا ہوں پاپا' میں آپ کے پاس آؤں گا۔ پاپا مجھے لے جائیں۔" دوسری طرف سے آتی موی کی آواز نے اسے بے حس و حرکت کر دیا تھا' یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے صدیوں بعد یہ میٹھی آواز سنی ہو' اس کے معصوم بچے کی آواز' وہ کہنا چاہتا تھا کہ میں بھی تمہیں بہت مس کر رہا ہوں لیکن اس کی زبان حرکت نہیں کر پا رہی تھی۔

"ہیلو پاپا' بولیں نا پاپا۔" وہ چھوٹا سا بچہ جواب نہ پا کر رو پڑا تھا۔ وہ اسے چپ کروانا چاہتا تھا پر اس کی آواز کیوں نہیں نکل رہی تھی' اس کا جسم اس کے دماغ کے احکامات کا پابند نہیں رہا تھا' وہ اپنے بچے کو چپ کیوں نہیں کروا پا رہا جو اب بلک بلک کر رو رہا تھا۔

"پاپا نہیں بول رہے' پاپا مجھ سے بات نہیں کر رہے۔" زارون کو یوں لگ رہا تھا کہ اس کا دل کوئی تیز آلے سے کاٹ رہا ہو' درد کی شدید لہر تھی جو اس کے سینے سے اٹھی تھی' اس نے سینے کو مسلا مگر درد تیز سے تیز تر ہوتا جا رہا تھا' کندھے اور بازو میں بھی یہ درد سرائیت کر گیا تھا' وہ دونوں ہاتھوں سے سینہ جکڑے دوہرا ہو گیا' عین اسی وقت ولید دروازہ کھول کر اندر آیا تھا۔

"زارون۔" اس کے منہ سے چیخ نکلی تھی' وہ تڑپ کر اس کے پاس پہنچا "زارون کیا ہوا ہے' یہ تمہیں کیا ہو رہا ہے۔" بھلا وہ جواب دینے کے قابل ہوتا تو اپنے بیٹے کو جواب نہ دیتا۔ ولید نے فون کر کے رومیل کو بلایا اور اس کی مدد سے زارون کو ڈاکٹر کے پاس لے آیا۔ ڈاکٹر نے فوراً" اس کا ECG کروایا' پھر تفصیلی چیک اپ کیا۔

انہیں انجائنا کا اٹیک ہوا ہے۔

"لیکن ان کا بلڈ پریشر جتنا بڑھا ہوا تھا اور یہ جتنے اسٹریس میں ہیں اس سے اور بھی سیریس پرابلمز پیدا ہو سکتی ہیں۔"

اور یہ تو ولید کو اچھی طرح معلوم تھا کہ وہ کتنے اسٹریس میں تھا پر یہ تو معلوم نہیں تھا کہ وہ ہارٹ پرابلم کا شکار ہو جائے گا' ولید اور رومیل ایک دوسرے کو دکھ سے دیکھ کر رہ گئے تھے۔ ٹریٹمنٹ کے بعد وہ بہتر کنڈیشن میں تھا' رومیل کو ولید نے واپس بھیج دیا تھا۔ ڈاکٹر اب زارون سے مخاطب تھا۔

"آپ کے نروز پر بہت پریشر ہے اور یہ آپ کے لیے ٹھیک نہیں ہے' اگر آپ کو کسی قسم کی پرابلم بھی ہے' آفیشل یا فیملی پرابلم' آپ کو اسے شیئر کرنا چاہیے' فرینڈز کے ساتھ یا..... وہ رکا۔"

"آپ میرڈ ہیں؟"

"آج کا؟" ولید کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔ "یہ تو بچپن شادی شدہ ہے۔"

"جی؟" ڈاکٹر نے اچنبھے سے اسے دیکھا۔

"میرا مطلب ہے' پندرہ' سولہ سال کی عمر میں اس کی شادی ہوئی تھی' اب تو بہت عرصہ ہو گیا اسے میرڈ ہوئے بھی۔"

"بچے ہیں۔"

"کوئی ایک' ہر سائز کا بچہ ہے اس کا۔" ولید کے برجستہ بولنے پر ڈاکٹر کو ہنسی آ گئی۔

"کتنے بچے ہیں؟" زارون بھی مسکرا دیا۔

"چار بچے ہیں میرے۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

"اپنی مسز سے انڈر اسٹینڈنگ ہے؟" ڈاکٹر بے چارہ تو پورا سائیکاٹرسٹ بن گیا تھا۔

"جی" بہت دھیمی آواز میں اس نے کہا تھا۔

"وہ بے چاری تو بے دام کی غلام ہے' نواب صاحب کے ہی مزاج نہیں ملتے۔" ولید بڑبڑایا' زارون نے ان سنی کردی۔

"تو آپ ان سے ڈسکس کرلیا کریں' اپنے اوپر اتنا برڈن نہ لیں کہ یہ حال ہوجائے۔ اپنا خیال رکھیں اور اپنا کلائیمٹ چینج کرکے دیکھ لیں' ہوسکتا ہے فرق پڑے۔"

"میرا تو خیال ہے اسے اپنی بیوی کے ساتھ کہیں گھومنے کے لیے جانا چاہیے' زیادہ فرق پڑے گا۔" ولید کے مخلصانہ مشورے پر ڈاکٹر کے ساتھ زارون بھی ہنس پڑا تھا۔ ولید چاہتا بھی یہی تھا کہ کسی طرح اس کا ذہن ریلیکس ہوجائے۔ واپسی پر بھی وہ اسی طرح چٹکلے چھوڑتا آیا تھا۔

☼ ☼ ☼

پھر وہ جاپان آگیا۔ مشینری دیکھنے' ان کے سودے کرنے میں ایسا مصروف ہوا کہ دو دن بعد ولید سے بات ہوپائی تھی۔

"یار' مومی بہت بیمار ہوگیا ہے' مسلسل تمہیں یاد کرکرکے' رو رو کر اس نے اپنی حالت خراب کرلی ہے۔" اس کا دل دھڑکنا بھول گیا۔

"مومی' میری جان۔"

"ہیلو" ولید اسے خاموش پاکر پریشان ہوگیا۔

"ہاں ولید' تمہیں کیسے پتا چلا کہ مومی بیمار ہے؟"

"جویریہ کی بات ہوئی تھی ایلیا سے' تمہارے انجائنا کا بھی بتادیا تھا اس نے اور ایلیا تو فون پر ہی رونے لگ گئی تھی' بس ختم کرو ناراضی' وہ تمہیں اتنا چاہتی ہے اور تم ایسا کررہے ہو' شرم کرو۔"

زارون نے مشینری سے متعلق باتیں کرکے موضوع بدل دیا تھا' ولید نے بھی محسوس کرکے اسی موضوع پر بات شروع کردی تھی' کچھ دن بعد پھر اس کا فون آیا تو اس نے بتایا کہ وہ اسلام آباد جاکر ایلیا اور بچوں سے مل آیا ہے۔

"مومی کیسا ہے اب؟" بے اختیار اس نے پوچھا تھا اور پہلی بار بات کرتے ہوئے ولید افسردہ ہوا تھا۔

"کیا بتاؤں یار' اتنے سے بچے نے اپنا کیا حال کرلیا ہے' اگر یوں کرنا تھا تو پہلے ہی بچوں کو اپنا عادی نہ بناتے' بہترین ڈاکٹرز سے وہ لوگ اس کا علاج کروا رہے ہیں اور ڈاکٹر نے بھی یہی کہا ہے کہ بچہ اپنے والد کو مس کررہا ہے' جتنی دیر ہم بیٹھے رہے' وہ ہم سے یہی کہتا رہا ہم اسے لاہور' تمہارے پاس لے چلیں' اگر تم یہاں ہوتے تو میں اسے لے بھی آتا' اب تم بھی بس کردو' اور واپس آکر انہیں لے آؤ۔"

زارون کا دل جیسے کوئی مٹھی میں لے کر مسل رہا تھا۔

"مومی میرا بچہ۔" اس نے اپنے ہونٹ کچل ڈالے۔ فون بند کرکے اس نے چائے منگوائی' خیالات کی وہ یورش تھی کہ کپ میں نکالتے ہوئے چائے اس کے ہاتھ پر گر گئی "سی" اس نے ہاتھ جھٹکا' جلن ہونے لگی تھی۔ اس نے واش روم میں جاکر ٹھنڈے پانی کے نیچے ہاتھ رکھا' ہٹایا تو پھر جلن ہونے لگی' اس نے کمرے میں آکر ٹھنڈی ہوتی چائے کو بڑے بڑے گھونٹوں میں ختم کیا' تب تک جلن مزید بڑھ گئی تھی۔ جلد بھی سرخ ہوگئی تھی۔

"کچھ لگاؤں اس پر۔" اس نے ادھر ادھر دیکھا۔

"وہ' ٹوتھ پیسٹ لگانے سے جلن کم ہوجاتی ہے۔" ایلیا نے ایک بار کہا تھا۔ "ایلیا" وہ ٹھٹک گیا' نظریں اپنے ہاتھ کی سرخ ہوتی پشت پر جم گئیں' یہ ذرا سی جلن اس سے برداشت نہیں ہورہی اور وہ' وہ کیسے برداشت کرتی تھی' اس نازک سے وجود میں اتنی طاقت کہاں سے آجاتی تھی' کیا وہ صرف بچوں کی خاطر اس کی دی ہوئی وہ خوفناک اذیت برداشت کرتی تھی' کیا یہ قابل یقین بات تھی' بہت سی باتوں پہ جو غصے کی چادر نے پردہ ڈال دیا تھا۔ وہ اب سمجھ آرہی تھیں۔ وہ یہی سمجھتا تھا کہ وہ خود ایلیا سے بہت محبت کرتا ہے مگر

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

حقیقت تو یہ تھی کہ ایلیا نے اپنی محبت سے اس کی زخمی روح پر پھائے رکھے تھے۔ وہ اپنے باپ سے ناراض تھا تو ان سے نہیں ملتا تھا اور وہ اس کے پیچھے سب کو چھوڑ کر بیٹھی تھی۔ اس کے دماغ میں نئے نئے دریچے کھل رہے تھے' ایلیا کی محبت کو وہ اس طرح سے ساتھ رہتے ہوئے محسوس نہیں کر پایا تھا جیسے اب کر رہا تھا۔

پاکستان پہنچ کر اس نے ولید کو منع کیا کہ وہ ایلیا کو اس کی آمد کی اطلاع نہ دے' وہ خود وہاں پہنچ کر ان سب کو سرپرائز دینا چاہتا تھا۔ ایک طویل عرصے کے بعد وہ چاچو کے گھر داخل ہوا تھا' ملازم اسے ایلیا کے کمرے میں پہنچا گیا تھا' ہلکا سا دروازہ ناک کر کے وہ اندر داخل ہوا' ثنالیہ اور شمعون چیختے ہوئے اس سے لپٹ گئے' اس کے اندر سکون ہی سکون پھیل رہا تھا۔ بیڈ پر لیٹے موی کو اٹھا کر اس نے چوم لیا اور سینے سے لگا کر اس کی معصوم محبت کو روح کی گہرائیوں میں اترتے محسوس کیا' وہ واقعی بہت کمزور ہو گیا تھا اور اس وقت بھی بخار میں مبتلا تھا' ننھا منا ہنی بھی اس کی گود سے اترنے کے لیے تیار نہیں تھا' چاچو سے ملتے ہوئے وہ بہت شرمندہ تھا۔ انہوں نے اور ثمن آنٹی نے اس کا بہت خیال رکھا تھا' بہت محبت دی' اس سارے قصے میں بھی ان کا کوئی قصور نہیں تھا مگر اس نے ایلیا کو ان سے بھی نہیں ملنے دیا' وہ خود آ کر بھی اپنی بیٹی سے مل سکتے تھے مگر انہوں نے انہیں ڈسٹرب نہیں کیا تھا' دوسرے دن واپسی ہو گئی۔ گھر آتے ہی بچے یہاں' وہاں پھیل گئے' اک دم سناٹا تحلیل ہو گیا تھا' زینو چاچی کے تو مارے خوشی کے پاؤں زمین پر نہیں پڑ رہے تھے۔ ولید نے فون پر ہی اسے وش کر دیا تھا۔

"آج تو میں کباب میں ہڈی بننے کے لیے نہیں آؤں گا لیکن کل تمہیں ہر صورت مجھے برداشت کرنا ہو گا۔" وہ فون بند کر کے مسکراتا ہوا کمرے سے باہر آنے لگا کہ اندر آتی ایلیا سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔

☆ ☆ ☆

وہ صوفے پر بیٹھا تھا سر کے پیچھے ہاتھ باندھے چھت کو دیکھتا ہوا' وہ پاس آ کر بیٹھ گئی تو وہ بھی سیدھا ہو بیٹھا۔

"تھک گئے ہیں؟"

"اب تم آ گئی ہو تو ساری تھکن اتر جائے گی۔" اس نے ایلیا کے کندھوں کے گرد بازو پھیلایا۔

"پوچھو گی نہیں میں کہاں سے آ رہا ہوں۔"

"میں نے تو پہلے بھی کبھی نہیں پوچھا تھا۔" وہ آہستہ سے بولی۔

"ہاں یہ تو ہے۔ بہرحال میں سائیکاٹرسٹ سے سیشن کر کے آیا ہوں۔" ایلیا نے بری طرح چونک کر اسے دیکھا۔

"سائیکاٹرسٹ؟"

"ہاں تم ہی نے تو کہا تھا میں سائیکی کیس ہوں۔"

"آئی ایم سوری زارون' غصے میں نجانے میں نے کیا کیا کہہ دیا۔"

"تم نے ٹھیک کہا تھا' میں واقعی سائیکی ہو گیا تھا ورنہ جو مرد اپنی بیویوں سے محبت کرتے ہیں' وہ انہیں اذیت دینے کا سوچ بھی نہیں سکتے' تمہیں پتا ہے جب میرے ہاتھ پر چائے گری تو مجھے اتنی جلن ہوئی کہ میں اس پر لگانے کے لیے کچھ ڈھونڈنے لگا تب مجھے تم بہت یاد آئیں' کتنی جلن ہوتی ہو گی تمہیں' کیسے برداشت کرتی تھیں تم۔ اس پر نہ کوئی شکایت نہ گلہ نہ نفرت' محبت تو تم کرتی تھیں' قربانی تو تم دے رہی تھیں' میں نے تو صرف اپنا فرسٹریشن نکالنے کے لیے ایک ٹارگٹ بنایا ہوا تھا تمہیں۔ میں نے ولید سے کہا تھا کہ جویریہ سے کہے کہ وہ کسی اچھے سائیکاٹرسٹ سے میرے لیے ٹائم لے' آج میں ان سے مل کر آیا ہوں' میں اب تمہیں مزید اذیت نہیں دینا چاہتا' میں اب تم سے صرف محبت کرنا چاہتا ہوں' ایسی محبت جس میں تمہیں ذرا سی بھی تکلیف نہ ملے' ایسی محبت جو تمہاری خالص محبت کا مقابلہ کر سکے' جو تمہیں دل سے خوش ہونے پر مجبور کر سکے۔" ایلیا کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ زارون نے بہت محبت سے انہیں صاف کیا تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

itsurdu.blogspot.com

"اب نہیں' اب میں تمہیں رونے نہیں دوں گا۔ جو ہو گیا اس کی تلافی تو نہیں ہو سکتی' مگر ہم آئندہ آنے والے وقت کو تو خوب صورت بنا سکتے ہیں نا۔" وہ اس کی آنکھوں میں جھانک کر مسکرایا۔ وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"اب ایسے تو نہ دیکھو کہ مجھے خود پر شرمندگی ہونے لگے۔"

"زارون۔"

"جی جان زارون؟"

"میری ایک بات مانیں گے؟"

"ایسی کیا خاص بات ہے جس کے لیے پیشگی اجازت لی جا رہی ہے؟" اس نے ابرو اچکائے۔

"اپنا دل تھوڑا سا بڑا کر کے تایا جی کو بھی معاف کردیں۔ وہ بہت بیمار رہتے ہیں۔ آپ پلیز ان سے۔"

"بس آگے کچھ مت کہنا' میں اپنی اور تمہاری بات کر رہا تھا۔ تم اس موضوع کو رہنے دو۔" اس نے ایلیا کی بات کاٹ دی تھی۔

"زارون پلیز' مجھے بہت دکھ ہوتا ہے۔"

"ایلیا میرا دماغ خراب مت کرو' جب میں نے کہہ دیا ہے کہ بات ختم کرو تو بس ختم۔" وہ ہمیشہ کی طرح اس بات پر شدید غصے میں آگیا تھا' وہ ڈر کر چپ ہو گئی تھی۔

☆ ☆ ☆

آج زارون جلدی گھر آگیا تھا کیونکہ ایلیا نے اسے فون کر کے جبران کی آمد کی اطلاع دی تھی۔

"السلام وعلیکم! چاچو' کیسے ہیں آپ؟" وہ ان سے لپٹ گیا۔ انہوں نے اس کی پیشانی چومی۔

"بالکل ٹھیک۔ تم سناؤ بہت مصروف رہتے ہو۔"

"اچھی مصروفیت ترقی کی ضمانت ہے۔ آپ آج کیسے آگئے؟"

"ملنے کو دل چاہا' آگیا' بہت سی باتیں کرنے کو دل چاہ رہا تھا بڑی مشکل سے ٹائم نکال کر آیا ہوں۔"

"بہت اچھا کیا چاچو' اب خوب گپ شپ لگاتے ہیں۔" کچھ دیر کی باتوں کے بعد انہوں نے پوچھا۔

"یہ ایلیا کیا کہہ رہی ہے کہ نتالیہ کے لیے تمہارے پروفیسر کے بیٹے کا رشتہ آیا ہوا ہے۔ لڑکا ابھی پڑھ رہا ہے اور تمہارے انڈر کام سیکھ رہا ہے۔ ایسا رشتہ؟ ایک ہی بیٹی ہے تمہاری اور وہ بھی اتنی بھاری ہے تم پر کہ جو پہلا رشتہ آیا' تم راضی ہو گئے۔"

"نہیں چاچو۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ انہوں نے بات کی اور میں نے ایلیا سے ذکر کر دیا۔ اب جہاں بیٹی ہو وہاں رشتے تو آتے ہی ہیں۔"

"بالکل آتے ہیں' مگر او کے کرنے سے پہلے کچھ باتوں کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے۔ تمہارا کیا اسٹیٹس ہے تم خود بھی اچھی طرح جانتے ہو اور دوسرے لوگ بھی۔ سب جانتے ہیں کہ تم سید ہارون ہاشمی کے بیٹے ہو۔ ان کی ساری پراپرٹی کے اکلوتے وارث۔"

"پلیز چاچو پلیز۔ ان کی ساری پراپرٹی ان ہی کی ہے۔ مجھے ان کی پراپرٹی میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔ میں ان سے کوئی واسطہ نہیں رکھنا چاہتا۔" اس کے لہجے میں زہر اُمڈنے لگا۔ جبران نے ناراضی سے اسے دیکھا۔

"مت کیا کرو ایسی باتیں۔ اچھی نہیں لگتیں تمہارے منہ سے۔ انہوں نے اپنے لیگل ایڈوائزر کو بلا کر سب کچھ تمہارے نام کر دیا ہے۔ تمہارے اور تمہارے بچوں کے نام پر۔"

"ان سے کہیں اپنی یہ فیاضی خود تک محدود رکھیں' مجھ پر یہ مہربانیاں کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور ابھی میرے ہاتھ پاؤں سلامت ہیں۔ میں یہ جو دن رات محنت کرتا ہوں' اپنے بچوں کے لیے ہی کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا۔ جب تک زندہ ہوں۔ ہاں اگر میں نہ رہوں تو پھر جو دل چاہے میرے بچوں کے لیے کریں' میں روکنے کے لیے موجود نہیں ہوں گا۔"

"زارون۔" جبران کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

"کیا سوچ کے یہ بکواس کی تم نے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں عمر خضر عطا فرمائے' انہوں نے جو نوٹیا کا حصہ بنتا تھا وہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

اس کے نام کر دیا ہے اور اس سے دوگنا جو تمہارا حصہ بنتا ہے۔ وہ تمہارے نام لکھوا دیا اس میں غصے کی کیا بات ہے؟"

"ہاں واقعی اب مجھے غصہ نہیں آنا چاہیے۔ اب تو ہنسی آنی چاہیے جب مجھے ضرورت تھی سہارے کی، ہمدردی کی، اس وقت تو مجھے دھکے دے کر نکال دیا اور اب جب مجھے نہ رشتوں کی ضرورت ہے نہ روپے پیسے کی تو زبردستی جانے کیا کیا سونپا جارہا ہے۔ اللہ کا بہت کرم ہے مجھ پر، میری بہت اچھی بیوی ہے۔ دوستوں جیسی بلکہ دوستوں سے بھی بڑھ کر خیال رکھنے والی، اتنے پیارے بچے ہیں میرے کہ سارے دن کا تھکا ہارا گھر آتا ہوں تو ان کی پیاری، پیاری صورتیں، معصوم باتیں، میری ساری تھکن اتار دیتی ہیں۔ میں اب کسی کے بارے میں سوچتا بھی نہیں ہوں۔ مجھے خواہش ہی نہیں ہوتی کہ میں کسی کا تصور کرکے خود کو تکلیف دوں۔" اس کے لہجے سے تلخی ٹپک رہی تھی۔ جبران سب سمجھ رہے تھے جو اس نے کہا تھا وہ بھی اور جو نہیں کہا وہ بھی۔ اس نے خود پر جو خول چڑھا رکھا تھا۔ وہ کبھی کبھی چٹخ جاتا تھا اور اس کے چہرے پر اپنوں کی بے مروتی کے دکھ، رشتوں کے کھو جانے کا غم، کم عمری میں ذمے داریوں کا بوجھ، ان کی تھکن سب کچھ نظر آنے لگتا تھا، مگر صرف چند لمحوں کے لیے

"تم اس وقت غلط تھے نہ ہارون بھائی غلط سمجھے تھے، میں آج ساری حقیقت تمہیں بتانا چاہتا ہوں، تم واحد تھے جس نے انہیں نوینا اور اس کی ماں کے ساتھ دیکھا تھا، ہما بھابھی جب C.C.U میں تھیں تو ہوش میں آنے پر انہوں نے ہارون بھائی سے کہا کہ انہوں نے ان کا اور ان کے بیٹے کا مان توڑ دیا ہے۔ لامحالہ ہارون بھائی کا دھیان تمہاری طرف گیا کہ تم نے ہی ان کو سب کچھ بتایا ہے، اسی لیے انہوں نے غصے میں وہ بھیانک غلطی کی کہ تمہیں رات کے اندھیرے میں گھر سے نکال دیا۔ تم نے تو بھابھی کو کچھ نہیں بتایا، لیکن میں جانتا ہوں کیا ہوا ہوگا۔ بھابھی کی ڈیتھ کے بعد تم بخار میں بے سدھ پڑے تھے تو میں تمہارے پاس تھا۔ تم تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد ہذیان کی کیفیت میں کہہ رہے تھے۔

"ممی پاپا بہت خراب ہیں۔ انہوں نے دوسری شادی کرلی ہے۔ ان کی بیٹی بھی ہے۔" میں یہ باتیں سن کر سناٹے میں رہ گیا۔ مجھے سمجھنے میں دیر نہیں لگی کہ ہما بھابھی نے تمہاری یہی باتیں سنی ہوں گی اور وہ زندگی ہار گئیں۔ اس رات ایلیا کی طبیعت بہت خراب تھی، اسے مسلسل وومیٹنگ ہو رہی تھی۔ اس پریشانی میں کسی کا دھیان اس خوش خبری کی طرف نہیں گیا جو بعد میں ڈاکٹر نے سنائی، میں تمہیں سوتا پاکر ہارون بھائی کو تمہارے پاس چھوڑ کر ایلیا کے پاس گیا تھا۔ تم ایلیا کو دیکھ کر بہت گھبرا رہی تھی تو میں وہیں ٹھہر گیا، مجھے پتا ہوتا پیچھے یہ قیامت آجائے گی تو میں کمرے سے باہر قدم بھی نہ رکھتا۔ صبح ہر طرف شور مچ گیا زارون گھر میں کہیں نہیں ہے، چوکیدار نے تمہارے آدھی رات کو بھاگتے ہوئے گیٹ سے نکل جانے کی گواہی دی۔ سب یہی سمجھے کہ ماں کی موت کے صدمے نے اس کا دماغ الٹا دیا اور وہ کہیں چلا گیا سب مل کر تمہیں تلاش کرنے لگے، مگر کوئی سراغ نہیں ملا۔

مجھے ہارون بھائی کے رویے سے الجھن ہو رہی تھی۔ وہ تمہارے جانے پر ویسا ردعمل کیوں نہیں دکھا رہے تھے۔ جیسا دکھانا چاہیے تھا۔ وہ بالکل خاموش ہوگئے تھے۔ پھر جب ڈاکٹر نے ایلیا کا چیک اپ کرکے اس کی پریگننسی کا بتایا تو ان کی خاموشی ٹوٹ گئی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے زارون کو گھر سے نکال دیا تھا۔ مجھے اس پر بہت غصہ تھا، اس نے ہما کو مجھ سے چھین لیا۔ میں نے اسے منع کیا تھا پھر بھی اس نے سب کچھ ہما کو بتا دیا اور وہ مجھ سے ناراض ہی اس دنیا سے چلی گئی۔ اسے کتنی خواہش تھی اس کے بچے دیکھنے کی، ان کی معصوم چہکاریں سننے کی تب ہی تو اتنے سے بیٹے کی شادی کردی تھی اس نے اور اب جب وہ بچہ آنے والا ہے تو وہ اس کے استقبال کے لیے موجود ہی نہیں اور وہ بھی موجود نہیں جو خود کو تنہا محسوس کرتا تھا۔ اب جب اس کی تنہائی ختم ہونے والی تھی۔ میں

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

نے اسے گھر سے نکال دیا۔ پتا نہیں کہاں گیا ہوگا۔ کس کے ہاتھ لگا ہوگا۔"

میں ان کی باتیں سن کر صدمے سے ٹوٹ گیا' میرا دل مسل کر رہ گیا تھا۔ تم ابھی ماں کے ہی غم سے باہر نہیں آئے تھے کہ انہوں نے بے گھر ہونے کا عذاب بھی نازل کردیا۔ اس وقت تو میں غصے سے ان کے پاس سے اٹھ کر آگیا' مگر پھر تمہیں کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا' تمہارے کالج کے پرنسپل نے کچھ ماہ بعد بتایا کہ تم ڈاکومنٹس لینے آئے تھے۔ یہ اطمینان تو ہوا کہ تم زندہ سلامت ہو۔ ایلیا تو گم صم ہو کر رہ گئی تھی۔ یہ تو نتالیہ نے اس کا دھیان بٹادیا ورنہ تو وہ ایب نارمل ہوتی جارہی تھی۔ جب نتالیہ پیدا ہوئی تو ہر آنکھ نم تھی۔ سب تمہیں مس کر رہے تھے پھر نویتا کو بھی میں ہی لایا تھا۔ میں نے انہیں مجبور کیا کہ وہ اسے اپنے پاس رکھیں اس کی ماں کو تو انہوں نے طلاق دے دی تھی۔ جب تم ایلیا کو لینے آئے تو انہیں پتا چلا تو تڑپ گئے۔

"جبران تم نے اسے جانے کیوں دیا۔ کس طرح روک لیتے۔" جب لاہور میں تمہارا پتا مل گیا تو انہوں نے تمہیں منانے کی ہر کوشش کی۔ نہیں منا پائے تو بچوں سے مل کر اپنے آپ کو بہلانے لگے۔ یہاں تم اتنے سنگدل ہوگئے کہ انہیں اس خوشی سے بھی محروم کردیا۔ کیا تھا اگر وہ بچوں سے مل لیتے تو؟"

"پہلے منع کیا تھا اب تو وہ آپ کے ہاں رہ کر اچھی طرح سب سے مانوس ہو کر آئے ہیں تو اب کیا روکنا۔"

"روکنے کی ضرورت بھی نہیں ہے زارون۔ وہ ان کے دادا ہیں کوئی دشمن نہیں۔ تم ہمارے گھر آئے تو وہ اس طرف پلٹے ہی نہیں' انہیں احساس ہے تمہاری ناراضی کا' تم انہیں مزید کتنی سزا دوگے' وہ تمہارے والد ہیں' کبھی ناخن بھی گوشت سے الگ ہوا ہے؟"

"چھوڑیں یہ فرسودہ باتیں۔"

"وہ بہت بیمار رہنے لگے ہیں' اگر انہیں کچھ ہوگیا تو بہت پچھتاؤ گے۔"

"چاچو' آج آپ کوئی دوسری بات نہیں کریں گے؟" وہ عجیب سے لہجے میں بولا تھا۔

"ہوں' دوسری بات یہ ہے کہ فاران کی شادی کا ارادہ ہے۔ اب تم لوگوں کی شرکت تو بچوں کی چھٹیوں سے مشروط ہوگی تو جب ان کی چھٹیاں ہوں گی' ان دنوں میں رکھ لیتے ہیں شادی۔" انہوں نے موضوع تبدیل کیا اور زارون نے شکر ادا کیا۔

"جب سے آپ آئے ہیں یہ پہلی اچھی خبر سنائی ہے آپ نے کہاں کرنے کا ارادہ ہے؟"

"یہیں ساتھ والے گھر میں' یعنی نویتا کے ساتھ۔" زارون کے مسکراتے ہوئے لب سکڑ گئے' جبران بغور اس کے تاثرات دیکھ رہے تھے۔

"کیوں پسند نہیں آیا یہ رشتہ؟"

"نہیں' مجھے کیوں نہیں آئے گا۔" اس نے کندھے اچکائے۔

"آپ لوگوں کی مرضی۔" جبران کے چہرے پر کبیدگی چھاگئی' ظاہر ہے زارون کی بات انہیں اچھی نہیں لگی تھی' ان کا رخ اندر آنے والی ایلیا کی طرف ہوگیا۔

"تم کب چلوگی ماں کی مدد کروانے کے لیے؟"

"پہلے ڈیٹ تو فائنل کرلیں۔" وہ ہنسی۔

"وہ تو میں کہہ چکا ہوں کہ تمہارے بچوں کی چھٹیوں کے مطابق طے ہوگی۔ تم بتادو کب ہوں گی چھٹیاں ہم ڈیٹ فائنل کردیں گے۔"

"تو بس اگلے مہینے سے ان کی چھٹیاں اسٹارٹ ہیں۔ آپ رکھ لیں کوئی سی بھی ڈیٹ۔"

"چلو ڈن ہے اور یہ شادی میں اتنی دیر بھی تم لوگوں کی وجہ سے ہوئی ہے۔ ورنہ دو سال پہلے ہی ہوچکی ہوتی۔" زارون کھلکھلا کر ہنس پڑا تھا۔

"چاچو مجھے شرمندہ کرنے کا کوئی موقع نہیں چھوڑتے' آپ خود آجاتے چاچو' میں نے آپ کو منع تو نہیں کیا تھا۔"

"کبھی بلایا بھی تو نہیں تھا نہ ہی ایلیا کو ملوانے لائے نہ ملنے کے لیے ہی کبھی بھیجا' خیر سچ میں اور ثمن سنجیدگی سے آنے کا سوچ رہے تھے کہ یہ معجزہ ہوگیا۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

وہ بھی ہنستے ہنستے سچ کہہ گئے۔
"چلو پھر آنے کا ڈیسائیڈ کرو' کیا کرنا ہے؟"
"چاچو' میں یہاں سے اسے بٹھادوں گا' آپ ائرپورٹ سے اسے ریسیو کرلیجئے گا۔"
"ہاں یہ بھی ٹھیک ہے۔ چلو پھر دیکھتے ہیں۔"
پھر جب چھٹیوں میں ایلیا جانے لگی تو زارون کو بچوں کے متعلق ہدایات دے دے کر اسے زچ کردیا۔
"زارون آپ پلیز کھانا ٹائم سے کھالیجیے گا۔ مجھے آپ کی طرف سے بہت فکر رہے گی۔"
"ایسی فکر ہے تو نہ جاؤ نہ' مجھے تو تمہارے بغیر بھوک ہی نہیں لگے گی۔"
"مگر اب تو آپ نے پاپا سے کہہ دیا ہے' وہ ناراض نہ ہوجائیں۔" وہ گھبرا گئی۔
"ایک تو سارے زمانے کی تمہیں فکر ہوتی ہے۔ اس پر ہر کسی کی ناراضی کا ڈر۔ ارے بابا یہاں جو تمہاری اسسٹنٹ رک رہی ہے وہ اس سلسلے میں تمہاری بھی اماں ہے۔ اس لیے فکر مت کرو' فریش دل و دماغ کے ساتھ جاؤ اور انجوائے کرو۔"
اسلام آباد ائرپورٹ پر جبران اور فاران دونوں آئے تھے اسے لینے۔ شمعون نے ہنی کو اٹھایا اور وہ ہارون کے ہاں چلی آئی۔ جہاں وہ دلہن بن کر آئی تھی بلکہ اس سے پہلے بھی بروقت یہیں پائی جاتی تھی۔ نوا گھر پر نہیں تھی' وہ ہارون کے کمرے میں آگئی' وہ ایزی چیئر پر نیم دراز جانے کن سوچوں میں کھوئے ہوئے تھے۔ اسے دیکھ کر بے اختیار کھڑے ہوگئے۔
"ایلیا' کیسی ہو بیٹا؟"
"میں ٹھیک ہوں تایا جی۔" وہ ان سے مل کر صوفے پر بیٹھ گئی' وہ بھی دوسرے صوفے پر بیٹھ گئے' ہنی کو گود میں لے کر شمعون کو ساتھ لگایا ہوا تھا۔
"زارون کیسا ہے؟"
"ٹھیک ہیں تایا جی۔ آئیں گے وہ بھی کچھ دنوں میں۔" انہوں نے ہنی کی ناک سے ناک رگڑی اور اسے ہوا میں اچھال کر کیچ کیا۔ وہ کھلکھلا اٹھا۔ انہوں نے پیار کرکے پھر سے گود میں بٹھالیا۔

"یہ بنا بنایا زارون ہے' ذرا سا بھی فرق نہیں ہے۔"
"وہ کہتے ہیں' میں اتنا ڈبل نہیں ہوسکتا کبھی بھی' پتا نہیں کیوں سب اسے مجھ سے ملاتے ہیں؟" ہارون ہنس پڑے۔
"وہ اس سے بھی ڈبل تھا' اب بڑا اسمارٹ بنا پھرتا ہے۔"
"آپ کی طبیعت کیسی ہے تایا جی؟"
"بس چل رہا ہوں دواؤں کے سر پر۔" وہ دکھی ہوگئی' اسے پتا تھا کہ تایا جی اتنے بیمار کیوں رہنے لگے ہیں۔ پر وہ اس معاملے میں بے بس تھی' زارون سے اس موضوع پر بات کرنا گویا بھڑ کے چھتے کو چھیڑ دینے کے مترادف تھا۔ اسے اپنے تایا جی سے بہت محبت تھی پر وہ ان کے لیے کچھ نہیں کرپاتی تھی۔
"تم کیوں پریشان ہوگئی ہو بیٹا۔ ایسے ہی بروڈن لے کر تم نے اپنی صحت کا یہ حال کردیا ہے۔" انہوں نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔
"بکھو تکی تایا جی۔ میں جم جاتی ہوں نا' زارون کہتے ہیں ہر دم فٹ نظر آیا کرو۔"
"اس نے تو گھر کو ملٹری اکیڈمی بنا رکھا ہے کہ ہر بندہ ایکٹو اسمارٹ اور فٹ فاٹ دکھائی دے۔ اپنی صحت بھی ایسی بنا رکھی ہے کہ سنگل پسلی لگنے لگا ہے۔"
"خود تو اس لیے ایسے ہیں کہ لنچ تو کرتے ہی نہیں' گھر سے بھجوانے نہیں دیتے۔ کہتے ہیں میرا کوئی ٹائم نہیں کھانے پینے کا۔ نہ ہی میں آفس میں ہوتا ہوں' کبھی کہیں تو کبھی کہیں' تو کس کے لیے بھجواؤ گی احساس ہی نہیں ہوتا۔"
ہارون کے ہونٹ بھنچ گئے تھے۔ یہ وہی زارون تھا جو دن میں کم از کم پانچ مرتبہ کھانا کھاتا تھا' فروٹ اور جوسز اس کے علاوہ ہوتے تھے' کیسے اس کے رخسار خون چھلکایا کرتے تھے۔ اب تو وہ بالکل سفید لگتا تھا جیسے خون ہی نہ ہو اس میں' اپنے احساس جرم کی شدت کو کم کرنے کے لیے انہوں نے موضوع تبدیل

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

کرنا چاہا۔
"اتنا عرصہ تو تمہیں بھی نہیں ملنے دیا' اب کیسے آنے دیا ہے؟"
"اب بچے سب دیکھ چکے ہیں تو ان کے اندر وہ کوئی کامپلیکشن نہیں پیدا ہونے دینا چاہتے۔"
"بہت خیال رکھتا ہے وہ بچوں کا؟"
"بہت زیادہ' صرف بچوں کی خاطر الگ گھر میں شفٹ ہوئے' حالانکہ وہاں سب بچوں سے بہت پیار کرتے تھے' لیکن زارون کا خیال تھا کہ بچے اپنے گھر میں ہی آزادی محسوس کرتے ہیں اور پھر یہ کہ انہوں نے میرے لیے جو کچھ کیا وہی میری طاقت سے زیادہ ہے۔ میں اپنے آپ کو ان کے احسانات کے بوجھ تلے دبا محسوس کرتا ہوں' اس لیے اپنے بچوں پر کسی احسان کا بوجھ نہیں لادنا چاہتا۔" ایک سایہ سا ہارون کے چہرے پر لہرایا تھا' سب کچھ ہوتے ہوئے ان کا بیٹا کسی کے احسانوں کے بوجھ تلے دبا تو کیوں صرف اور صرف ان کی اپنی غلطی کی وجہ سے' اپنے کم عمر بیٹے کو انہوں نے غم و غصے کے طوفان میں گھر کا باہر نکال پھینکا تھا۔ جب بھرپور جوان ہو کر سامنے آیا تو وہ نظریں' جو پیار و احترام میں جھکا کرتی تھیں' آج نفرت سے جھکی تھیں۔

☆ ☆ ☆

زارون دو دن پہلے آیا تھا۔ بچے بہت خوش تھے یہاں وہاں دوڑتے پھر رہے تھے۔ جویریہ اور ولید شادی والے دن آئے تھے۔ شہزاد انکل کی مصروفیات نے انہیں اجازت نہیں دی تھی۔ P.C میں بارات ڈنر تھا۔ سب وہیں موجود تھے۔ ایلیا تو نویتا کے ساتھ پارلر گئی تھی اور اس کے ساتھ ہی ہوٹل آئی تھی۔ نکاح ہو چکا تھا۔ اب فوٹو سیشن ہو رہا تھا۔ وہ متلاشی نظروں سے زارون کو ڈھونڈ رہی تھی کہ وہ اسے اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔ وہ لپک کر آئی۔
"زارون دیکھیں میں کیسی لگ رہی ہوں۔"
"فائن اور ٹی پنک کنٹراسٹ کے خوب صورت لباس' جیولری اور پارلر کے میک اپ نے اس کا روپ دمکا دیا تھا۔ زارون نے بلا مبالغہ کوئی پانچ بار اسے اوپر سے نیچے دیکھا۔
"یہیں بتا دوں ہال میں؟"
"تو اور کہاں بتائیں گے؟" وہ حیران رہ گئی۔
"اوپر کافی کمرے خالی ہیں۔ ایک ریزرو نہ کروا لوں؟" وہ بلش ہوتی ہوئی آگے بڑھی اور زور کا مکا اس کے بازو پر دے مارا' وہ ہنستا ہوا مڑا تو ٹھٹک گیا۔ اس کے عین پیچھے کھڑا ولید اپنی مسکراہٹ روکنے میں بالکل ناکام تھا۔
"مارے گئے۔" اس نے بے اختیار بالوں میں ہاتھ پھیرا۔
"ویسے تم جانا چاہو تو جا سکتے ہو' میں کوئی بھی مناسب بہانہ بنا دوں گا۔"
"اپنی آفر اپنے پاس رکھو' اب میں بھی دیکھتا ہوں' کب تم جویریہ کے پاس کھڑے ہوتے ہو' اسی طرح دبے پاؤں پیچھے پہنچوں گا۔"
"تم فارغ ہو گے تو کسی کو' کسی کے پاس کھڑا دیکھو گے نا۔" وہ ولید تھا' جس سے باتوں میں جیتنا کبھی بھی زارون کے بس کی بات نہیں تھی۔ وہ گہری سانس لے کر رہ گیا۔ ہال میں ہارون بھی تھے اور زارون بھی' لیکن دونوں ایک دوسرے سے مخاطب نہیں ہوئے۔ رخصتی کے وقت نویتا کی آنکھیں جھلملا گئیں۔
"پاپا" وہ ان کے سینے سے لگ کر سسکنے لگی۔
"بس بس' سارا دن تم وہیں پائی جاؤ گی' اس لیے خواہ مخواہ کا دکھاوا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔" فاران نے بغیر لحاظ کے ڈپٹا۔ آس پاس ہنسی بکھر گئی۔ ہارون نے مسکراتے ہوئے اسے الگ کیا۔
"تم تو میرے سامنے ہی رعب جھاڑنے لگے۔"
"تو سکے سامنے کیسے رعب جھاڑ سکتا ہے۔ کمرے میں تو جا کر بھیگی بلی بن جائے گا۔"
"کیوں کمرے میں کیا سیلاب آیا ہوا ہے اور میں بلی کیسے بن سکتا ہوں۔"
"ہاں آپ بلے بن سکتے ہیں۔" شمعون کے ٹکرا

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

جوڑنے پر ہنسی کا طوفان آ گیا تھا۔

"کوئی اس کے منہ پر ٹیپ لگائے۔ کہیں سے لگ رہا ہے یہ دولہا ہے۔" ایلیا نے چپت پیچھے سے فاران کے لگائی۔

"اچھا جس کے منہ پر ٹیپ لگا ہو وہ دولہا ہوتا ہے۔ نا بابا۔ میں ایسے ہی اچھا۔" وہ کوئی وار مس نہیں جانے دے رہا تھا۔ یونہی ہنستے مسکراتے وہ گھر آ گئے۔ زارون رخصتی سے پہلے ہی آہستگی سے غیر محسوس انداز میں وہاں سے نکل آیا تھا۔ کسی کو حتیٰ کہ ایلیا کو بھی پتا نہیں چلا' مگر ہارون صاحب نے اسے پیچھے ہٹتے اور پھر تیز قدموں سے باہر جاتے دیکھ لیا تھا۔ ان کی افسردگی میں کچھ اور اضافہ ہوا تھا۔ رات گئے دولہا' دلہن کے کمرے میں جانے کے بعد سب سونے کی تیاری میں مصروف ہوئے تو ایلیا کو یاد آیا۔

"تایا جی تو بالکل اکیلے ہو گئے ہوں گے۔ مونی تم دادو کے پاس چلے جاؤ۔"

"اوکے مما' میرا نائٹ ڈریس دے دیں۔" وہ اٹھ گیا۔

"دادو کا خیال رکھنا' ان کے ساتھ ہی سونا' انہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو فوراً لا دینا اور دیکھنا وہ میڈیسن لے کر سوئیں' جاتے ہی پوچھنا انہوں نے میڈیسن لیں ہیں یا نہیں۔" وہ سر ہلاتا تیزی سے چلا گیا۔ زارون خاموشی سے دیکھتا رہا' کہا کچھ نہیں' صبح بہت دیر سے سب اٹھے تھے' ناشتے سے فارغ ہوتے ہوتے دو بج گئے' جب مونی آیا۔

"ناشتا کیا تھا دادو نے' آپ تو اٹھتے ہی نیٹ پر بزی ہو گئے ہوں گے۔" ایلیا نے پوچھا۔

"ہم دونوں نے ساتھ ناشتا کیا اور دادو کہہ رہے تھے مجھے ٹیب کا لیٹسٹ ماڈل گفٹ کریں گے۔"

اتنے میں زارون اور جبران آ گئے۔

"آؤ شمعون سوئمنگ کریں۔"

"جی پاپا" وہ اٹھ گیا۔ زارون نے اس کے کندھوں کے گرد بازو پھیلایا اور دونوں ساتھ چلتے ہوئے باہر چلے گئے۔

اتنی دیر سے ناشتے کے سبب لنچ تو گول ہی ہو گیا تھا' ولیمہ کی تیاری کی ہلچل مچی ہوئی تھی' جب شمعون ایلیا سے اپنے کپڑے لینے کے لیے آیا تو وہ اسے سائیڈ میں لے آئی۔

"پاپا نے دادو کے متعلق کوئی بات کی تھی؟" اس نے آہستہ سے پوچھا۔

"پوچھ رہے تھے دادو نے میڈیسن لی تھیں؟" اس نے بھی آہستہ سے جواب دیا۔ ایلیا نے تشکر کا سانس لیا "برف پگھلنا شروع ہو گئی ہے۔"

★★★

آفس سے واپسی پر زارون نے گاڑی کا رخ شہزاد انکل کے گھر کی طرف کر دیا تھا' انہوں نے اسے بلایا تھا وہ دو دن پہلے ہی واپس آئے تھے' وہ پہنچا وہ سامنے لان میں بیٹھے ہوئے تھے' وہ بھی وہیں بیٹھ گیا' کچھ دیر کی باتوں کے بعد انہوں نے ٹیبل پر رکھی فائل اٹھا کر اس کی طرف بڑھائی' اس نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھتے ہوئے فائل تھام لی۔

"کھول کر دیکھو۔" وہ مسکرائے' زارون نے فائل کھول کر اس میں موجود کاغذات پڑھے تو اسے کرنٹ لگا۔

"یہ... یہ کیا ہے انکل؟"

"پڑھ چکے ہو تو پوچھ کیوں رہے ہو؟"

"نہیں یہ زیادتی ہے' میں اسے ایکسپٹ (قبول) نہیں کر سکتا' کبھی بھی نہیں۔"

"زیادتی کیسی زارون؟ ایک فیکٹری تھی تو میرے نام پر لیکن اب وہ دو ہو گئی ہیں تو میں نے الگ الگ تمہارے اور ولید کے نام کر دی ہیں' اس میں زیادتی کیا ہے؟"

"اس سے زیادہ بھی کوئی زیادتی ہو گی' کسی کو اپنے پاس رکھ کر پڑھا لکھا کر' معاشرے میں ایک اچھے مقام پر پہنچا کر اسے پھر اپنی جائیداد میں بھی حصے دار بنایا جائے تو یہ واقعی زیادتی ہے۔"

"تم نے تو یہ بات کر کے مجھے دکھ پہنچایا ہے زارون' میں تو آج تک یہی سمجھتا رہا کہ میرے دو بیٹے ہیں'

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

لیکن تم نے بتادیا کہ تم خود کو الگ سمجھتے ہو تو ٹھیک ہے اگر انصاف سے دیکھا جائے تو ولید کا تو کوئی حصہ ہی نہیں بنتا' وہ اپنی جاب میں اتنا مصروف ہے کہ فیکٹری کے معاملات کو ڈھنگ سے دیکھ ہی نہیں پاتا' یہ ساری ترقی تو تمہاری محنت کا نتیجہ ہے' پھر تو سب کچھ تمہارا ہونا چاہیے۔"

"نہیں انکل' روپیہ پیسہ تو آپ کا تھا جو فیکٹری پر لگایا گیا' میں کہاں سے لایا تھا؟"

"تو اب لے آؤ وہ سارا اماؤنٹ جو فیکٹری پر لگایا گیا وہ مجھے دے دو اور دونوں فیکٹریاں تم لے لو' کیونکہ یہ سراسر تمہاری محنت سے وجود میں آئی ہیں۔" ان کا لہجہ سپاٹ ہوگیا۔ ہر جذبے سے یکسر عاری۔

"یہ آپ کیسی باتیں کرنے لگے ہیں انکل۔" وہ پریشان ہوگیا تھا۔

"جیسی تم کر رہے ہو بالکل ویسی' اگر تم یہ سمجھ رہے ہو کہ میں یہ جاننے کے بعد کہ تم ہارون صاحب کے بیٹے ہو تو یہ کاغذات پر لکھی تاریخ دیکھ سکتے ہو جب میں نے یہ تیار کروائے تھے۔"

"مجھے اپنے آپ پر شرم آرہی ہے کہ آپ نے مجھ پر شک کیا' اتنے عرصے میں آپ مجھے اتنا ہی سمجھ سکے ہیں' مجھے یہ فیکٹری ان ساری ملوں سے زیادہ عزیز ہے جن کے ہوتے ہوئے میں ایک ورکشاپ میں جاپہنچا تھا' وہ انہیں ہی مبارک ہو' مجھے ان سے کیا مطلب' میں تو ان کے بارے میں سوچتا تک نہیں' رہی فیکٹری تو میں اسی کی بدولت آج اس مقام پر پہنچا ہوں' یہ مجھے بہت پیاری ہے' بہت عزیز ہے لیکن میں اسے لوں گا نہیں۔"

"اگر نہیں لوگے تو سمجھ لینا آج کے بعد تمہارے شہزاد نام کے انکل کہیں نہیں رہے۔" وہ اٹھ گئے' وہ بھی اٹھ کر ان کے پاس پہنچا۔

"پلیز انکل' یہ اموشنل بلیک میلنگ تو نہ کریں۔"

"میں کوئی بلیک میلنگ نہیں کررہا' میں واقعی ناراض ہوں تم نے ہمیشہ غیرت برتی' اپنی کوئی بات مجھے نہیں بتائی تو زبردستی میں نے بھی نہیں کی' میں نے تمہیں اور ولید کو ایک جگہ پر رکھا' ہمیشہ یہی سمجھا کہ میرے دو بیٹے ہیں' ولید تو اپنی آفیشل پرابلمز بھی مجھ سے شیئر کرتا ہے مگر تم نے اپنے دل کی کوئی بات نہیں بتائی' یہ بھی نہیں بتایا کہ ہارون صاحب سے تمہاری کیا ناراضی ہے' چلو ان باتوں کو چھوڑو' یہ بتاؤ اگر میں یہ فائل ولید کو دیتا تو وہ بھی یوں ہی لوٹا دیتا جیسے تم نے لوٹائی ہے۔" ان کے لہجے میں دکھ اور ناراضی دونوں تھے وہ لب بستہ سا کھڑا رہ گیا۔ انہوں نے ٹیبل سے فائل اٹھائی اور اندر کی طرف قدم بڑھائے۔

"انکل میری بات تو سنیں پلیز۔"

"میں سن چکا ہوں اور کیا سنانا ہے؟"

"انکل آخر ولید کیا سوچے گا میں اس کا حق۔۔۔"

"اس کی اتنی جرات کہ وہ ایسی بات سوچے۔" وہ برہم ہوئے "پاگل لڑکے وہ تو مجھ سے زیادہ تمہیں چاہتا ہے' تمہیں اندازہ نہیں ہوا۔" اسے ہنسی آگئی۔

"اب تو لڑکا نہ کہیں۔"

"تو بڈھا کہوں' اچھا اب ہٹو میرے راستے سے۔" انہوں نے اسے ہٹانا چاہا مگر وہ ان سے لپٹ گیا' وہ صحیح معنوں میں انسان کے روپ میں فرشتہ تھے' آج کے دور میں جسے جتنا ملے اسے کم ہی لگتا ہے' وہ اسے اپنی جائیداد میں حصہ دار بنا رہے تھے۔ انہوں نے دونوں ہاتھوں میں اس کا چہرہ تھام کر اس کی پیشانی چوم لی' اس نے پلکیں جھپک جھپک کر آنسو اندر اتارے اور فائل ان کے ہاتھ سے لے لی۔

"اب تو خوش ہیں نا؟"

"کیوں نہیں خوش ہوں گا' اب تو تم نے میرا بیٹا ہونے کا ثبوت دیا ہے۔"

"اب تو کوئی بات نہیں ہے نا آپ کے دل میں؟ کوئی ناراضی' کوئی شکایت؟"

"نہیں شکایت تو کوئی نہیں ہاں باتیں بہت کرنی ہیں مگر پھر کسی دن' کل میں تم سب کو ٹریٹ دے رہا ہوں۔"

"ٹریٹ تو مجھے دینی چاہیے۔"

"بچوں سے ٹریٹ لینا اچھا نہیں لگتا' چلو آؤ ایک

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

کپ چائے ہو جائے۔" وہ طویل سانس لیتا ان کے پیچھے چل پڑا تھا۔

☆ ☆ ☆

وہ آج نو بجے ہی گھر آگیا تھا' اتنا تھک گیا تھا کہ ایلیا جو کافی اس کے پاس رکھ کر گئی تھی اس کا ایک گھونٹ بھی نہیں پیا تھا' تھکن سے اس کا جوڑ جوڑ دکھ رہا تھا' آنکھوں پر ہاتھ رکھے جیسے لیٹا تھا' ویسے ہی سو بھی گیا اس کی آنکھ فون کی بیل سے کھلی اس نے سستی سے اٹھا کر دیکھا' فاران کا نام بلنک ہو رہا تھا' اس نے اٹینڈ کرلیا۔

"ہیلو فاران؟"

السلام علیکم زارون بھائی۔ تایا جی کو سیویر ہارٹ اٹیک ہوا ہے' وہیں لاہور میں ہیں CCU میں' ہم سب آرہے ہیں۔" زارون تو گویا بے روح وجود بن گیا تھا جس میں نہ حرکت تھی نہ سانس کا اتار چڑھاؤ۔

"زارون بھائی" فاران نے پکارا "آپ سن رہے ہیں؟"

"ہاں" بمشکل اس کی زبان نے حرکت کی تھی۔

"کون سے اسپتال میں ہیں؟" اس نے اسپتال کا نام بتایا۔

"ڈاکٹرز کیا کہہ رہے ہیں۔"

"یہی تو ٹینشن ہے کہ ڈاکٹرز کوئی تسلی بخش جواب نہیں دے رہے۔ ڈاکٹر عبدالحمید چٹھہ' ہارٹ سرجن و فزیشن' جن سے تایا جی چیک اپ کرواتے تھے وہ تک بہت مایوس ہیں' بس اللہ ہی رحم کرے۔" اس کی آواز بھرا گئی۔ زارون کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا تھا' جیسے تیسے وہ اٹھا' اس سے پہلے کہ باہر جاتا' ایلیا آگئی۔

ایلیا کو جلدی جلدی بتا کر وہ تیزی سے نکل آیا' ڈاکٹرز واقعی صرف دس فیصد کی امید بمشکل رکھے ہوئے تھے' ان کی جو پوزیشن تھی اس میں کچھ بھی ہو سکتا تھا' ایک اور اٹیک یا برین ہیمبرج۔

"ہاشمی صاحب کے دل کے دو والوز بند ہیں' ایک سال پہلے میں نے انہیں بائی پاس ریکمنڈ کیا تھا' کہنے لگے ایک ضروری کام ہے وہ کرلوں پھر موت کی بھی پروا نہیں اور اگر وہ نہ ہوا تو مر بھی نہیں پاؤں گا' میں نے کہا ہاشمی صاحب اب وہ کام ہوا ہے یا نہیں' بائی پاس بہت ضروری ہو گیا ہے' یہ آج کی بات ہے تو کہنے لگے کیا کرنا کروا کر' زندہ رہنے کا اب تو دل بھی نہیں چاہتا۔" ڈاکٹر صاحب بہت ہنس مکھ اور باتونی تھے۔ زارون تڑپ کر کھڑا ہو گیا۔

"میں ایک نظر انہیں دیکھ سکتا ہوں۔"

"ضرور' لیکن باہر سے۔" انہوں نے تنبیہ کی۔

وہ سی سی یو کے سامنے کھڑا ہو کر اندر مشینوں میں جکڑے ہارون صاحب کو دیکھنے لگا' دل کو کوئی چیز اندر سے کاٹ رہی تھی' اسے اتنا درد کیوں ہو رہا تھا' اتنی تکلیف کس لیے' اسے تو ان سے نفرت تھی' وہ تو انہیں دیکھنا تک نہیں چاہتا تھا۔ خاموش لبوں سے وہ مسلسل دعائیں مصروف ہو گیا' رات کے ڈیڑھ بجے جبران' فاران' ثمن اور نویتا پہنچے تھے۔ نویتا کا رو رو کر برا حال تھا' وہ لوگ بھی غالباً "اسے چپ کروانے میں ناکام رہے تھے' سب ہی افسردہ تھے' پر ساری تھکن تو اعصاب کی تھی' جبران جب سی سی یو سے دیکھ کر پلٹے تو ان کے چہرے پر شکستگی اور آنکھوں میں آنسو تھے۔ زارون نے سب کو زبردستی گھر بھجوا دیا۔ ان کے جانے کے بعد وہ دونوں خاموشی سے صوفے پر آبیٹھے۔

"کوئی بات ہوئی تھی چاچو؟"

"کچھ بھی نہیں' آج مل کا وزٹ کرنا تھا اور یہ معمول کا چیک اپ تھا' ہر پندرہ دن بعد چیک اپ کرواتے تھے' اس دفعہ نویتا کی شادی کی وجہ سے تاخیر ہو گئی تو ایک ماہ بعد آئے' کچھ دنوں سے بہت خاموش سے رہنے لگے تھے میں نے بہت پوچھا ہارون بھائی کیا بات ہے' اتنے چپ کیوں رہتے ہیں کہنے لگے۔" بس یار' دل ہی نہیں چاہتا کسی سے کوئی بات کرنے کو' لگتا ہے ڈپریشن کا دورہ پڑ گیا ہے۔" میں نے کہا آپ بچوں کو نہ مس کر رہے ہوں' میں ایلیا کو لے آتا ہوں کچھ دن کے لیے تو منع کر دیا کہ نہیں زارون ڈسٹرب ہو جاتا ہے اور بچوں کی بھی روٹین خراب ہوتی ہے۔ اگر تم

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

اپنا رویہ تھوڑا سا بھی نرم کرلیتے تو وہ خود ہی آکر بچوں سے مل لیتے تو اپنے دل پر اتنا بوجھ تو نہ ڈالتے کہ وہ کام کرنا ہی چھوڑ دیتا۔" ان کی آواز میں نمی اتر آئی تھی۔ زارون کا احساس جرم اور بڑھا تھا۔ اس نے سر جھکالیا۔

"مجھے تو ایسا لگتا ہے ہمارے گھر کو شادی راس ہی نہیں' پہلے تمہاری اور ایلیا کی شادی کے ایک ماہ بعد ہما بھابھی اسی طرح ہارٹ اٹیک میں چلی گئیں اور اب فاران اور نوبیتا کی شادی کو ایک ماہ بھی نہیں ہوا اور ہارون بھائی۔۔۔"

"خدانا خواستہ" اس نے تڑپ کر ان کی بات کاٹی۔

"پاپا ٹھیک ہوجائیں گے ان شاءاللہ۔"

جبران کو تو اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا' وہ ان کے لیے طنزیہ الفاظ ہی استعمال کرتا تھا' یہ لفظ پاپا تو نجانے کتنے عرصے بعد اس کے منہ سے سنا تھا۔

"میں نے تمہیں کہا تھا زارون کہ انہیں کچھ ہوا تو بہت پچھتاؤ گے' وہ بہت بیمار رہنے لگے تھے' اسی لیے تو لائیر کو بلوا کر پراپرٹی بھی تمہارے نام کردی تھی' جو اوپر سے ہمیں صحیح نظر آرہے ہوتے ہیں' ہمیں علم نہیں ہوپاتا کہ وہ اندر سے کس قدر ٹوٹ پھوٹ چکے ہوتے ہیں' جو غلطی انہوں نے غصے میں کردی پھر ساری عمر اسی پشیمانی میں گزار دی ورنہ اس دنیا میں لوگ کیا کیا نہیں کرتے اور شرمندہ تک نہیں ہوتے۔"

نوبیتا یہی سمجھتی ہے کہ تم ہارون بھائی کی دوسری شادی سے ناراض ہو اور اسے بھی سوتیلی بہن ہونے کی وجہ سے قبول نہیں کیا' اسے حقائق کا کچھ علم نہیں اور یہی بہتر ہے ورنہ وہ برداشت نہیں کرپائے گی۔" وہ چپ چاپ سنتا رہا' کہتا بھی کیا' کتنی ہی دیر گزر گئی تو اسے خیال آیا۔

"چاچو آپ لیٹ جائیں' میں ہوں نا۔ یہیں آپ کے پاس بیٹھا ہوں۔" وہ ایک طرف بنے کاؤچ پر لیٹ گئے پھر ان کی آنکھ لگ گئی' اذان کی آواز آئی تو وہ اٹھ گیا۔ اور نماز پڑھ کر انہیں دیکھنے کے لیے گیا' پتا نہیں کیوں اسے لگا کہ جیسے وہ بہتر ہو رہے ہیں' وہ تیزی سے ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر کے پاس آیا' وہ اسے دیکھتے ہی مسکرایا۔

"مبارک ہو' ہاشمی صاحب کی کنڈیشن میں بہتری تو آرہی ہے۔" وہ ٹھیک سمجھا تھا' مارے خوشی کے اس کی آنکھوں میں پانی آگیا' وہ واپس آکر شیشے کے پار موجود ہارون کو دیکھنے لگا۔

"آپ ٹھیک ہیں پاپا' آپ ٹھیک ہورہے ہیں' بالکل ٹھیک ان شاءاللہ۔"

"زارون" جبران اٹھ کر اسے تلاش کرتے ہوئے وہاں آگئے۔

"پاپا ٹھیک ہورہے ہیں۔" وہ مسکرایا' وہ کھل اٹھے۔

"یااللہ تیرا شکر ہے۔"

دوسرے دن ہارون کو روم میں شفٹ کردیا گیا تھا ہزار ہا تاکید کے ساتھ کہ ان کے سامنے جذباتی سین نہ ہوں' رش نہ ہو' ان کا حلقہ احباب ہی اتنا بڑا تھا کہ جبران نے بمشکل سب کو اسپتال آنے سے روکا ہوا تھا' زارون صرف ایک دفعہ گھر گیا تھا' نہا دھوکر کپڑے تبدیل کرنے' ورنہ وہیں ان کے پاس ہی ہوتا تھا' جب پہلی بار انہیں ہوش آیا تو وہ صحیح سے آنکھیں نہیں کھول پارہے تھے' پلکیں کھولتے وہ پھر بند ہوجاتیں' اس بار کچھ دیر کے لیے آنکھیں کھلیں تو جو منظر انہیں دکھائی دیا اس پر انہیں یقین نہیں آیا' ان کے سامنے زارون تھا' وہ ان کے اوپر جھکا مسکرا رہا تھا۔ "اف یہ الوژن" ان کی آنکھیں پھر بند ہوگئیں۔

"پاپا" یہ آواز' انہوں نے پھر آنکھوں کھولیں "پاپا کیسا فیل کررہے ہیں اب۔" وہ سچ مچ زارون تھا' بے یقینی سے بے یقینی تھی' وہ کیسے آسکتا تھا' وہ تو ان سے اتنی نفرت کرتا تھا۔ وہ اسے دیکھتے رہنا' محسوس کرنا چاہتے تھے اور زارون کی آنکھوں نے ان کی آنکھوں سے یہ پیغام وصول کرلیا تھا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ ان کے چہرے کے اردگرد رکھے' وہ اس کا لمس محسوس کرنے لگے' ان کی رگ رگ میں سکون کی لہریں اتر رہی تھیں' وہ سچ مچ تھا' وہیں ان کے پاس موجود تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

"پاپا کچھ بولیں نا" حیرت، خوشی، بے یقینی، انہیں خدشہ ہوا کہ ان کا بیمار دل بند ہی نہ ہو جائے، زارون نے جھک کر ان کی پیشانی پر ہونٹ رکھے تھے، "آہ یہ لمس۔

"زارون" بہت خفیف آواز آئی تھی۔

"جی پاپا" وہ پوری جان سے متوجہ ہوا۔

"میرا ہاتھ پکڑو۔" وہ اس کے ہونے کا یقین چاہتے تھے، اس نے ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے دونوں ہاتھوں میں دبایا پھر اپنے لبوں سے لگالیا کیا سکون ملا تھا، ان کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی تھی اور پھر وہ غنودگی میں چلے گئے۔

دو دن بعد ان کی طبیعت بہت بہتر تھی، وہ نیم دراز کنڈیشن میں تھے "زارون"

"جی پاپا" وہ کرسی سے اٹھ کر ان کے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا، انہوں نے بازو پھیلائے، وہ آگے بڑھ کر ان سے لپٹ گیا۔

"بہت ترسایا ہے تم نے مجھے بہت تڑپایا ہے، اپنے آپ کو مجھ سے دور رکھ کر، مجھے پتا ہوتا کہ تمہاری ناراضی کا خاتمہ میرے ہارٹ اٹیک کا منتظر ہے تو میں کب کا یہ اٹیک اپنے نام کروا چکا ہوتا۔" زارون نے تڑپ کر انہیں دیکھا، کس قدر شدید اٹیک تھا، ابھی تک زردی ان کے چہرے پر چھائی ہوئی تھی۔

"پلیز پاپا، جانے دیں۔"

"کیسے جانے دوں، یہ پہاڑ جیسا بوجھ جو میرے سینے میں دھرا ہے شاید تم سے کہہ دینے سے کم ہو جائے، پلیز زارون مجھے کہہ لینے دو، میں نے جس سے محبت کی اسے اپنی بے وفائی سے ہمیشہ کے لیے کھو دیا، اس کی نشانی کو یہ سوچے بغیر کہ وہ اسے کتنا چاہتی تھی، گھر بدر کر دیا، پھر جب احساس ہوا تو ہاتھ میں کچھ بھی نہیں تھا، ہما خواب میں روتی، کرلاتی، مجھ سے شکوہ کرتی۔ "آپ نے کہاں بھیج دیا میرے زونی کو، وہ بہت تکلیف میں ہے، وہ بہت اداس ہے، میں آپ کو روز قیامت معاف نہیں کروں گی۔" میں بے چین ہو کر اٹھ جاتا، کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا تمہیں، ایک خوف میرے اندر جڑیں پھیلا کر بیٹھ گیا کہ کہیں تم غلط ہاتھوں میں نہ چلے گئے ہو، اس خوف نے تو میرا جینا حرام کر دیا۔ پھر جب تم ملے تو تمہاری تمام تر نفرت کے باوجود یہ اطمینان تو ہوا کہ تم محفوظ ہو یہ یقیناً "ہما کی دعاؤں کا اعجاز تھا۔"

"میں نے آپ سے کبھی نفرت نہیں کی، کر ہی نہیں پایا، نفرت کرنے کی کوشش ضرور کی مگر ناکام رہا، نفرت کے پردے میں آپ سے چھپا رہا، آپ سامنے آتے تو مجھے سب یاد آجاتا اور غصہ مجھے اپنی لپیٹ میں لے لیتا، متضاد سوچوں کے باعث میں فرسٹریٹ ہو جاتا، شہزاد انکل اور صائمہ آنٹی نے ہمیشہ میرا بہت خیال رکھا لیکن ان کی محبت ان کی عنایت مجھے احسان کی طرح محسوس ہوتی تھی، میں نے ان سے کبھی کوئی فرمائش نہیں کی، مجھے ڈر لگتا تھا کہ وہ میری کسی بات سے تنگ نہ آجائیں، مجھے دربدری سے بہت خوف آنے لگ گیا تھا۔" ہارون نے تڑپ کر اسے دوبارہ سینے سے لگالیا۔ اب انہیں احساس ہو رہا تھا کہ وہ انہیں دیکھ کر منہ کیوں موڑتا تھا، کچی عمر میں جن پریشانیوں سے گزرا تھا، جس طرح اپنے جذبات کچلے تھے پھر اوپر سے بیوی اور بچوں کی ذمہ داری، ان سب نے مل کر اسے اتنا تلخ تو بنانا ہی تھا۔

"آئی ایم ایکسٹریملی سوری پاپا، میں نے جو مس بی ہیو کیا اس کے لیے مجھے ایکسکیوز کر دیں۔" وہ جواب نہ دے پائے تھے کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ آنے والے شہزاد انکل تھے، وہ بمشکل بیس منٹ بیٹھے تھے اور ہارون نے کم از کم چار مرتبہ اپنی ممنونیت کا اظہار کیا تھا۔

"آپ کا مجھ پر یہ بہت بڑا احسان ہے شہزاد صاحب، جس کا بدلہ اللہ تعالیٰ ہی آپ کو دے سکتا ہے۔"

"پلیز مجھے شرمندہ نہ کریں ہارون صاحب، میں کیا، میری بساط کیا، بس اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس نے اس کی نیکی کی مجھے توفیق دی۔" جب شہزاد انکل چلے گئے تو وہ جو کب سے اپنی حیرت پر قابو پائے بیٹھا تھا، بول ہی پڑا۔

"پہلے تو آپ اور چاچو شہزاد انکل کے متعلق ایسے بات کرتے تھے، جیسے وہ کوئی غاصب ہوں اور مجھ سے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

ڈبل ڈیوٹیاں کروا کر بڑا ظلم کر رہے ہوں۔" ہارون ہنس پڑے۔ وہ تو تمہیں واپس لانے کی کوشش کا حصہ تھا ورنہ میں دل کی گہرائیوں سے ان کا ممنون ہوں۔"

☆ ☆ ☆

زارون جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا' ٹھٹک کر رک گیا۔ نوینتا ہارون صاحب کے گلے لگی رو رہی تھی
"پاپا پلیز جلدی سے ٹھیک ہوجائیں' میرا دل بہت پریشان ہے' میں بالکل اکیلی ہوگئی ہوں۔"
"کیوں فاران کہاں ہوتا ہے۔" ہارون صاحب نے چھیڑا۔
"پاپا" اس کی احتجاجی آواز ابھری' پر الگ نہیں ہوئی' اسی طرح لپٹی رہی' وہ تھوڑی دیر کے لیے باہر گیا اور وہ آگئی' وہ یہی کرتی تھی' شروع سے اس کی جگہ پر قبضہ جمالینے والی' اس نے آج بھی یہی کیا تھا' وہ وہیں منجمد ہوگیا تھا۔ ہارون کی نظر اس پر پڑی تو انہوں نے نوینتا کو الگ کیا اور اسے پکارا۔
"زارون' یہاں آؤ بیٹا۔" وہ بہت خاموشی سے پاس رکھی کرسی پر آبیٹھا' نوینتا نے اسے سلام کیا' اس نے صرف سرہلایا' اس کی اتنی گمبھیر چپ ہارون کو بہت محسوس ہورہی تھی "چائے پیو گے' نوما ابھی بنوا کر لائی ہے۔"
"نہیں موڈ نہیں ہے۔" اس نے اخبار اٹھا کر سامنے کرلیا تھا۔ ہارون اور نوینتا نے بے ساختہ ایک دوسرے کو دیکھا اور بیک وقت نظریں چرائی تھیں۔
"اوکے پاپا' میں چلتی ہوں' پھر آؤں گی۔" وہ دھیمی آواز میں کہتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔
نوینتا کے جانے کے بعد ہارون صاحب نے زارون کو مخاطب کیا تھا۔
"تمہیں نوینتا پر ابھی بھی اتنا ہی غصہ ہے؟"
"اس کی وجہ سے آپ نے مجھے دھتکارا' گھر سے نکال دیا' بیٹا تسلیم کرنے سے انکار کردیا' اس نے مکمل طور پر آپ کو مجھ سے چھین لیا تھا' ہمارے گھر کی تباہی کی ذمے دار ہی یہ لڑکی ہے اور پھر مجھے بری بھی نہ لگے۔" وہ پھٹ پڑا۔ ہارون حیران رہ گئے۔
"نوینتا کی وجہ سے یہ سب ہوا؟ یہ کیسی غلط فہمیاں تم پال کر بیٹھے رہے' اسے تو جبران زبردستی لایا تھا' نوینتا میرے لیے ایک طمانچہ تھی' میری برائیوں کا ثبوت تھی۔ اس کی ماں نے اس کے ذریعے مجھے بلیک میل کرنا چاہا تھا' میں نے تو شادی کر کے اس کا منہ بند کردیا تھا۔ وہ ایک آزاد عورت تھی' وہ کبھی بھی برے راستوں پر پلٹ سکتی تھی' ہوسکتا ہے وہ مجھ سے محبت بھی کرتی ہو لیکن میرا اس سے محبت جتانا محض میری مجبوری تھی' میں اسے محبت کے فریب میں گھر کے اندر محدود کرنا چاہتا تھا تاکہ نوینتا کو اچھا ماحول مل سکے' جبران کو ان کے پاکستان آنے کے بعد پتا چل گیا تھا لیکن اس نے پردہ ڈالے رکھا پھر تمہارے جانے کے کچھ عرصے بعد وہ نوینتا اور ماریا کو گھر لے آیا' بہت تھوڑے ہی عرصے کے بعد ماریہ نے خود ہی علیحدگی کا مطالبہ کردیا' میں نے اسے اتنی رقم دی کہ وہ ایک اچھی زندگی گزارے اور بس' تمہارے ساتھ تو میں نے جو بھی کیا وہ صرف ہما کی موت کا ردعمل تھا' تمہاری جگہ کوئی نوینتا نہیں لے سکتی' تم ہما کے بیٹے ہو' جس سے میں نے دنیا میں سب سے زیادہ محبت کی' وہ مجھے سب سے زیادہ عزیز تھی' اپنی تمام بے وفائیوں کے باوجود میں اس سے بے پناہ محبت کرتا تھا' اس نے آخری بار مجھے جن نظروں سے دیکھا تھا' وہ نظریں مجھے آج بھی بے چین کردیتی ہیں۔" ان کی سانس پھول گئی' زارون نے پانی کا گلاس ان کے منہ سے لگایا۔
"چھوڑیں سب باتیں' ایسے تو طبیعت خراب ہوجائے گی۔"
"نہیں ہوتی' دل چاہتا ہے ہر بات تم سے کرڈالوں۔" انہوں نے دو گھونٹ پی کر گلاس پرے کردیا' زارون نے انہیں لٹادیا۔
"اچھا یہ بتائیں' میرے بچے آپ کو کیسے لگے۔"
"وہ تو گلاب کے نوشگفتہ پھول ہیں' اتنے پیارے کہ غیر بھی انہیں دیکھ کر پیار کریں۔"
"جبران بتا رہا تھا نائلہ کے لیے رشتہ آیا ہوا ہے۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

انہوں نے بات بدل دی۔ "جی' میرے پروفیسر رہے ہیں انکل حیدر' ان کا بیٹا ہے۔ رومیل بہت اچھا لڑکا ہے۔"

"ابھی تو سنا ہے وہ کام سیکھ رہا ہے؟"

"افوہ' تو وہ ہے بھی تو صرف اکیس سال کا' پیچھے ساہیوال میں انکل کی بہت جائیداد ہے' وہ سیل کر کے رومیل کو فیکٹری کھول کر دینا چاہتے ہیں۔ اس لیے وہ ابھی کام سیکھ رہا ہے' اس کا ٹیلنٹ اس کی انٹلی جنس کو دیکھتے ہوئے میں شرطیہ کہہ سکتا تھا کہ وہ اپنے ہم عصروں کو بہت پیچھے چھوڑ جائے گا۔"

"یعنی تمہارا ووٹ اسی کی طرف ہے۔" وہ مسکرائے۔

"کل حیدر انکل آپ کو دیکھنے کے لیے آئے تو آپ سو رہے تھے۔ آج بھی آنے کا کہا تھا انہوں نے' آپ ملیں گے تو آپ کو وہ سب بہت پسند آئیں گے۔"

شام کو رومیل آیا' زارون اسے لیے ہارون کے پاس آیا تھا۔

"پاپا یہ رومیل حیدر ہے میرا چھوٹا سا دوست اور رومیل یہ میرے پاپا ہیں۔" ہارون نے عمیق نگاہ سے اس کم عمر خوب صورت لڑکے کو دیکھا جس کی لائٹ براؤن آنکھوں کی چمک' اس کی ذہانت کی علامت تھی۔ اس نے ان سے ہاتھ ملایا اور زارون کے کہنے پر صوفے پر بیٹھ گیا

"آپ کی طبیعت کیسی ہے اب؟"

"اللہ کا شکر ہے' آپ کیسے ہیں بیٹا؟"

"جی ٹھیک ہوں۔"

"زارون' بہت تعریف کر رہا تھا تمہاری۔" وہ معنی خیز انداز میں مسکرائے۔ وہ جھینپ گیا۔

"کیونکہ وہ خود بہت اچھے ہیں۔"

"یہ تو ہے' ویسے تم دونوں کا ریلیشن اچھا رہے گا' تم اس کی تعریف کر رہے ہو اور وہ تمہاری تعریف کر رہا تھا۔" رومیل ہنس پڑا۔

"میں غلط نہیں کہہ رہا' زارون بھائی واقعی بہت اچھے ہیں۔ میرے آئیڈیل ہیں۔"

"مجھے سن کر خوشی ہو رہی ہے کہ میرا بیٹا اتنا قابل ہے کہ دوسروں کے لیے ایک مثال بن گیا ہے اب مزا تو تب آئے جب تم بھی دوسروں کے لیے تقلید کا باعث بنو اور یہ سب بہت محنت سے حاصل ہوتا ہے۔" زارون نے ٹھیک کہا تھا' وہ انہیں بہت پسند آیا تھا اس کی بات پر فوراً بولا تھا۔

"ان شاء اللہ' یہ آپ کو وقت بتائے گا۔" وہ شفقت سے مسکرا دیے۔

وہ لوگ آپس میں گپ شپ کر رہے تھے کہ نتالیہ اور شمعون آ گئے۔ رومیل کی آنکھوں کی چمک مزید تیز ہو گئی تھی' نتالیہ ہارون کے بیڈ پر چڑھ گئی۔

"دادو اب چلیں نا گھر' اور کتنے دن اسپتال میں رہیں گے۔"

"اپنے باپ سے کہو' یہ لگتا ہے مجھے اپنے گھر نہیں لے جانا چاہتا۔" زارون نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔

"یا اللہ نہ تو مجھے پیدا کرتا نہ میں اتنے الزام سہتا۔" سب ہنس پڑے تھے۔

"پاپا آپ بولیں نا ڈاکٹر کو پلیز۔"

"وہ بائی پاس کے لیے کہہ رہے ہیں۔"

"وہ تو میں اسلام آباد میں کرواؤں گا۔" ہارون نے قطعیت سے کہا۔

"تو یہاں کیا ہے پاپا' اتنے اچھے سرجن ہیں۔"

"نہیں' وہیں کرواؤں گا' زندہ رہا تو اچھی بات ورنہ دوسری صورت میں تمہیں سہولت رہے گی۔" انہوں نے جو کہا وہ سب سمجھ گئے' کمرے میں ایسا سناٹا چھا گیا جیسے کوئی ذی نفس وہاں موجود ہی نہ ہو' زارون اٹھا اور تیزی سے باہر چلا گیا' شمعون بھی پیچھے گیا تھا' نتالیہ رو رہی تھی۔

"کیا ہو گیا' کیا کہہ دیا ہے میں نے؟"

"اتنے سالوں کے بعد ملے اور چھوڑ کر جانے کی باتیں بھی کرنے لگے۔"

"میں نے تو ایک بات کی تھی بہرحال تم چپ کرو' میں بھی زندہ رہنا چاہتا ہوں' تم لوگوں کی خوشیاں دیکھنا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

چاہتا ہوں۔"

"آپ ان شاء اللہ بالکل ٹھیک ہو جائیں گے۔" انہوں نے اسے اپنے ساتھ لپٹا لیا' رومیل ان کے پاس آیا۔

"اتنے لوگ آپ کے لیے دعا کر رہے ہیں آپ بالکل ٹھیک ہو جائیں گے ان شاء اللہ"۔

"بہت شکریہ بیٹا' آؤ میرے پاس بیٹھ جاؤ۔"

"میں زارون بھائی کو دیکھوں۔" وہ مسکرایا۔

"وہ ناراض ہو گیا ہے' اتنی آسانی سے نہیں آئے گا۔"

"کوشش کر کے تو دیکھوں۔" وہ باہر چلا گیا۔

"اچھا پیارا لڑکا ہے' زارون بہت تعریف کر رہا تھا اس کی۔" انہوں نے مسکرا کر ثنالیہ کو دیکھا' اس کا رنگ گلابی ہو گیا۔ "ہونہہ فضول"

وہ مسکراتے رہے' زارون' رومیل اور شمعون آگے پیچھے اندر داخل ہوئے تھے۔

"میں نے آپ کو ڈسچارج کروا لیا ہے' آئیں گھر چلتے ہیں۔" زارون' سنجیدگی سے کہہ کر سامان پیک کرنے لگا' ثنالیہ خوشی سے چیخ اٹھی۔

"واؤ' اب مزا آئے گا۔" گھر لا کر انہیں بیڈ پر بٹھانے تک زارون ان کے ساتھ رہا تھا۔ اتنا سا چل کر ان کا سانس پھول گیا تھا' رنگ بالکل سفید ہو گیا تھا' اس نے بڑے بڑے تین چار تکیے ان کے پیچھے لگائے تھے' ان کی ٹانگیں اوپر کر کے کمبل اوڑھایا' دو گھونٹ پانی پی کر ان کے حواس قدرے بحال ہو گئے تھے۔

انہوں نے اس کی طرف دیکھا جو ہونٹ بھینچے' بغور انہیں دیکھ رہا تھا' پریشانی اس کے ہر نقش سے ٹپک رہی تھی۔

"آؤ' بیٹھ جاؤ۔" وہ بیٹھ گیا۔

"بس چلنا کچھ مشکل ہو گیا ہے ورنہ تو ٹھیک ہوں۔" انہوں نے جانے کسے تسلی دی تھی اسے یا اپنے آپ کو۔

"مجھے تم سے بہت سی باتیں کرنی ہیں مگر تم مستقل خاموش ہو تو بتاؤ میں اکیلا کیسے باتیں کروں۔"

وہ زور سے ہنس پڑا۔ "آپ مجھے اموشنل نہ کریں' میں سب سمجھتا ہوں۔" وہ مسکرانے لگے۔

"تم جبران کو میری رپورٹس بھجوا دو۔ اس سے کہو آپریشن کی ڈیٹ بھی لے لے' اب کروانا ہی پڑے گا۔" اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

☆ ☆ ☆

پھر تیزی سے سارے مراحل طے ہوتے چلے گئے' زارون ان کے ساتھ ہی اسلام آباد آیا تھا' اپنے گھر میں آکر اس کے دل کو کچھ ہوا تھا' قدم قدم پر اچھی بری یادوں کی آماجگاہ تھا وہ گھر' اس نے سر جھٹکا' سب کافی دیر ان کے پاس بیٹھنے کے بعد چلے گئے صرف نویتا وہیں تھی۔

"اب تم بھی جاؤ' رات کافی ہو گئی ہے۔"

"آج رک جاتی ہوں پاپا کل۔۔۔"

"نہیں' زارون ہے نا میرے پاس' تم جاؤ' باپ کے لیے پریشان ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ شوہر کو بھلا دیا جائے۔"

"اوکے پاپا" وہ مرجھا سی گئی' باہر آئی تو زارون کو دیکھ کر رک گئی وہ فون سننے کے لیے باہر آیا تھا۔

"بھائی کسی چیز کی ضرورت؟"

"نہیں تم جا رہی ہو کیا؟"

"جی صبح آؤں گی۔" وہ باہر کی طرف بڑھی' وہ اس کے ساتھ درمیانی گیٹ تک آیا تھا' وہ چلی گئی تو وہ واپس ہارون کے پاس کمرے میں آگیا' نویتا نے اسے بار بار مخاطب کر کے اتنی بات کرنے پر مجبور کر ہی دیا تھا۔

جس دن آپریشن تھا' ایلیا بھی بچوں سمیت آگئی تھی' ہارون نے زارون سے کہا تھا۔

"اگر مجھے کچھ ہو جائے تو نویتا کو ثنالیہ کی طرح سمجھ کر اس کا خیال رکھنا۔"

"نہیں پاپا' میں اب کوئی وعدہ نہیں کر سکتا' میں تھک گیا ہوں۔ میں تو خود آپ کے سائے تلے سکون کا سانس لینا چاہتا ہوں' میں اب مزید ذمہ داریاں نہیں نبھا سکتا۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

"زارون بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے ہارون بھائی، آپ خود بھی اپنے لیے دعا کریں ہم بھی کر رہے ہیں۔"

جبران نے کہا انہوں نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تھا' پھر وہ اعصاب شکن وقت آیا تو سب محو دعا تھے اور جب سہ پہر تین بجے ڈاکٹر نے کامیابی کی نوید سنائی تو خواتین تو خوشی سے رو پڑیں' جبران اور زارون ایک دوسرے سے لپٹ گئے۔

"بہت مبارک ہو زارون اور تو میتا۔ باپ کی صحت یابی اور نئی زندگی مبارک ہو۔" ثمن نے دونوں کو ایک ساتھ لپٹا لیا تھا۔

☼ ☼ ☼

تقریباً" دو ماہ بعد زارون صبح تیار ہو کر آیا تو ہارون ڈائننگ ٹیبل پر اسی کا انتظار کر رہے تھے۔

"کیا بات ہے صاحبزادے' کچھ لیٹ نہیں اٹھنے لگے آپ؟"

"میں نے کہا تھا نا پاپا' میں اب سکون کا سانس لینا چاہتا ہوں اس لیے اب آرام سے سوتا ہوں اور آرام سے اٹھتا ہوں۔"

"اچھا یعنی باپ اس عمر میں کام کرے اور بیٹا آرام کرے۔" انہوں نے مصنوعی غصے سے اسے گھورا' وہ لاپروائی سے ناشتا کرتا رہا۔

"باپ کی عمر کون سی اتنی زیادہ ہے۔ اونلی ففٹی ایٹ ائرز اولڈ۔ آپ سے تو بہت بڑی عمر والے ٹھاٹھ سے بزنس کر رہے ہیں۔"

"الفاظ تو صحیح استعمال کیا کرو' ٹھاٹھ سے عیش ہوتا ہے۔ بزنس نہیں۔" وہ بے اختیار ہنس پڑے تھے۔

"چلیں' ٹھاٹھ سے عیش ہی سہی۔ اچھا میں دیر سے اٹھا ہوں آپ کون سا جلدی اٹھے ہیں۔" اس نے شرارت سے انہیں چھیڑا تھا۔

"اچھا تو میرا مقابلہ ہو رہا ہے' حالانکہ میں ہارٹ پیشنٹ بندہ اور کہاں آپ۔" وہ بڑی دل گیری سے اپنی بے بسی بیان کرنے لگے تھے کہ اس نے شدید احتجاج کیا تھا۔

"نہیں' آپ کوئی بیمار نہیں ہیں' بالکل فٹ فاٹ ہیں اور میں بھی اب بوڑھا ہو رہا ہوں کیونکہ میرے بچے جوان ہو گئے ہیں۔" ایلیا کھلکھلا کر ہنسی تھی کہ ہارون کی اگلی بات نے اس کی ہنسی کو بریک لگائی تھی۔

"کل سویا کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے ہوئے تو نوجوانوں کو بھی پیچھے چھوڑ رکھا تھا۔"

"سویا؟ کون سویا؟"

"عارفین انکل کی بیٹی یار' کیا ہو گیا ہے؟"

"تو اس کے ساتھ ایسا کون سا ہنسی مذاق بنتا تھا آپ کا۔" ایلیا کے تیور کڑے تھے۔ ہارون مسکراہٹ دبا رہے تھے۔

"یہ تو وہی جانتا ہے۔"

"پاپا نے ہی کہا تھا کہ اسے تھوڑا ٹائم دو اور اب مجھے منوانے کی پوری پوری کوشش کر رہے ہیں۔"

"ہاں اتنے ہی تو معصوم ہیں آپ۔" ایلیا کا موڈ آف ہو گیا۔ ہنی کے رونے کی آواز پر وہ اٹھ کر اندر چلی گئی تو اس نے انہیں گھورا۔

"پاپا یہ آپ اچھا نہیں کر رہے ہیں میرے ساتھ۔ ایلیا وہ معصوم سی ایلیا نہیں رہی' یہاں آ کر تو وہ شیر ہو گئی ہے۔"

"ظاہر ہے باپ کا گھر جو ساتھ ہے۔" انہوں نے جلتی پر تیل چھڑکا۔ اس نے آگے بڑھ کر انہیں کندھوں سے تھام کر اٹھایا اور باہر لے آیا۔

"میرے خیال میں واقعی دیر ہو رہی ہے۔ اب چلنا چاہیے اور آئی پرامس یو کہ کل سے میں جلدی آفس چلا جاؤں گا۔" ہارون ہنستے ہوئے اس کے ساتھ گاڑی میں آبیٹھے۔ وہ بھی مسکراتے ہوئے گاڑی اسٹارٹ کر رہا تھا۔ بہت لمبا عرصہ انہوں نے جن تکلیفوں اور پریشانیوں کے بھنور میں چکراتے ہوئے گزارا تھا' اس سے نکل آئے تھے۔

☼ ☼ ☼

پاپا کی داستان میں دکھ بھی تھے' آزمائشیں بھی اور خوشیاں بھی' لیکن اب الحمدللہ پاپا بہت خوش رہتے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

ہیں۔ مصروف تو ویسے کے ویسے بلکہ زیادہ' ہر ہفتے لاہور جا کر اپنی فیکٹریوں کو دیکھنا ایک اضافی کام ہو گیا تھا' لیکن پاپا نہیں گھبراتے۔ ولید انکل کی پوسٹنگ پنڈی ہو گئی ہے جو انہوں نے اپنی انتہائی کوشش سے کروائی ہے۔ اب وہ اور پاپا ہر روز رات کو ملنے لگے ہیں' لیکن شہزاد انکل سے ہفتہ وار ہی ملاقات ہو پاتی ہے۔ پاپا کبھی ہمیں ساتھ لے جاتے ہیں' کبھی نہیں' رومیل مجھے روز ویڈیو کال کرتا ہے۔ خوب گپ شپ کرتا ہے' اسی نے بتایا کہ حیدر انکل پاپا کے مشورے پر پنڈی میں فیکٹری لگانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ معاملات طے پا رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے اگلے سال تک وہ لوگ بھی شفٹ کر جائیں۔

"یعنی سارا برڈن پنڈی پر۔"

"جب تم چھ لوگوں کا برڈن چھوٹے سے اسلام آباد نے برداشت کر لیا تو پنڈی تو بہت بڑا ہے۔ وہ آرام سے ہم تین افراد کو سہہ لے گا۔" اس کے شرارت سے کہنے پر میں کتنی ہی دیر ہنستی رہی تھی۔

اب ہم چونکہ نئے اسکول اور کالج میں سیٹ ہو گئے تھے تو روٹین بھی ٹف ہو گئی تھی۔ ویسے تو یہاں پانی پلانے کے لیے بھی ملازم موجود تھے' لیکن ہماری پڑھائی اب اچھے لیولز میں جانے کے بعد قدرے سخت ہو گئی تھی تو اب مشکل سے ہی فرصت ملتی تھی۔ دادو نے ہم تینوں کے لیے الگ الگ ٹیوٹر رکھے تھے۔ مومی کے لیے تو قاری صاحب بھی آتے تھے۔ دادو کو بائی پاس کے بعد انتہائی احتیاط کی وجہ سے لمبا سفر منع تھا تو ان کی جگہ پاپا ہی جاتے تھے۔ ان دنوں مما اور پاپا کا امریکا جانے کا ارادہ بن رہا تھا کیونکہ وہاں کچھ کام تھا۔

"کتنے دن لگیں گے؟" مومی نے پوچھا۔

"ایک مہینے سے تو زیادہ ہی ہو جائے گا۔"

"اللہ پاپا اتنے دن۔" میں بسوری۔

"تو اب کیا ہے' ماموں' پھپھو' نانی' نانو اور سب سے بڑھ کر دادو آپ کے پاس موجود ہیں۔ ہماری کمی تو محسوس بھی نہیں ہوگی۔" پاپا کے کہنے پر میں مسکرائی۔

"پھر بھی پاپا آپ تو آپ ہیں۔"

"یہ تو ہے میری جان۔" انہوں نے مجھے اپنے ساتھ لگایا۔ میں نے انہیں بغور دیکھا۔

"کتنی اچھی صحت ہو گئی ہے آپ کی یہاں آ کر۔"

"ہاں خوشیوں میں یونہی صحت اچھی ہو جاتی ہے۔ دعا کیا کرو اللہ تعالیٰ ہماری خوشیاں قائم رکھے۔"

"آمین۔" انہوں نے میرا ماتھا چوما اور مسکراتے ہوئے چلے گئے۔

"یا اللہ۔ اب کوئی آزمائش' کوئی خزاں ہمارے گھر کا رخ نہ کرے۔ ہمارے پاپا نے بہت سخت وقت گزارا ہے۔ ان کی ہر خوشی کو قائم رکھنا۔" آمین میں نم آنکھوں کے ساتھ مسکرا دی تھی۔

☆ ☆

ادارہ خواتین ڈائجسٹ کی طرف سے

بہنوں کے لیے خوب صورت ناولز

ساری بھول ہماری تھی	راحت جبیں	300/-
او بے پروا سجن	راحت جبیں	300/-
ایک میں اور ایک تم	تنزیلہ ریاض	350/-
بڑا آدمی	نسیم سحر قریشی	350/-
دیمک زدہ محبت	صائمہ اکرم چوہدری	300/-
کسی راستے کی تلاش میں	میمونہ خورشید علی	350/-
ہستی کا آہنگ	ثمرہ بخاری	300/-
دل موم کا دیا	سائرہ رضا	300/-
ساڈا چڑیا دا چنبا	نفیسہ سعید	300/-
ستارہ شام	آمنہ ریاض	500/-
مصحف	نمرہ احمد	300/-
دست کوزہ گر	فوزیہ یاسمین	750/-
محبت من محرم	سمیرا حمید	300/-

بذریعہ ڈاک منگوانے کے لئے

مکتبہ عمران ڈائجسٹ

37، اردو بازار، کراچی

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
itsurdu.blogspot.com